ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.85, Tuesday, 29 September 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۸۵)، بروز منگل، ۲۹ ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۱۶ ربیع الثانی، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

قابض اسرائیل نے گزہ کو جدید تاریخ کا سب سے بڑا گھٹن زدہ قید خانہ بنا رکھا ہے: یورو میڈیا مانیٹر

ص: 02

خلیجی ممالک میں مچی افراتفری کے دوران نیتن یاہو نے پھر کیا ابوظہبی کا خفیہ دورہ!

متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان سے ملاقات، اسرائیلی سرکاری عہدیدار نے کر دیا راز فاش

تل ابیب / ابوظہبی، (ایجنسیاں): اسرائیل کے ایک سینئر سرکاری عہدیدار نے کہا ہے کہ اسرائیل کے وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے اتوار کو ابوظہبی کا ایک خفیہ دورہ کیا اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان سے ملاقات کی۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق اسرائیلی پی ایم آفس اور یو اے ای کی وزارت خارجہ کی جانب سے اس بارے میں فوری طور پر کوئی موقف سامنے نہیں آیا ہے۔ یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب اسرائیلی اخبار ہارٹز کی رواں ماہ سامنے آنے والی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ شیخ محمد بن زاید النہیان نے 7 اکتوبر 2023 کو ہونے والے حملے سے تقریباً ڈیڑھ ہفتہ قبل بنیامین نیتن یاہو کو خبردار کیا تھا کہ حماس اسرائیل کے خلاف ایک بڑے آپریشن کی تیاری کر رہی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ یہ اطلاع اسرائیل کے انٹیلی جنس اداروں یا فوج تک نہیں پہنچائی گئی۔ نیتن یاہو نے اس رپورٹ کی تردید کی ہے اور اخبار کے خلاف قانونی کارروائی کی دھمکی بھی دی ہے۔ اس وقت ان کو ایک مشکل انتخابی مہم کا سامنا ہے جبکہ اپوزیشن رہنماؤں نے ان کو حماس کے حملے سے قبل مناسب سیکورٹی اقدامات نہ کرنے کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ متحدہ عرب امارات کی جانب سے ہارٹز کی رپورٹ پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا گیا ہے تاہم اس کا کہنا ہے کہ 2020 میں سفارتی تعلقات قائم ہونے کے بعد سے متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کے درمیان 'کھلے اور براہ راست رابطے' برقرار ہیں۔ یو اے ای کے ایک ذرائع نے قبل ازیں روئٹرز کو بتایا تھا کہ امارات مختلف ممالک کے ساتھ سکیورٹی معاملات پر 'متعلقہ اداروں' کے ذریعے بات چیت کرتا ہے تاہم یہ رابطے 'قومی رہنماؤں کی سطح' پر نہیں ہوتے۔ رواں برس کے آغاز میں متحدہ عرب امارات نے شیخ محمد بن زاید النہیان کی نیتن یاہو سے ملاقات کے دعوے کی بھی تردید کی تھی۔ اسرائیلی پی ایم آفس کی جانب سے مئی میں کہا گیا تھا کہ نیتن یاہو نے 'خفیہ طور پر' خلیجی ملک کا دورہ کیا اور صدر سے ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات سے واقف ایک ذرائع نے بتایا تھا کہ 'نیتن یاہو اور شیخ محمد بن زاید النہیان نے 26 مارچ کو العین میں ملاقات کی تھی جو کہ ابوظہبی کا سرسبز شہر ہے جو عمان کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ ایران جنگ کی وجہ سے حملوں کی زد میں آنے کے بعد متحدہ عرب امارات نے امریکہ اور اسرائیل کیساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط کیا ہے، اسرائیل کے ساتھ یہ تعلقات 2020 میں ہونے والے ابراہم معاہدے کے تحت قائم کیے گئے تھے۔ اسرائیل کے ساتھ تعلقات متحدہ عرب امارات کیلئے خطے میں اثر ورسوخ بڑھانے کا ذریعہ ہیں جبکہ اور واشنگٹن سے رابطوں کا منفرد راستہ بھی ہیں۔

حماس کے حملے سے ڈیڑھ ہفتہ قبل شیخ محمد نے نیتن یاہو کو کیا تھا خبردار

یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب اسرائیلی اخبار کی رواں ماہ سامنے آنے والی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ شیخ محمد بن زاید النہیان نے 7 اکتوبر 2023 کو ہونے والے حملے سے تقریباً ڈیڑھ ہفتہ قبل بنیامین نیتن یاہو کو خبردار کیا تھا کہ حماس اسرائیل کے خلاف ایک بڑے آپریشن کی تیاری کر رہی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ یہ اطلاع اسرائیل کے انٹیلی جنس اداروں یا فوج تک نہیں پہنچائی گئی۔

آبنائے ہرمز میں ایرانی میزائل حملہ 8 امریکی میرینز زخمی ہونے کا انکشاف

تہران، (ایجنسی): آبنائے ہرمز میں ایرانی اینٹی شپ کروز میزائل کے حملے کے نتیجے میں 8 امریکی میرینز کے زخمی ہونے کا انکشاف ہوا

ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے این بی سی نیوز نے تین امریکی حکام کے حوالے سے بتایا کہ یہ واقعہ 14 ستمبر کو پیش آیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق میزائل ایک ایسے بحری جہاز سے ٹکرایا جس پر امریکی میرینز موجود تھے۔ حملے کے نتیجے میں اہلکاروں کو دھوئیں کے باعث سانس لینے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ بعض میں دماغی چوٹ اور کنکشن جیسی علامات، جن میں سر درد بھی شامل تھا، سامنے آئیں۔ تاہم کسی بھی اہلکار کے شدید زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ زخمی ہونے والے 8 میرینز میں 7 اہلکار اور ایک افسر شامل تھا۔ امریکی حکام کے مطابق تمام آٹھ اہلکار حملے کے کچھ ہی عرصے بعد دوبارہ ڈیوٹی پر واپس آگئے۔ یہ میرینز ایک بٹالین کا حصہ تھے۔ رپورٹ کے مطابق حملے اور میرینز کے زخمی ہونے کی تفصیلات اس واقعے کے وقت عوامی طور پر سامنے نہیں آئی تھیں۔ بعد میں زخمی اہلکاروں کو امریکی فوج کے سرکاری ریکارڈ میں شامل کیا گیا، جس کے باعث واقعے کی معلومات اب منظر عام پر آئی ہیں۔

آبنائے ہرمز مکمل ایران کے کنٹرول میں، کسی کو گزرنے کی اجازت نہیں

تہران، (ایجنسی) ایرانی فوج نے کہا ہے کہ تنگہ ہرمز اور اس کے

اطراف ایران کی بحری افواج کے مکمل کنٹرول میں ہیں اور ایرانی فوج کسی بھی خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے پہلے سے زیادہ تیار ہے۔ 'مہر نیوز' کے مطابق ایرانی فوج کے کوآرڈینیشن افیئرز کے ڈپٹی کمانڈر ریئر ایڈمرل حبیب اللہ سیاری نے آبنائے ہرمز کی تازہ صورتحال کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز کا مغربی حصہ، خود آبنائے ہرمز اور خلیج فارس مکمل طور پر پاسداران انقلاب کی بحریہ کے کنٹرول میں ہیں، جبکہ آبنائے ہرمز کا مشرقی حصہ اور شمالی بحر ہند ایرانی فوج کی بحریہ کے مکمل کنٹرول میں ہے۔ ایڈمرل سیاری نے کہا کہ ایرانی فوج بحیرہ عمان کے شمالی حصے اور آبنائے ہرمز کے مشرق میں پوری قوت کے ساتھ موجود ہے اور کسی کو وہاں سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

چین کو صدر ٹرمپ کی ہتھیار فروخت کرنے کی پیشکش

تائیوان کو امریکی اسلحے کی فروخت پر چین کی تشویش کے جواب میں اٹھایا گیا قدم: امریکی سفیر

بیجنگ، (ایجنسیاں): چین میں تعینات امریکی سفیر نے کہا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے امریکی اسلحہ چین کو بیچنے کی پیشکش کی ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق چین میں امریکی سفیر ڈیوڈ پرڈیو نے اتوار کو نشر ہونے والے فاکس نیوز کو دیے گئے انٹرویو میں بتایا کہ یہ اقدام تائیوان کو امریکی اسلحے کی فروخت پر چین کی تشویش کے جواب میں کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پچھلے ہفتے چینی صدر شی جن پنگ کے دورے کے موقع پر بھی یہ معاملہ ایک بار پھر زیر بحث آیا تھا۔ چین تائیوان کو اپنی سرزمین کا حصہ قرار دیتا ہے جبکہ خود کو خودمختار قرار دینے والے تائیوان کو امریکہ طویل عرصے سے اسلحہ فروخت کر رہا ہے، جس کی وجہ سے واشنگٹن اور چین کے درمیان کشیدگی بھی پائی جاتی ہے۔ امریکی قوانین کے تحت واشنگٹن تائیوان کے دفاع کے لیے ہتھیار فراہم کرنے کا پابند ہے۔ امریکی سفیر کا یہ بھی کہنا تھا کہ 'صدر ڈونلڈ ٹرمپ مسلسل یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم دنیا بھر میں دوسرے ممالک کو اسلحہ فروخت کرتے ہیں اور گفتگو کے دوران ایک موقع پر انہوں نے چینی صدر شی سے بھی پوچھا کہ وہ کچھ ہتھیار خریدنا چاہیں گے؟' ڈیوڈ پرڈیو کے مطابق دوسری اشیا کی فروخت کے حوالے سے بھی بات چیت جاری ہے، امریکی و چینی صدور جب بھی ملتے ہیں اس معاملے پر بات کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ وضاحت بھی کی فروخت کے معاملے پر امریکہ کا موقف وہی ہے اور تبدیل نہیں ہوا۔ جون میں چین نے تائیوان کو خبردار کیا تھا کہ امریکہ پر انحصار کرتے ہوئے یا فوجی ذرائع کے ذریعے آزادی حاصل کرنے کی کوشش ایسا راستہ ہے جس کے آخر میں ناکامی ہے۔ امریکی سفیر کا کہنا تھا کہ واشنگٹن دسمبر میں پہلے ہی تائیوان کو 11 اعشاریہ ایک ارب ڈالر کے ہتھیار فروخت کرنے کی منظوری دے چکا ہے جو کہ 1979 کے بعد سے کسی بھی امریکی صدر کی جانب سے تائیوان کو ہتھیاروں کی سب سے بڑی فروخت ہے۔ چینی صدر شی جن پنگ نے امریکہ کے دورے کے دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر زور دیا کہ وہ تائیوان کے معاملے پر 'احتیاط سے کام لیں' اور امریکہ پر تائیوان کی آزادی کی مخالفت کرنے پر بھی زور دیا۔ مئی میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا تھا کہ وہ تائی پی کو فراہم کیے جانے والے اسلحے کے نئے پیکیج کو چین کے ساتھ مذاکرات میں سودے بازی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جس سے ایسے خدشات بھی پیدا ہوئے کہ تائیوان کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

'نیویارک میں مذاکرات کا کوئی پروگرام نہیں'

نیویارک میں موجود ایرانی وفد نے امریکہ سے بات چیت کا منصوبہ ہی مسترد کر دیا

نیویارک، (ایجنسیاں): ایران نے امریکہ کے ساتھ نئی بات چیت کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیویارک میں موجود ایرانی وفد کی امریکی حکام سے مذاکرات کی کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے۔ ایرانی سرکاری خبر رساں ادارے 'ارنا' نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شریک ایرانی وفد کے قریبی ایک نامعلوم ذریعے کے حوالے سے یہ بیان جاری کیا۔ ایرانی میڈیا کا یہ بیان امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس مؤقف کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ رواں ہفتے ایران کے ساتھ مزید مذاکرات کی توقع رکھتے ہیں۔ ٹرمپ نے ایک روز قبل ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کو سات روز کے اندر دوبارہ کھولنے سے متعلق پیشکش بھی مسترد کر دی تھی۔ اس سے قبل ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا تھا کہ تہران اب بھی سفارتی حل چاہتا ہے، تاہم ایران امریکی مؤقف کا باضابطہ جواب ثالثوں کے ذریعے ملنے کا انتظار کر رہا ہے۔ عراقچی کے مطابق حتمی امریکی مؤقف موصول ہونے کے بعد ہی ایران اپنے اگلے اقدام کا فیصلہ کرے گا۔ ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ سفارتی رابطے براہِ راست مذاکرات کے بجائے ثالثوں کے ذریعہ ہوئے ہیں۔ ایگزیوس کے مطابق قطر سمیت علاقائی ثالث دونوں ملکوں کے درمیان پیغامات کی ترسیل جاری رکھے ہوئے ہیں اور بالواسطہ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاہم ایران کی تازہ ریاستی میڈیا رپورٹ کے مطابق نیویارک میں موجود ایرانی وفد کی جانب سے فی الحال امریکا کے ساتھ کسی نئے مذاکرات کی منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔

یہ صورتحال ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان آبنائے ہرمز، جنگ بندی اور جوہری معاملات پر شدید اختلافات برقرار ہیں۔ ایران کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز کھولنے کے لیے اس کی شرائط پوری کرنا ضروری ہے، جبکہ واشنگٹن کی جانب سے ایران سے دیگر معاملات پر بھی رعایتیں حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

نسل کشی کی جنگ نے کس طرح غزہ کے صنعتی شعبے کو تباہ اور معیشت کی جڑوں کو کھوکھلا کیا

غزہ: بین الاقوامی فورم برائے انسدادِ نسل کشی نے عربی، انگریزی اور ترکی زبان میں ایک نئی انسانی حقوق کی اور اقتصادی رپورٹ جاری کی ہے جس کا عنوان "غزہ میں صنعتی شعبے کی تباہی" ہے۔ اس رپورٹ میں جنگ کے دوران غزہ کی پٹی میں کارخانوں، پیداواری تنصیبات اور صنعتی بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کے حجم کی دستاویز بندی کی گئی ہے، اس کے معاشی اور انسانی اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے، بین الاقوامی انسانی قانون اور بین الاقوامی فوجداری قانون کے اصولوں کی روشنی میں صنعتی تنصیبات کو نشانہ بنانے کے عمل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ رپورٹ میں انکشاف ہوتا ہے کہ غزہ کی پٹی میں صنعتی بنیاد کو وسیع پیمانے پر اور غیر معمولی تباہی کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس میں غذائی، تعمیری، پلاسٹک، ادویات، کیمیائی اور برقی صنعتیں، اس کے ساتھ ساتھ چھوٹی اور درمیانے درجے کی فیکٹریاں اور کارگاہیں، گودام، پیداواری لائنیں، خام مال، توانائی کی تنصیبات اور پیداواری عمل سے جڑے خدمات کے ادارے شامل ہیں، جس کے نتیجے میں مقامی صنعتی سرگرمیاں تقریباً معطل ہو کر رہ گئی ہیں۔ رپورٹ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ابتدائی تخمینوں کے مطابق غزہ کا تقریباً 90 فیصد صنعتی شعبہ جزوی یا کلی طور پر نقصانات کا شکار ہوا ہے، جب کہ 90 فیصد سے 95 فیصد کے درمیان صنعتی ادارے براہ راست تباہی، بجلی کی کٹوتیاں، یا ایندھن اور خام مال کی درآمد پر پابندی کے نتیجے میں کام بند کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ رپورٹ میں درج تخمینوں سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ بڑے کارخانوں، کارگاہوں اور چھوٹے کاریگروں کے اداروں سمیت پانچ ہزار سے زائد معاشی تنصیبات کو نقصان پہنچا یا تباہ کیا گیا ہے۔

صنعت کے 56 فیصد اداروں کو کلی تباہی کا سامنا کرنا پڑا

اٹھارہ سو ترانوے صنعتی اداروں پر مشتمل ایک زمینی سروے کی بنیاد پر رپورٹ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سروے میں شامل تمام اداروں کو مختلف درجات میں نقصان پہنچا ہے؛ جن میں سے 56 فیصد کو مکمل تباہی، 27 فیصد کو شدید جزوی نقصان، اور 17 فیصد کو معمولی جزوی نقصان کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ سروے کا جواب دینے والے اداروں میں براہ راست نقصانات کا تخمینہ سات سو پچاسی ملین امریکی ڈالر لگایا گیا ہے۔ رپورٹ میں ایسے تخمینے پیش کیے گئے ہیں جن کے مطابق جولائی سنہ 2024ء تک غزہ کی پٹی میں صنعتی اداروں کے کل براہ راست نقصانات کا تخمینہ تقریباً پانچ ارب ڈالر لگایا گیا ہے، جس میں عمارتیں، آلات، خام مال، نقل وحمل کے ذرائع اور مصنوعات شامل ہیں، اور صنعتی نقصانات کا تقریباً 78 فیصد حصہ غزہ اور شمالی گورنریوں تک محدود ہے۔ اس کے علاوہ، سنہ 2023ء کی آخری سہ ماہی میں سنہ 2022ء کی اسی مدت کے مقابلے میں صنعتی شعبے کی پیداواری سطح میں 92 فیصد کمی واقع ہوئی۔

رپورٹ میں اہم کارخانوں اور تنصیبات کے متعدد نمونوں کی دستاویز بندی کی گئی ہے جو کلی یا جزوی تباہی کا شکار ہوئے، جن میں آٹے کی چکیاں، دودھ اور غذائی اشیا کے کارخانوں کے علاوہ مشروبات، برقی کیبلز، پلاسٹک اور تعمیراتی مواد کے کارخانوں کے ساتھ ساتھ غزہ کے صنعتی زون کو پہنچنے والا وسیع نقصان بھی شامل ہے، جو کبھی درجنوں کارخانوں کا مسکن تھا اور ہزاروں روزگار فراہم کرتا تھا، جبکہ رپورٹ میں پیش کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس کے بنیادی ڈھانچے کی تباہی کی شرح 80 فیصد سے تجاوز کر چکی ہے۔

ہزاروں روزگار کے مواقع اور آمدنی کے ذرائع کا ضیاع

رپورٹ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ صنعتی شعبے کی تباہی کے اثرات کارخانوں کے براہ راست مادی نقصانات سے کہیں آگے تک جاتے ہیں، کیونکہ اس کے نتیجے میں ہزاروں روزگار کے مواقع اور آمدنی کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں، مقامی پیداوار میں گراوٹ آئی ہے، غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے، سپلائی چینز کا نظام درہم برہم ہوا ہے، اور امداد و بیرونی درآمدات پر انحصار بڑھ گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ کئی دہائیوں کے دوران جمع ہونے والا پیداواری سرمایہ اور صنعتی مہارت بھی تباہ ہو چکی ہے۔ رپورٹ میں اس بات سے بھی خبردار کیا گیا ہے کہ غذائی صنعتوں، چکیوں، بیکریوں اور خوراک کی پیداوار سے جڑے اداروں کی تباہی نے آبادی کی بنیادی ضروریات فراہم کرنے کی مقامی صلاحیت کو کمزور کر دیا ہے، جبکہ تعمیراتی مواد، برقی صنعتوں اور انجینئرنگ کارخانوں کی تباہی مستقبل میں تعمیرِ نو کے منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کی مقامی صلاحیت کو کمزور کرتی ہے، درآمدات پر انحصار بڑھاتی ہے، اور بحالی کی لاگت کو بڑھا کر اس کے دورانیے کو طویل کر دیتی ہے۔ بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت تحفظ کی ذمہ داری: قانونی پہلو کے حوالے سے رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ فیکٹریاں اور پیداواری تنصیبات بنیادی طور پر شہری املاک ہیں جو بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت تحفظ کی حامل ہیں، اور یہ اس وقت تک اپنا یہ تحفظ نہیں کھوتیں جب تک وہ ان سخت قانونی شرائط کو پورا نہ کریں جو انہیں عسکری ہدف بناتی ہیں۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ شہری تنصیبات کو ارادتاً نشانہ بنانا، یا املاک کی وسیع پیمانے پر تباہی جسے عسکری ضرورت جواز فراہم نہ کرتی ہو، ہر کیس کے حالات اور دستیاب شواہد کی رو سے بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزی یا جنگی جرم بن سکتا ہے۔

رپورٹ میں اس امکان کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ صنعتی بنیاد کی منظم تباہی کو بین الاقوامی جرائم کے ایک وسیع تر پس منظر میں دیکھا جائے، جس میں انسانیت کے خلاف جرائم بھی شامل ہیں، اور اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ نسل کشی کے جرم کے ساتھ اس کے تعلق کا جائزہ لینے کے لیے اس جرم کے مخصوص قانونی عناصر کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے، جن میں خصوصی ارادہ سرفہرست ہے، جبکہ معاشی اور پیداواری بنیادوں کی تباہی کو دیگر مجموعی حقائق اور شواہد کے ساتھ مدنظر رکھا جانے والا ایک عنصر قرار دیا گیا ہے۔ فورم نے بین الاقوامی فوجداری عدالت، اقوام متحدہ کے میکانزم اور متعلقہ بین الاقوامی تحقیقاتی کمیشنوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطین کی صورتحال سے متعلق تحقیقاتی دائرہ کار میں غزہ کی صنعتی اور پیداواری بنیاد کی وسیع تباہی کو بھی شامل کریں، اور ایک آزاد اور خصوصی بین الاقوامی تحقیقاتی عمل کا آغاز کریں جو صرف جانی نقصان تک محدود نہ ہو، بلکہ کارخانوں، پیداواری لائنوں، گوداموں، مشینری، خام مال، توانائی و پانی کے نیٹ ورکس، مواصلات اور پیداوار سے جڑے نقل وحمل کے ذرائع کو نشانہ بنائے جانے کو بھی اپنے اندر شامل رکھے۔

اس نے متاثرہ اور تباہ شدہ صنعتی اداروں کے لیے ایک مرکزی قومی ڈیٹا بیس کے قیام اور نقصانات کے ایک جامع ریکارڈ کی تیاری کا بھی مطالبہ کیا جو مستقبل میں دعووں اور معاوضوں کی بنیاد بن سکے، تاکہ اس کا احاطہ صرف عمارتوں تک محدود نہ رہے، بلکہ اس میں آلات، پیداواری لائنیں، ذخیرہ، خام مال، کھویا ہوا منافع اور آمدنی، روزگار کے مواقع، معاہدے، منڈیاں اور دوبارہ کام شروع کرنے کے اخراجات بھی شامل ہوں۔ فورم نے فلسطینی نقصانات اور دعووں کے اندراج اور ریکارڈنگ کے لیے ایک بین الاقوامی میکانزم، اور غزہ میں صنعتی شعبے کی تعمیرِ نو اور ترقی کے لیے ایک بین الاقوامی فنڈ کے قیام کا مطالبہ کیا، جس میں براہ راست انسانی سلامتی سے جڑی صنعتوں کو ترجیح دی جائے، جن میں سرفہرست غذائی، ادویاتی، طبی، پانی، توانائی، تعمیراتی مواد اور ملبوسات کی صنعتیں ہیں، اور ساتھ ہی متاثرہ اداروں کو دوبارہ فعال بنانے اور کارکنوں اور چھوٹے و درمیانے درجے کے پراجیکٹس کی معاونت کے لیے آسان شرائط پر گرانٹس، قرضے اور سرمایہ کاری کی ضمانتیں فراہم کی جائیں۔ تعمیرِ نو اور امداد: فورم نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ تعمیرِ نو اور انسانی امداد قانونی احتساب، ازالۂ نقصان اور معاوضے کا متبادل نہیں بن سکتیں، صنعتی شعبے کی تعمیرِ نو کو صرف تباہ شدہ عمارتوں کی تعمیر تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ اس کا ہدف فلسطینی معاشرے کی پیداواری اور معاشی صلاحیت کو بحال کرنا اور کام، ترقی اور معاشی آزادی کے اس کے حق کی ضمانت دینا ہونا چاہیے۔ رپورٹ اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ جو کارخانہ تباہ ہوتا ہے وہ صرف اپنی عمارت اور مشینری نہیں کھوتا، بلکہ اس کے ساتھ روزگار کے مواقع، خاندانوں کی آمدنی، سپلائی چینز، جمع شدہ مہارتیں، منڈیاں، قومی سرمایہ اور بحالی کی معاشی صلاحیت بھی ضائع ہو جاتی ہے۔

غزہ پر اسرائیلی فوج کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں خاتون شہید، متعدد فلسطینی زخمی

قابض اسرائیل کی فوج نے غزہ میں جنگ بندی کے 354 ویں روز بھی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری رکھیں اور پٹی کے مختلف علاقوں پر توپ خانے، جنگی طیاروں اور زمینی دستوں کے ذریعے شدید فائرنگ و بمباری کی۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ شمالی شہرِ غزہ کے علاقے النفق میں بے گھر افراد کے ایک مکان پر اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں ایک خاتون شہید اور کئی دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ شمالی علاقے ہی میں ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ شمالی غزہ کے جبالیا پناہ گزین کیمپ پر قابض فوج کی فائرنگ کے نتیجے میں ایک شہری سر میں گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔

مقامی ذرائع کے مطابق سوموار کی صبح قابض فوج کی جانب سے شمالی غزہ کے جبالیا کیمپ پر کی جانے والی فائرنگ کے نتیجے میں ایک شہری کے سر میں گولی لگی، جسے فوری طور پر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

ادھر مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ فجر کے وقت قابض فوج کے ٹینکوں نے وسطی غزہ کی پٹی میں واقع المغازی اور البریج کیمپوں کے مشرقی علاقوں اور شمال میں جبالیا کے اطراف میں اندھا دھند اور شدید گولہ باری اور فائرنگ کی۔ اس کے علاوہ فجر کے وقت قابض فوج کی گاڑیوں نے جنوبی غزہ کی پٹی کے شہر خان یونس کے جنوبی حصوں میں فائرنگ کی، جبکہ قابض فوج کے توپ خانے نے شہرِ غزہ کے مشرقی علاقوں کو نشانہ بنایا۔ اسرائیلی ٹینکوں نے جنوبی غزہ کی پٹی میں واقع شہرِ رفح کے المواصی علاقے میں بے گھر افراد کے خیموں پر بھی شدید فائرنگ کی۔

واضح رہے کہ قابض دشمن کے اس جاری مسلط کردہ عدوان کے نتیجے میں اتوار کے روز بھی چار فلسطینی شہری جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔ قابض اسرائیلی فوج پٹی کے طول وعرض میں فضائی اور المدفعی بمباری کے ذریعے، بالخصوص نام نہاد 'پیلا زون' کے اندرونی حصوں میں تباہ کاریوں اور انہدامی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ اشیائے خورد ونورد، تجارتی سامان، امدادی ترسیل اور مسافروں کی آمد ورفت پر سخت پابندیوں کے ذریعے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل پامالی کر رہی ہے۔

فلسطینی وزارتِ صحت کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق گذشتہ سال سات اکتوبر سنہ 2025ء کو طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہید ہونے والوں کی تعداد 422,1 تک پہنچ چکی ہے، جبکہ 983,4 افراد زخمی ہوئے ہیں اور اس دوران 834 لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔ جبکہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والے اس لامتناہی جارحیت کی مجموعی انسانی قیمت کے اعتبار سے شہداء کی تعداد بڑھ کر 023,74 اور زخمیوں کی تعداد 098,175 ہو چکی ہے، جو قابض ریاست کی جانب سے ڈھائے جانے والے ہولناک جانی نقصان اور تباہی کی سنگین عکاسی کرتی ہے۔

سعودی وزارتِ حج وعمرہ کی جانب سے بیرونی حجاج کرام کے لیے جامع پیکج کا اجرا

ریاض، (ایجنسیاں) سعودی عرب کی وزارت حج وعمرہ نے سنہ 1448 ہجری کے حج سیزن کے لیے بیرونی حجاج کرام کی خاطر جامع پیکج کا اجرا کردیا ہے۔ جس کا مقصد حجاج کو سعودی عرب پہنچنے سے لے کران کی واپسی تک فراہم کی جانے والی بنیادی خدمات کو یکجا کرنا اور ایک ہی الیکٹرانک راستے کے تحت معاہدے کے طریقہ کار کو آسان بنانا ہے۔ یہ پیکج چار اہم خدمات پر مشتمل ہوگا جن میں مشاعرِ مقدسہ کی خدمات، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مہمان نوازی کی سہولیات، نقل وحمل اور خوراک شامل ہیں جبکہ اس کے ساتھ حجاج کے گروپس کی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق اضافی اور اختیاری خدمات شامل کرنے کا امکان بھی رکھا گیا ہے۔ وزارت حج نے واضح کیا کہ اس پیکج کیلئے معاہدہ الیکٹرانک پلیٹ فارم کے ذریعہ ایک ہی درخواست کے توسط سے انجام پاتا ہے جو طریقہ کار کو آسان بنانے اور حجاج کے امور کے دفاتر بیرونی حج ایجنسیوں اور خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں کے مابین معاہدے کے تعلق کو منظم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس نئے لائحہ عمل کا مقصد معاہدے کے عمل کی کارکردگی کو بلند کرنا اور شفافیت کو فروغ دینا ہے جبکہ مملکت میں قیام کے دوران حاجی کو فراہم کردہ خدمات کے درمیان مزید ہم آہنگی پیدا کرنا بھی ہے۔ جامع پیکج حجاج کے امور کے دفاتر اور بیرونی ایجنسیوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ چار بنیادی خدمات کو یکجا کرنے اور اختیاری اضافی خدمات کو شامل کر کے ایک موثر اور لچکدار معاہدے کے میکانزم کے تحت حجاج کے گروپس کی ترجیحات کے مطابق پروگرام ڈیزائن کریں۔ اس پیکج کا اجرا سنہ 1448 ہجری کے حج سیزن کی قبل از وقت تیاریوں کا حصہ ہے اور مہمانانِ رحمان کو فراہم کی جانے والی خدمات کے نظام کو ترقی دینے اور سعودی ویژن 2030 اور ضیوف الرحمن پروگرام کے اہداف کا حصول شامل کیا گیا ہے۔

حماس کا بیت المقدس اور مسجد الاقصیٰ کی آزادی تک جہاد جاری رکھنے کا اعلان

انتفاضہ الاقصیٰ کی 26ویں سالگرہ پر مزاحمتی گروپ کا عرب واسلامی ممالک اور دنیا بھر کے آزاد لوگوں سے فلسطینی عوام کی حمایت جاری رکھنے کا مطالبہ

غزہ، (ایجنسی) حماس نے انتفاضہ الاقصیٰ کی 26ویں سالگرہ کے موقع پر فلسطینی سرزمین اور مقدسات کی آزادی کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے عرب واسلامی ممالک اور دنیا بھر کے آزاد لوگوں سے فلسطینی عوام کی حمایت جاری رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اسلامی مزاحمتی تحریک حماس نے انتفاضہ الاقصیٰ کی 26ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ فلسطینی سرزمین اور مقدسات کی آزادی اس کی جدوجہد کی مستقل سمت رہے گی۔ حماس نے عرب واسلامی امت اور دنیا بھر کے آزاد لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ فلسطینی عوام کے اپنے جائز حقوق کے حصول تک ان کی جدوجہد اور استقامت کی حمایت کریں۔ حماس نے اپنے بیان میں کہا کہ انتفاضہ الاقصیٰ کی 26ویں سالگرہ ایسے وقت میں منائی جارہی ہے جب صیہونی حکومت فلسطینی سرزمین، عوام اور مقدسات، بالخصوص قدس اور مسجد الاقصیٰ کے خلاف جارحیت میں غیر معمولی اضافہ کررہی ہے اور انتہا پسند آبادکاروں کو ان کے اقدامات میں حمایت فراہم کررہی ہے۔ حماس کے مطابق ان اقدامات کا مقصد مسجد الاقصیٰ کی یہودی شناخت مسلط کرنے، اس کی بے حرمتی، اس کی اسلامی شناخت اور تاریخی نشانات کو مٹانا اور فلسطینی علاقوں کے الحاق اور جبری بے دخلی کے منصوبوں کو آگے بڑھانا ہے۔ حماس نے کہا کہ 28 ستمبر 2000 کو شروع ہونے والی انتفاضہ الاقصیٰ تاریخ کی تمام نسلوں کیلئے ایک متاثر کن علامت رہی ہے اور رہے گی۔ اس تحریک نے قدس اور مسجد الاقصیٰ کے دفاع، قربانی اور مزاحمت کے تصورات کو اجاگر کیا اور یہ ثابت کیا کہ اسرائیلی جرائم اور مسلسل دہشت گردی فلسطینی عوام کے عزم کو توڑنے یا مزاحمت کی شمع بجھانے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ حماس نے انتفاضہ الاقصیٰ کی 26ویں سالگرہ پر فلسطینی شہداء کے خون اور قیدیوں کی قربانیوں سے وفاداری کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی عوام اپنی سرزمین، حقوق، اصولوں اور مقدسات سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ حماس نے مزید کہا کہ اسرائیلی حکومتوں کے منصوبے، چاہے ان میں جرائم اور جارحیت کا کتنا ہی اضافہ کیوں نہ ہو، ناکامی سے دوچار ہوں گے۔ حماس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بیت المقدس اور مسجد الاقصیٰ فلسطینی عوام اور اسرائیل کے درمیان جاری تنازع کے مرکز میں ہیں اور مسجد الاقصیٰ اسلامی وقف ہی رہے گی۔ یہ وقف نہ تقسیم کیا جاسکتا ہے اور نہ اس میں شراکت ممکن ہے، جبکہ اسرائیل کو مسجد الاقصیٰ کے کسی بھی حصے یا کسی بھی مقام پر حاکمیت یا قانونی حیثیت حاصل نہیں ہوگی۔

زیلنسکی نے کیف کے اسکولوں، کنڈرگارٹن پر روسی حملوں کو 'دہشت گردی' قرار دیا، رات بھر حملوں میں کم از کم دو ہلاک

کیف، (ایجنسیاں) یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے پیر کو کنڈرگارٹن، اسکولوں اور رہائشی علاقوں پر روسی ڈرون حملوں کو 'دہشت گردی' قرار دیا۔ انہوں نے یہ بیان رات بھر جاری رہنے والے روسی حملوں میں یوکرین بھر میں کم از کم دو افراد کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے کے بعد دیا۔ زیلنسکی نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ 'دنیا میں کہیں بھی اہداف کے اس انتخاب کو ایک ہی لفظ میں بیان کیا جائے گا اور وہ ہے دہشت گردی۔' انہوں نے مزید کہا کہ روس کے پاس 'کوئی فوجی ہدف سرے سے موجود نہیں تھا۔' انہوں نے کہا کہ صرف کیف میں روسی جیٹ انجن والے ڈرونز نے دو کنڈرگارٹن اور دو اسکولوں کے علاوہ ایک رہائشی عمارت، کار مرمت کی ایک دکان، کئی گوداموں اور مواصلاتی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ روز سے روسی افواج نے مختلف اقسام کے 277 حملہ آور ڈرون استعمال کیے، جن میں 155 جیٹ انجن والے ڈرون شامل تھے۔ زیلنسکی کے مطابق، نقصان پہنچنے والی عمارتوں میں سعودی عرب کے سفیر کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہونے والی ایک عمارت بھی شامل ہے۔ دنیپرو خطے میں ایک اسپورٹس اسکول اور سومی خطے میں بچوں کا ایک علاقائی مرکز بھی حملے میں متاثر ہوا۔ روس نے یوکرین پر حملے کے دوران شہریوں کو نشانہ بنانے کی تردید کی ہے۔ ان دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ بعد کی ایک پوسٹ میں زیلنسکی نے کہا کہ روس نے 'رات بھر اور صبح تک ہمارے علاقوں پر حملے جاری رکھے۔' انہوں نے بتایا کہ مشرقی شہر خارکیف میں ایک بلند رہائشی عمارت پر حملے کے نتیجے میں اس کی دوسری اور چوتھی منزلوں کو جزوی نقصان پہنچا اور 28 افراد زخمی ہوئے، جن میں 9 بچے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیف کے علاقے میں دو افراد ہلاک ہوئے، جن میں ایک آذربائیجانی شہری بھی شامل ہے۔

ایتھوپیا کا ٹیگرے باغیوں کی حمایت کا سوڈان، مصر پر الزام، لڑائی شدت اختیار کرگئی

میکلے، (ایجنسی) ایتھوپیا کے فوجی سربراہ نے سوڈان اور مصر پر ملک کے شمال میں سرکاری فوج سے لڑنے والے مسلح گروپوں کی حمایت کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ یہ الزام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹیگرے پیپلز لبریشن فرنٹ (ٹی پی ایل ایف) اور وفاقی حکومت کے درمیان شدید جھڑپیں دوبارہ شروع ہوگئی ہیں۔ فوج کے یوٹیوب چینل پر خطاب کرتے ہوئے فیلڈ مارشل برہانو جولا نے کہا کہ فوج کو ایسی 'قوتوں' کا سامنا ہے جو بیرونی طاقتوں کے مفادات کی تکمیل کیلئے منظم اور ان کی حلیف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ قوتیں سوڈان، مصر اور دیگر بیرونی طاقتوں کی 'حمایت، مدد اور رسد' کے بغیر کوئی پیش رفت حاصل نہیں کرسکتیں۔

یواے ای کے بعد مصر کے انٹیلی جنس سربراہ کا دعویٰ، حماس حملے سے چندروز قبل نیتن یاہو کو خبردار کیا تھا

قاہرہ کی جانب سے دی گئی دو سابقہ وارننگز کے بعد صہیونی وزیر اعظم کو عباس کامل کی طرف سے کی گئی تھی کال: وال اسٹریٹ جرنل

قاہرہ/یروشلم، (یواین آئی) مصر کے انٹیلی جنس سربراہ عباس کامل نے مبینہ طور پر 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے سے چند روز قبل اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کو فون کر کے خبردار کیا تھا کہ یہ گروپ غزہ سے حملہ کرنے کی تیاری کررہا ہوسکتا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل کی ایک رپورٹ کے مطابق جس نے اس معاملے سے واقف حکام کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے، یہ فون کال قاہرہ کی جانب سے دی گئی دو سابقہ وارننگز کے بعد کی گئی تھی۔ اخبار کے مطابق عباس کامل نے ستمبر کے اواخر میں اسرائیل کا دورہ کیا تھا اور اسرائیلی حکام سے ملاقات کے دوران خبردار کیا تھا کہ غزہ کی صورت حال بگڑ رہی ہے اور یہ 'سب کے لیے بڑی مصیبت کا باعث بن سکتی ہے'۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیلی حکام نے انہیں بتایا تھا کہ صورت حال قابو میں ہے۔ اس کے بعد کامل نے اکتوبر کے اوائل میں نیتن یاہو کے دفتر سے رابطہ کیا، جبکہ مصری حکام نے حملے سے صرف 48 گھنٹے پہلے تک خبردار کرنا جاری رکھا، رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ تاہم مبینہ طور پر ان میں سے کسی بھی وارننگ میں حملے کے وقت یا اس کی ممکنہ شدت سے متعلق مخصوص تفصیلات فراہم نہیں کی گئی تھیں۔ وال اسٹریٹ جرنل کی یہ رپورٹ حارث کی حالیہ رپورٹ کے بعد سامنے آئی ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ متحدہ عرب امارات کے صدر محمد بن زاید نے بھی ستمبر 2023 کے اواخر میں نیتن یاہو کو حماس کے ممکنہ حملے کے بارے میں ذاتی طور پر خبردار کیا تھا۔ بعد میں ایک اماراتی ذریعے نے ٹائمز آف اسرائیل کو تصدیق کی تھی کہ یہ فون کال ہوئی تھی، تاہم متحدہ عرب امارات کی حکومت نے عوامی طور پر اس کی تفصیلات کی تصدیق نہیں کی ہے۔ نیتن یاہو مسلسل اس بات کی تردید کرتے رہے ہیں کہ انہیں مصر یا متحدہ عرب امارات کی جانب سے پیشگی کوئی وارننگ موصول ہوئی تھی۔ ان کے دفتر نے پہلے کہا تھا کہ 7 اکتوبر کے حملے سے قبل کے مہینوں میں نیتن یاہو نے نہ کامل سے ملاقات کی تھی اور نہ ان سے بات کی تھی، جبکہ کسی اسرائیلی انٹیلی جنس اہلکار نے بھی انہیں براہ راست ایسی کوئی وارننگ نہیں دی تھی۔

اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر نے تازہ ترین رپورٹس کو بھی مسترد کردیا ہے، جبکہ قاہرہ یا ابوظہبی کی جانب سے ان رپورٹس پر تبصرے کے لیے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

ٹرمپ نے ایران تنازع ختم ہونے کے اشارے دیے، تاہم نئے حملوں کا امکان مسترد نہیں کیا

واشنگٹن، (یواین آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ انہیں توقع ہے کہ ایران کے ساتھ تنازع جلد ختم ہوجائے گا، تاہم انہوں نے آئندہ وسط مدتی انتخابات سے قبل امریکہ کی جانب سے دوبارہ فوجی کارروائی کے امکان کو مسترد نہیں کیا۔ ٹرمپ نے اتوار کو پی جی اے ٹور پریزیڈنٹس کپ کے موقع پر 'فاکس نیوز' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن کا بنیادی مقصد ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہونے یہ والا ہے کہ ہم بہت جلد یہ جنگ جیت جائیں گے۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ تنازع ختم ہونے کے بعد عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی آسکتی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آیا وسط مدتی انتخابات سے قبل امریکہ مزید حملے کرسکتا ہے تو ٹرمپ نے اس امکان کو مسترد نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا مطلب ہے کہ یہ ممکن ہے، لیکن میں صرف اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ فوجی کارروائی اور اقتصادی پابندیوں، دونوں کے ذریعے ایران پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ واشنگٹن پہلے ہی فوجی محاذ پر نمایاں کامیابیاں حاصل کرچکا ہے اور ایران کی معیشت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ٹرمپ نے مزید دعویٰ کیا کہ ایران میں مہنگائی انتہائی بلند سطح پر پہنچ گئی ہے اور اس کے لیے انہوں نے 318 فیصد تک کے اعداد وشمار کا حوالہ دیا۔ تاہم، یہ دعوے ٹرمپ نے خود پیش کیے اور ان کے بیان میں ان کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کی گئی۔

سیدہ نثار فاطمہ کے انتقال پر اظہار تعزیت

برلن: جرمنی کے معروف شاعر، ادیب اور صحافی جناب اقبال حیدر کی بڑی ہمشیرہ سیدہ نثار فاطمہ بنتِ سید ہاشم حسین بلجیم میں انتقال کرگئیں۔ مرحومہ عالمہ، ذاکرہ اور ادیبہ تھیں اور یورپ میں علمی وادبی سرگرمیوں کے حوالے سے بھی معروف تھیں۔ ان کے انتقال پر اہلِ علم وادب اور احباب نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اہلِ خانہ نے مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے صدقہ وخیرات، سورۂ ملک، سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کی تلاوت اور دعائے مغفرت کی درخواست کی ہے۔ جناب اقبال حیدر نے شعرا سے مرحومہ کی یاد میں قطعات کہہ کر خراجِ عقیدت پیش کرنے کی بھی اپیل کی ہے۔ روزنامہ صحافت کی جانب سے جناب اقبال حیدر اور دیگر سوگوار اہلِ خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اقوام متحدہ: 11 ممالک کی 214 کمپنیاں قابض اسرائیل کی یہودی بستیوں سے متعلق سرگرمیوں میں ملوث ہیں

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر نے انکشاف کیا ہے کہ 11 ممالک کی 214 کمپنیاں مقبوضہ فلسطینی سرزمین پر قابض اسرائیل کی یہودی بستیوں سے جڑی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کمیشن نے متعلقہ کمپنیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کے نتیجے میں انسانی حقوق پر مرتب ہونے والے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے اقدامات کریں۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ یہ اعداد وشمار انسانی حقوق کونسل کے مینڈیٹ پر عمل درآمد کرتے ہوئے سنہ 2020ء میں تیار کی گئی ڈیٹا بیس کے ایک اپ ڈیٹ میں سامنے آئے ہیں، جس میں وہ کمپنیاں شامل ہیں جو یہودی بستیوں سے متعلق مخصوص دس شعبوں کی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ تازہ ترین اپ ڈیٹ میں زراعت، نقل وحمل، گوداموں کے انتظام، کچرے کے انتظام، توانائی، خوراک اور مہمان نوازی کے شعبوں میں کام کرنے والی کمپنیوں کی سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے، جبکہ فہرست میں 61 نئی کمپنیاں شامل کی گئی ہیں اور 5 کمپنیوں کو اس وقت ہٹا دیا گیا جب جائزہ لینے پر یہ بات سامنے آئی کہ وہ اب اس دائرہ کار میں آنے والی سرگرمیوں سے وابستہ نہیں رہیں۔ کمیشن نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ دیگر ان کمپنیوں کا جائزہ لینے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے جن کے تشخیص کا عمل رپورٹ جاری ہونے سے پہلے مکمل نہیں ہوسکا تھا، یہ عمل سنہ 2024ء میں معلومات فراہم کرنے کے لیے جاری کی گئی ایک عمومی دعوت کے بعد کیا جا رہا ہے۔ 596 کمپنیوں سے متعلق معلومات میں سے کمیشن نے گزشتہ برس 215 کمپنیوں کے ڈیٹا کا جائزہ لیا، جبکہ رواں برس مزید 126 کمپنیوں کے جائزے کا کام مکمل کیا، اس تشخیص میں اس بات پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی کہ کمپنیوں کی سرگرمیوں کا فلسطینیوں کے حقِ خودارادیت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ کمیشن نے کمپنیوں کے ملوث ہونے کی سطح کو تین صورتوں میں تقسیم کیا ہے، جن میں پہلی صورت 'سبب بننا' ہے جب کسی کمپنی کی سرگرمیاں خود اتنی موثر ہوں کہ انسانی حقوق میں سے کسی حق سے لطف اندوز ہونے پر اثر انداز ہوں، دوسری صورت 'معاونت کرنا' ہے جب کسی کمپنی کی سرگرمیاں فریقِ ثانی کی سرگرمیوں کے ساتھ مل کر منفی اثر پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں، اور تیسری صورت 'براہ راست تعلق' ہے جب کسی کمپنی کے امور، مصنوعات یا خدمات کا انسانی حقوق پر پڑنے والے منفی اثرات کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ تشخیص کے نتائج سے یہ بات عیاں ہوئی کہ فہرست میں شامل 214 میں سے 200 کمپنیاں حقِ خودارادیت پر منفی اثرات مرتب کرنے میں معاونت کررہی ہیں، جبکہ 14 کمپنیاں ان اثرات کے ساتھ براہ راست جڑی ہوئی ہیں، تاہم کمیشن کی طرف سے فہرست میں شامل کسی بھی کمپنی کی جانب سے براہ راست سبب بننے کا کوئی کیس ثابت نہیں ہوسکا۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق فولکر تورک نے اس بات پر زور دیا کہ یہ رپورٹ کمپنیوں کو انسانی حقوق سے متعلق ان کی ذمہ داریوں کی یاددہانی کراتی ہے۔

دوارب مسلمان محوخواب، اسلام کا تیسرا حرام مسجد اقصیٰ میں ایتمار بن گویر کا رقص ابلیس!

غزہ: مسجدِ اَقصیٰ کی حرمت پر یہ غاصبانہ حملے اب محض چند ایسے متواتر مناظر نہیں رہے جہاں مسلح قابض سکیورٹی فورسز کے پہرے میں کچھ متشدد یہودی آباد کار آتے ہوں اور اپنی تلمودی رسومات ادا کر کے واپس لوٹ جاتے ہوں۔ نہیں، اب تو اَقصیٰ کے یہ تاریخی اور مقدس صحن کھلم کھلا سیاسی اور مذہبی طوفان بدتمیزی کا اکھاڑہ بن چکے ہیں۔ قابض ریاست کے سفاک عہدیدار دن کی روشن دوپہر میں دندناتے ہوئے یہاں آتے ہیں اور اس سنگین گستاخی کو ہوا دیتے ہیں۔ ان سب ہولناک مناظر کے پیچھے ایک ایسا گہرا عرب اور اسلامی سکوت کارفرما ہے جو تیسرے مقدس ترین حرم میں جاری اس روح فرسا ظلم پر امت کی خاموشی پر سوالات کے بڑے بڑے کوہِ گراں کھڑے کررہا ہے۔

اس سفاکانہ تسلسل کی تازہ ترین اور دل دہلا دینے والی کڑی یہ ہے کہ قابض اسرائیل کا نام نہاد وزیر برائے قومی سلامتی 'ایتمار بن گویر' جسے عید خیمہ (عید العرش) کے نام سے موسوم اس پر فریب تہوار کا تیسرا دن تھا، اَقصیٰ کی حدود میں دندناتا ہوا داخل ہوا۔ وہیں اس نے درجنوں غاصب آبادکاروں کے جلو میں بیٹھ کر غلیظ رقص کیا، توحید وتقدس کے اس مرکز میں طوفانی نعرے لگائے اور ہیکلِ شیطانی کی تعمیر کے ناپاک خوابوں کا پرچار کیا۔ تاریخ کا یہ سیاہ ترین باب اسی ہولناک دن دہرایا گیا جب صیہونی ریاست کے سابق خونخوار وزیر اعظم اریئل شیرون نے سنہ 2000ء میں اس مقدس مسجد پر پہلا نجس دھاوا بول کرامت کے سینے پر گھاؤ لگایا تھا۔

یہ قیامت خیز منظر اس وقت رقم ہوا جب سوموار 28 ستمبر کو مسجد اَقصیٰ کے صحنوں نے 1271 غاصب یہودی درندوں کے ہجوم کو اپنے او پر تالیاں بجاتے اور ناچتے دیکھا۔ اس کی قیادت خود سفاک بن گویر اور قابض فوج کا وزیر یسرائیل کاٹز کررہے تھے۔ یہ پورا گھناؤنا کھیل قابض فوج کے فولادی حصار تلے کھیلا گیا، جہاں مسجد کے مشرقی کونے کو تلمودی عبادات اور شیطانی رسومات کے ذریعے مسلسل ناپاک کیا گیا۔

مسجد اَقصیٰ اب علانیہ اور سفاکانہ رسومات کا میدان بن چکی

القدس گورنری نے اپنی روح فرسا رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ اس یلغار میں مسجد اقصیٰ کے تقدس کو پامال کرنے کے لیے اجتماعی چیخ وپکار، رقص وسرود اور توہین آمیز مذہبی رسومات کی تمام حدیں عبور کرلی گئیں۔ غاصب اپنے ساتھ نام نہاد نباتی قربانیاں اور سبز پودے اٹھائے اس حرمِ مطہر میں گھس آئے، جن کا مقصد صرف ایک ہی تھا کہ روایتی دھاوؤں سے آگے بڑھ کر یہاں جبراً یہودی مذہبی رسومات کی کالک تھوپی جائے۔

گورنری کے اعداد وشمار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اب یہ روح فرسا مناظر کوئی اکا دکا یا اتفاقی حوادث نہیں رہے ہیں۔ صیہونیوں کے ان نام نہاد تہواروں کے دنوں میں مسلسل ایسی مکروہ علامات کو مسجد کے اندر گھسانے کی سازشیں عروج پر پہنچ چکی ہیں تاکہ اس مقدس فضا کی روح کو مسخ کیا جاسکے۔

یہ نباتی اشیاء ترنج، کھجور کی شاخیں، آس اور بید کے پتوں پر مشتمل ہیں جنہیں وہ اپنی اس شیطانی عید کی رسومات کا لازمی حصہ بتاتے ہیں۔ جو ظالم ان سازشوں کے پیچھے کارفرما ہیں، وہ اسے اپنی مذہبی آزادی کا نام دیتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ مسجد اَقصیٰ کی روح کو قتل کرنے کی ایک سوچی سمجھی گھناؤنی سازش ہے۔

مفلوج ضمیر اور فلسطینیوں کے جلتے سینے

فلسطینی ادارے اس بات پر بار بار چیخ چیخ کر خبردار کررہے ہیں کہ ان شیطانی اشیاء کو مسجد اَقصیٰ کی دہلیز کے اندر گھسیٹنا دراصل اس ابدی سچائی کو بدلنے کی ایک خوفناک کوشش ہے جو اس خطے کی تقدیر سے جڑی ہے۔ وہ اس مٹی کی شناخت کو مٹا کر یہاں ایک نئی اور غاصبانہ مذہبی پہچان تھوپنا چاہتے ہیں۔ خاص طور پر جب سے مسجد کے اندر سجدوں، گھٹنوں کے بل جھکنے اور نعرہ بازی کے ناپاک تماشے روز کا معمول بن چکے ہیں۔

دھاوؤں سے لے کر جبری تسلط کے تلخ اندھیروں تک

فلسطینی انتباہات یہ بتاتے ہیں کہ خطرے کی یہ گھنٹی اب صرف چند رسمی دعاؤں یا تہوار کے دنوں تک محدود نہیں رہی۔ اس کے تار بہت دور تک جڑے ہیں۔ یہ دراصل اَقصیٰ کے اس تاریخی اور قانونی تشخص پر شب خون مارنے کی لگاتار کوشش ہے جسے صدیوں سے اسلامی وقف کے ادارے نے خون جگر سے سنبھال رکھا تھا۔ یہ بڑھتا طوفان اس بات کا غماز ہے کہ صیہونی غاصب اب محض مسجد اَقصیٰ کے صحنوں تک قدم رکھنے پر اکتفا نہیں کررہے، بلکہ وہ اس ارضِ پاک پر ایک مستقل اور دائمی تلمودی وجود جمانا چاہتے ہیں۔ جو ہولناک مناظر کل تک محض استثنا اور حادثہ لگتے تھے، اب انہیں ایک مستقل حقیقت کے طور پر مسلط کیا جارہا ہے۔ یہ نام نہاد نباتی قربانیاں اور جلی ہوئی شاخیں ان انتہا پسند تنظیموں کے مذموم عزائم کا پتہ دیتی ہیں جو اس فرضی ہیکل کی تعمیر کے خواب دیکھتی ہیں۔ یہ سب کچھ اَقصیٰ کے تقدس، اس کے فرائض اور اس کے حقیقی چہرے کو مٹانے کے لیے رچی جانے والی سازشوں کا تسلسل ہے۔

اعداد وشمار جو چیخ چیخ کر ظلم کی کہانی سنا رہے ہیں

یہ سفاکیت صرف چند دنوں کے فیسٹیول تک محدود نہیں ہے۔ القدس گورنری کے دل چیر دینے والے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ سنہ 2026ء کے آغاز سے لے کر گزشتہ اگست کے آخری دن تک پورے 661,40 یہودی آباد کار اَقصیٰ کی حرمت کو پامال کرتے ہوئے اندر گھس چکے ہیں۔ دوسری طرف، مقدس فرزندوں کو ان کے اپنے ہی گھر، ان کی اپنی مسجد سے دور رکھنے کے لیے اس سال کے شروع سے ستمبر کے اوائل تک تقریباً 800 جبری جلاوطنی کے ظالمانہ احکامات صادر کیے گئے ہیں۔ موجودہ ستمبر کا یہ مہینہ تو مظلوموں کے لیے کسی عذابِ مسلسل سے کم نہیں رہا۔ ہر تہوار کے نام پر اَقصیٰ کے سینے پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ 13 ستمبر کو نام نہاد عبرانی سال نو کے نام پر تقریباً 480 غاصبوں نے دھاوا بولا، اور ماہِ رواں کی بیس تاریخ کو نام نہاد یوم غفران کی آڑ میں تقریباً 100 درندے پھر سے مقدس صحنوں میں دندناتے نظر آئے۔

اور اب دو اکتوبر تک پھیلنے والی اس عید خیمہ کے سائے میں ظلم کی یہ داستان مزید طویل ہونے کا خوف دامن گیر ہے۔ یہ دن محض تاریخ کے اوراق نہیں ہیں، یہ وہ طوفان ہیں جو اَقصیٰ کی بربادی کے منصوبے لے کر آئے ہیں۔

شیرون کی سیاہ روح اور تاریخ کا یہ دردناک اعادہ

آج کا یہ روح فرسا طوفان ایسے نازک وقت میں اٹھا ہے جب دنیا سنہ 2000ء میں اریئل شیرون کے اس خونی دھاوے کی ہولناک برسی منا رہی ہے جس نے دوسری فلسطینی انتفاضہ کے شعلے بھڑکائے تھے اور لاکھوں مظلوموں کے خون سے دھرتی سرخ ہوئی تھی۔ القدس گورنری اس تلخ حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ آج تاریخ ہو بہو ویسی ہی نہیں دہرائی جارہی، لیکن اس کا خطرہ اس سے کہیں زیادہ بڑھ چکا ہے۔ یہ اس بات کا کھلا انتباہ ہے کہ قابض دشمن مسلسل اَقصیٰ کے صبر کا امتحان لے رہا ہے اور اپنے منحوس تہواروں کو اس ارضِ مقدس پر نیا غاصبانہ نقشہ کھینچنے کے لیے استعمال کررہا ہے۔

جب کوئی شخص ان المناک لمحات میں بن گویر کو اَقصیٰ کے صحنوں میں ناچتے، گاتے اور گدگداتے دیکھتا ہے، جب وہ دیکھتا ہے کہ حرم کے تقدس کو پامال کرنے کے لیے کیسی کیسی ناپاک رسمیں اور نباتی قربانیاں پیش کی جارہی ہیں، تو یہ صرف ایک دن کا واقعہ نہیں رہتا۔ یہ اس طویل نسل کشی اور ریاستی دہشت گردی کا تسلسل بن جاتا ہے جس کا مقصد اَقصیٰ کو اس کے اصل وارثوں سے چھیننا ہے۔

اَقصیٰ کے سینے پر نباتی قربانیوں کا یہ ناپاک بوجھ

تاریخ اس بات کی گواہی دے گی کہ 28 ستمبر سنہ 2026ء کو جب یہ غاصب درندے توراتی عیدِ خیمہ کے نام پر اَقصیٰ کے مشرقی صحن میں گھسے اور انہوں نے اپنی نام نہاد قربانیاں پیش کیں، تو اس زمین کا ذرہ ذرہ اس ظلم پر کانپ اٹھا۔ یہ دن کے اجالے میں بار بار دہرایا جانے والا وہ جرم ہے جو مسلمانوں کے اس پہلے قبلے اور تیسرے حرمِ مقدس کو ایک جبری صیہونی عبادت گاہ میں بدلنے کی مذموم کوشش ہے۔

یہ تمام تلمودی کھیل، یہ ترنج اور بید کے پتے، یہ سب کچھ اس مٹی کی شناخت کو مٹانے کا ایک ستم ظریفی ناٹک ہے۔ فلسطینیوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلاف کی امانت پر قبضہ کرنے اور ایک نئے استعماری تسلط کو جنم دینے کے سوا کچھ نہیں۔

مسلمانو! تم کہاں ہو اور کب تک سوئے رہوگے؟

القدس گورنری نے دنیا بھر کے دوارب سے زائد مسلمانوں کے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے دہائی دی ہے کہ یہ ظلم اب صرف القدس کی گلیوں تک محدود نہیں رہا، یہ ہر اس شخص کے ایمان پر حملہ ہے جو لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے۔ اس نے تمام عرب حکمرانوں، مسلم ممالک اور عالمی ضمیر کو پکارا ہے کہ اس سفاکیت کو عام خبر سمجھ کر نظر انداز نہ کرو، یہ فوری اور انقلابی اقدام کا وقت ہے۔ یہ سوال آج ہر ذی روح کے دل سے اٹھ رہا ہے کہ جب قابض دشمن کا ایک وزیر مسلمانوں کے سب سے مقدس ترین مساجد میں سے ایک میں گھس کر ہیکل کی تعمیر کے نعرے لگائے، جب سرکاری گن بدقوں کے سائے میں اَقصیٰ کی کوکھ کو اجاڑا جائے، تو کیا امت کے حکمرانوں کی طرف سے آنے والے بیانات اس ظلم کے وزن کو کم کرسکتے ہیں؟

مسجد اَقصیٰ آج محض دیواروں اور صحنوں کا نام نہیں ہے، یہ امت کے غیرت وحمیت کا آخری قلعہ ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ، یہ یلغار نماز سے رسومات اور رسومات سے جبری قبضے کی دلدل میں بدلتی جارہی ہے۔ اب سوال یہ نہیں ہے کہ یہ ظلم کب تک ہوگا، بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا امتِ مسلمہ کا ضمیر اس وقت جاگے گا جب یہ مقدس ترین امانت راکھ کا ڈھیر بن چکی ہوگی؟

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

پھر جھگڑا کیوں؟

الیکشن کمیشن کے فیصلوں اور اندرونی کام کاج کے تنازعہ کے درمیان، کمیشن نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ انتخابی فہرستوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) سے متعلق تمام احکامات تینوں الیکشن کمشنروں کی منظوری کے بعد جاری کیے گئے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کمیشن کی مکمل میٹنگ کے بعد جاری ہونے والی پریس ریلیز میں ایک انگریزی روزنامے میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کی تردید نہیں کی گئی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ دو الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے ایس آئی آر کے فیصلوں اور احکامات پر کئی مواقع پر اعتراضات اٹھائے ہیں۔ ایس آئی آر کے عمل کے بارے میں اٹھائے گئے دیگر سوالات کے سلسلے میں، کمیشن نے کہا کہ 24 جون 2025 کو تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ایس آئی آر کرنے کے لیے جاری کردہ حکم نامے کو کمیشن نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ تاہم، اس نے کمیشن کے اندر ایس آئی آر کے طریقہ کار کے حوالے سے کسی اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کمیشن کے بیان میں کئی اقدامات کا بھی ذکر ہے جنہیں اصلاح کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، کمیشن نے کہا کہ SIR کے لیے فارم 6 کے ساتھ منسلک اعلامیہ کو سپریم کورٹ نے برقرار رکھا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ قابل اطلاق فارم (ووٹر رجسٹریشن رولز، 1960) غیر ایس آئی آر مدت کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ووٹر رجسٹریشن رولز میں تبدیلی قانون میں ترمیم کے بغیر نہیں کی جا سکتی۔ شاید اسی لیے کمیشن نے کہا ہے کہ قابل اطلاق فارم مستقبل میں استعمال کیا جائے گا۔ تاہم، SIR کے تحت فارم 6 میں تبدیلی کو اس بنیاد پر درست ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسے سپریم کورٹ نے منظور کر لیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر تبدیلی غیر قانونی ہے اور کسی وجہ سے اسے سپریم کورٹ کی منظوری مل گئی ہے تو کیا سپریم کورٹ اپنے فیصلے پر نظر ثانی نہیں کر سکتا؟ اسی طرح، گوا کے ایس آئی آر سے کچھ ووٹروں کے ناموں کو خارج کرنے کے سلسلے میں کی گئی کارروائی کے بارے میں، کمیشن نے کہا کہ گوا کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) نے متعلقہ بی ایل او کو گھر گھر جا کر ان ووٹروں کے فارم جمع کرنے کی ہدایت دی ہے جن کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے ہیں۔ درحقیقت، گوا میں 97 ووٹرز کو انتخابی فہرست میں شامل کرنے کی سفارشات کے باوجود شامل نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ کمیشن نے غلطی مان لی ہے اور اب اسے سدھار رہا ہے۔ کمیشن نے اپنی وضاحت میں یہ بھی کہا کہ کمیشن کے تمام اجلاسوں کا ایجنڈا پیشگی شیئر کیا جائے گا اور میٹنگز کے منٹس جاری کیے جائیں گے۔ پچھلی رپورٹوں میں کہا گیا تھا کہ دو الیکشن کمشنروں، سندھو اور جوشی نے شکایت کی تھی کہ کمیشن کے اجلاسوں کے ایجنڈے کا اشتراک نہیں کیا گیا اور نہ ہی میٹنگوں کے منٹس جاری کیے گئے۔ ایجنڈا شیئر کرنے اور مستقبل میں میٹنگوں کے منٹس جاری کرنے کا وعدہ کر کے، کمیشن نے، عملاً، الزامات کو قبول کر لیا ہے۔ مجموعی طور پر، اگر الیکشن کمیشن سچی منصفانہ اور شفافیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عوام کو یقین دلائے کہ کسی بھی اہل ووٹر کو ان کے ووٹ کے حق سے محروم نہیں کیا جائے گا، تو یہ اچھی بات ہوگی۔ لیکن اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ آیا کمیشن اور خاص طور پر چیف الیکشن کمشنر واقعی اپنا نقطہ نظر تبدیل کرنے کے لیے تیار ہیں۔

اختصاص اور درست ترجیحات

شعیب حسینی ندوی

علم و فکر کی آبیاری اور زبان و قلم کی تخم افشانی ہر دور میں ہوتی رہی ہے، چنانچہ آج کتابوں کا طومار ہے، فکر کے طلاطم خیز دریا ہیں، اسالیب زبان و ادب کے مدرسے موجود ہیں، ادبی نگارشات اور علمی تحقیقات کا اتنا مواد ہے کہ پڑھنے کے لیے سات زندگیاں ناکافی ہوں۔

آپ ہر فن کو منتہا تک نہیں پا سکتے، ہر میدان کے امام نہیں بن سکتے، ہر فن مولا کہنے کو ہو جائیں، حقیقت میں اس محاورہ کی تعبیر ممکن نہیں۔

زیرک اور حقیقت شناس ہے وہ شخص جو اپنا میدان عمل اور زاویہ فکر متعین کر لیتا ہے پھر اپنے خطوط پر استقامت کے ساتھ چل پڑتا ہے، نشیب و فراز آتے ہیں، نئی دلچسپیوں کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، اپنے فن یا میدان عمل سے بسا اوقات اکتاہٹ ہونے لگتی ہے، لیکن وہ سمجھدار بندہ ان طفل تسلیوں کا شکار نہیں ہوتا، اپنا رخ نہیں موڑتا اور نئی دلچسپیوں میں الجھ کر نہیں رہ جاتا، وہ اپنی ترجیحات سمجھتا ہے اور اپنے مابہ الامتیاز وصف کو ہمیشہ بچا کر رکھتا ہے۔

آپ کا ذوق علمی و تحقیقی ہے، آپ اپنے اندر علمی قابلیت پیدا کر رہے ہیں اور ترقی پذیر ہیں، لکھنے پڑھنے اور دقیق علمی مسئلے حل کرنے میں مہارت حاصل ہو رہی ہے، پیچیدہ مباحث اور علمی گتھیاں سلجھانے میں عرق ریزی کر رہے ہیں، اور یکسوئی کے ساتھ مواد کی چھان بین، مطالعہ و تخریج اور تحقیق و تنقیح میں لگے ہوئے ہیں اور کامیابی کے ساتھ ان منازل کو عبور کر رہے ہیں اور دشت کے دشت سر کرتے جا رہے ہیں، کڑیوں سے کڑیاں ملا کر علم و نظر کا ہار بنا رہے ہیں، یکایک سوشل میڈیا دیکھتے ہوئے داعیہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگ ویڈیو بنا کر وائرل ہو جاتے ہیں، زمانہ ان کو پہچانتا ہے، چند منٹ کی ویڈیو دسیوں مضامین پر بھاری ہو جاتی ہے، سارے لوگ ان کو جاننے لگتے ہیں، جبکہ کتابوں کی ورق گردانی اور قلم و قرطاس کی نوک پلک درست کرنے میں زمانہ بیت جاتا ہے پھر بھی علمی شغف رکھنے والے ایک مخصوص طبقے میں ہی شناسائی پیدا ہوتی ہے، کیوں نہ اس نئے میدان میں زور آزمائی کی جائے، ایک آڑی ترچھی ویڈیو بنتی ہے، وائرل نہیں ہوتی، پھر دوسری تیسری بناتے جاتے ہیں اور اندر ایک خلا پیدا ہوتا رہتا ہے کہ میں اتنی کام کی اور تحقیق کی باتیں پیش کر رہا ہوں لیکن لوگوں میں پذیرائی نہیں مل رہی،

صدائے گمشدہ ہوں گھومتا ہوں
کہساروں میں

اب وہ اس میدان کو دیکھنا شروع کرتا ہے کس طرح عام سطح کی باتیں اور بہت معمولی قسم کے مسائل پر گفتگو کرنے سے یہاں شنوائی ہے، یا جذباتی اچھل پھاند مچانے سے مشاہدات میں اضافہ ہو جاتا ہے یا کچھ ایسی انہونی سنانے سے کان کھڑے ہوتے ہیں جس کو کسی نے نہ بیان کیا ہو چاہے اس کا سر پیر ہو نہ کوئی سند۔

اس دنیا میں آنے کے بعد اور اس کھیل میں پھنسنے کے بعد قلم و روشنائی کی رعنائیاں ماند پڑ جاتی ہیں، لکھ کر مٹانا، پڑھ کر قلمبند کرنا، ایک مسئلہ کے حل کے لیے دسیوں اوراق نظر نواز کرنا ناقابل تحمل ہو جاتا ہے، اور پھر یہ علمی ذوق اور تحقیقی مزاج اپنی موت آپ مر جاتا ہے اور اس پر نوحہ خوانی کے لیے ایک 'ریل' تو بنائی جا سکتی ہے لیکن کفن پوش طبیعت کو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ایک مثال ہے جس میں ثانی الذکر کی افادیت کا مطلق انکار مقصود نہیں، بلکہ درست ترجیحات طے نہ کرنے کے نقصانات سمجھانا مقصود ہے، ورنہ اسکے برعکس بھی ہو سکتا ہے، زبان آور اور جذباتی مزاج اور تحریکی ذہنیت کا شخص اگر زبان و بیان کے میدان کو چھوڑ کر بحث و تحقیق کی راہداریوں میں قدم رکھتا ہے تو زیادہ دیر تحمل نہیں کر سکتا، صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے، عجلت پسندی غالب آتی ہے، صبر آزما طولانی بحث سے من اچاٹ ہونے لگتا ہے اور نتیجتاً ناقص نتائج پیش کر کے وہ ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتا ہے یا علم و تحقیق کے نام پر جذباتی مفروضے بنا کر ڈھالتا جاتا ہے اور ناپختہ دلیلیں زور بیان سے پیش کرتا رہتا ہے اور جب دلیل دلیل سے ٹکراتی ہے تو منہ کی کھانی پڑتی ہے اور اپنے کو سنبھالنے کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔

اپنی مہارت کو پہچانیے اور ترجیحات اس کے مطابق بنائیے اور مستقل مزاجی سے اسی راہ پر گامزن رہیے، یہی کامیابی کی شاہ کلید ہے۔

ٹرمپ-شی ملاقات، ہندوستان کی آزمائش

اسد مرزا

ٹرمپ-شی ملاقات نے تماشہ اور وقتی سکون تو پیدا کیا، مگر اس کا گہرا پیغام کہیں زیادہ سنگین تھا: واشنگٹن اور بیجنگ تجارت، مصنوعی ذہانت، ایران، تائیوان اور توانائی کے میدانوں میں اپنی رقابت کو محض سنبھال رہے ہیں، حل نہیں کر رہے — اور یہی وہ اسٹریٹیجک مقابلہ ہے جو ہندوستان کے انتخابات اور امریکہ کی انڈو-پیسیفک شراکت داری کو ہر گزرتے دن غیر متوازن انداز میں نئی شکل دے رہا ہے۔

وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی ملاقات کسی بڑی پیش رفت سے کہیں زیادہ ایک طے شدہ وقفہ تھی۔ دونوں رہنماؤں کے پاس کشیدگی کم کرنے کے اپنے-اپنے مقاصد تھے: ٹرمپ اقتصادی استحکام، سپلائی چین کے دباؤ سے نجات اور ایران کے معاملے پر تعاون چاہتے تھے، جبکہ شی اپنی طویل مدتی اسٹریٹیجک عزائم پر کوئی سمجھوتہ کیے بغیر منڈیوں، ٹیکنالوجی اور توانائی تک چین کی رسائی کو محفوظ بنانا چاہتے تھے۔

سب سے اہم نکتہ یہ نہیں کہ مقابلہ ختم ہو گیا، بلکہ یہ کہ دونوں فریقین نے بے قابو کشیدگی کی قیمت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ماضی کی محصولاتی جنگیں، برآمداتی پابندیاں، نایاب معدنیات پر قدغن اور جوابی اقدامات نے دونوں کی باہمی کمزوریوں کو بے نقاب کر دیا تھا۔ واشنگٹن جدید ٹیکنالوجی روک سکتا ہے اور ڈالر مالیات تک چین کی رسائی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے؛ بیجنگ اہم معدنیات کی فراہمی میں خلل ڈال سکتا ہے، امریکی کمپنیوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور عالمی مینوفیکچرنگ کو غیر مستحکم کر سکتا ہے۔ اس سربراہی اجلاس نے ان کمزوریوں کو ختم کرنے کے بجائے مذاکراتی طاقت میں بدل دیا۔

تجارت اس گفتگو کا عملی مرکز رہی۔ ٹرمپ کے محصولاتی منصوبے صرف چین کے تجارتی سرپلس ہی سے نہیں بلکہ روسی اور ایرانی توانائی کی چینی خریداری سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔ ایک نئے امریکی قانون کے تحت صدر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ روسی تیل و گیس کے بڑے خریداروں — بشمول چین اور ہندوستان — پر 100 فیصد تک محصولات عائد کر سکیں۔ یہ اقدام واشنگٹن کو ایک برتری دیتا ہے، مگر بیجنگ کے خلاف اس کا اطلاق وسیع تر تجارتی جنگ کو دوبارہ بھڑکانے، اہم معدنیات کی قلت کو بڑھانے اور چین کی جانب سے نئی برآمداتی پابندیوں کو جنم دینے کا خطرہ رکھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس سربراہی اجلاس میں بظاہر نرمی دیکھی گئی۔ ٹرمپ سخت محصولات کی دھمکی تو دے سکتے ہیں، مگر چین امریکی معیشت کے لیے اتنا اہم ہے کہ اسے ایک عام تجارتی حریف کی طرح نہیں دیکھا جا سکتا۔ چین تیار شدہ اشیاء، صنعتی خام مال اور نایاب معدنیات کا ایک بڑا فراہم کنندہ ہے، جبکہ امریکی کمپنیاں چینی طلب اور پیداواری نیٹ ورکس پر انحصار کرتی ہیں۔ ایک عارضی محصولاتی مفاہمت تجارتی طور پر مفید تو ہو سکتی ہے، مگر یہ منڈی تک رسائی، سبسڈیز، ٹیکنالوجی کی منتقلی یا صنعتی پالیسی کے تنازعات کو حل نہیں کرے گی۔

مصنوعی ذہانت اس مقابلے کا زیادہ گہرا اور اہم پہلو تھی۔ واشنگٹن اور بیجنگ اب اے آئی کو محض ایک تجارتی شعبے کے طور پر نہیں دیکھتے۔ یہ فوجی کمانڈ، سائبر آپریشنز، انٹیلیجنس تجزیے، خودکار ہتھیاروں، لاجسٹکس اور اقتصادی پیداواریت کے مرکز میں ہے۔ سربراہی اجلاس کے گرد ہونے والی تقریبات میں سرکردہ ٹیکنالوجی کمپنیوں کے سربراہان کی موجودگی اس اسٹریٹیجک مقابلے میں نجی شعبے کے کردار کو نمایاں کرتی ہے۔

اے آئی نے شہری اور فوجی ٹیکنالوجی کے درمیان روایتی فرق کو بھی پیچیدہ بنا دیا ہے۔ بڑے لینگویج ماڈلز، سیٹلائٹ تجزیہ اور خودکار نظام بیک وقت تجارتی اور دفاعی مقاصد کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کے لیے یہ موقع بھی ہے اور خطرہ بھی۔ نئی دہلی ڈیٹا سینٹرز، چپ پیکیجنگ، سافٹ ویئر اور دفاعی اے آئی میں سرمایہ کاری کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہے، مگر اسے کسی ایک ٹیکنالوجی بلاک پر انحصار کرنے یا محض ایک سستی اسمبلنگ بیس بن جانے سے بچنا ہوگا۔

ایران اور جنگ کے توانائی منڈیوں پر اثرات نے مذاکرات میں ایک بڑا جغرافیائی سیاسی پہلو شامل کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق واشنگٹن نے بیجنگ پر تہران کے ساتھ اس کے تعلقات کے بارے میں دباؤ ڈالا، بشمول ان الزامات کے کہ چینی مدد، سیٹلائٹ معلومات اور تجارتی روابط نے ایران کی فوجی صلاحیتوں کو تقویت دی ہے۔ امریکی حکام نے یہ بھی خبردار کیا ہے کہ ایرانی ٹارگٹنگ اور ڈرونز سے جڑی چینی مدد ناقابلِ قبول ہے۔

ٹرمپ کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ تصادم کی قیمت ادا کیے بغیر چین کی مدد چاہتے ہیں۔ بیجنگ کے تہران کے ساتھ تعلقات، تیل کی منڈی میں خریداری کی طاقت اور علاقائی تجارتی راستوں پر اثر و رسوخ موجود ہے۔ وہ شاید تحمل کی حوصلہ افزائی کر سکے، رابطے میں سہولت دے سکے یا آبنائے ہرمز کے ذریعے جہاز رانی کے راستے دوبارہ کھولنے میں مدد دے سکے۔ مگر چین محض ایک امریکی ماتحت ٹھیکیدار کے طور پر کام کرنے کو تیار نہیں۔ اس کی ترجیح توانائی کی فراہمی کا تحفظ، امریکی اثر و رسوخ کو محدود کرنا اور مشرقِ وسطیٰ میں اپنی بڑی طاقت کے طور پر پوزیشن برقرار رکھنا ہے۔

توانائی کا معاملہ خاص طور پر اہم ہے کیونکہ اس جنگ نے عالمی تیل کی سلامتی سے متعلق مفروضات کو نقصان پہنچایا ہے۔ آبنائے ہرمز سے کم ہوتی ترسیل، توانائی کے انفراسٹرکچر پر حملوں اور ایرانی و روسی برآمدات پر پابندیوں نے سپلائی کو تنگ کر دیا ہے۔ اگست میں چین نے تقریباً 18 لاکھ بیرل یومیہ ایرانی نژاد خام تیل درآمد کیا، جبکہ جولائی تک مشرقِ وسطیٰ کی سپلائی میں کمی کے باعث ہندوستان کا روسی تیل پر انحصار مبینہ طور پر اس کی درآمدات کے تقریباً نصف تک بڑھ گیا۔

اس سے ہندوستان کو فوری خطرہ لاحق ہے۔ نئی دہلی کی رعایتی روسی خام تیل کی خریداری نے افراطِ زر کو قابو میں رکھنے، ریفائنری منافع کو سہارا دینے اور صارفین کو عالمی قیمتوں کے جھٹکوں سے بچانے میں مدد دی ہے۔ مگر امریکی محصولات یا ثانوی پابندیاں ان خریداریوں کو مہنگا بنا سکتی ہیں، امریکی منڈیوں تک رسائی محدود کر سکتی ہیں اور ادائیگیوں، جہاز رانی اور انشورنس کے معاملات کو پیچیدہ بنا سکتی ہیں۔

مجوزہ محصولاتی اختیار روس سے غیر متعلق ہندوستانی برآمدات کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ برقی مشینری، اسمارٹ فونز اور ہندوستان میں اسمبل ہونے والے الیکٹرانک اجزاء امریکہ کو ہندوستان کی اہم برآمدات میں شامل ہیں۔ ایک سزائی محصول ہندوستان کی مسابقت کو اس وقت کمزور کر سکتا ہے جب واشنگٹن کمپنیوں کو چین سے دور سپلائی چینز متنوع بنانے کی ترغیب دے رہا ہے۔ یہ متضاد بات ہوگی کہ امریکہ ایک طرف ہندوستانی مینوفیکچرنگ چاہے اور دوسری طرف جنگ اور سپلائی میں خلل سے پیدا ہونے والے توانائی کے انتخاب پر نئی دہلی کو سزا دے۔

ہندوستان کا ردِعمل غالباً سختی اور مذاکرات کا امتزاج ہوگا۔ خلیجی سپلائی محدود اور قیمتیں بلند رہنے کے دوران وہ روسی تیل کو آسانی سے ترک نہیں کر سکتا۔ نہ ہی وہ امریکی منڈی کو نظر انداز کر سکتا ہے، جو الیکٹرانکس، ادویات، انجینئرنگ اشیاء اور خدمات میں ہندوستان کے عزائم کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ نئی دہلی چھوٹ حاصل کرنے، متبادل فراہم کنندگان سے خریداری بڑھانے، مقامی کرنسی میں لین دین کے انتظامات کو فروغ دینے اور اسٹریٹیجک ذخائر بڑھانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ تاہم تنوع پیدا کرنے میں وقت لگے گا اور یہ زیادہ لاگت بھی لا سکتا ہے۔

اس سربراہی اجلاس کے اثرات امریکہ- ہندوستان تعلقات پر بھی مرتب ہوں گے۔ واشنگٹن اور نئی دہلی چین کے فوجی عروج، بحری اثر و رسوخ اور ٹیکنالوجی عزائم پر مشترکہ تشویش رکھتے ہیں۔ کواڈ، دفاعی معاہدوں، سیمی کنڈکٹر اقدامات اور سپلائی چین شراکت داریوں کے ذریعے تعاون اس تعلق کو اسٹریٹیجک گہرائی دیتا ہے۔ ہندوستان انڈو-پیسیفک میں ایک قیمتی توازنی قوت اور ایک ممکنہ متبادل مینوفیکچرنگ مرکز ہے۔

تاہم محصولاتی دھمکی اس صف بندی کی حدود کو بے نقاب کرتی ہے۔ ہندوستان اسٹریٹیجک خودمختاری چاہتا ہے، نہ کہ ایسا رسمی اتحاد جو اس کی توانائی خریداری یا خارجہ پالیسی کا تعین کرے۔ دوسری طرف واشنگٹن کی توقعات بڑھتی جا رہی ہیں کہ اس کے شراکت دار اس کی پابندیوں کی ترجیحات کی حمایت کریں، حریف فراہم کنندگان پر انحصار کم کریں اور امریکی ٹیکنالوجی قوانین سے ہم آہنگ ہوں۔ ٹرمپ انتظامیہ کا زیادہ لین دین پر مبنی رویہ ہندوستان کے تجارتی سرپلس، روسی تیل کی خریداری اور منڈی کی رکاوٹوں کو خالصتاً اسٹریٹیجک نقطہ نظر سے دیکھنے کے بجائے علیحدہ مذاکراتی اہداف کے طور پر برت سکتا ہے۔

ٹرمپ-شی ملاقات کا بنیادی سبق یہ ہے کہ رقابت کم نہیں ہو رہی بلکہ زیادہ منظم انداز میں سنبھالی جا رہی ہے۔ تجارتی وقفے فوری اقتصادی نقصان کو روک سکتے ہیں، مگر اے آئی، تائیوان، توانائی، ایران اور فوجی ٹیکنالوجی جیسے معاملات تاحال حل طلب ہیں۔ بھارت کے لیے جواب متوازن خودمختاری ہے: امریکی شراکت داری کو برقرار رکھنا، ضروری روسی توانائی روابط کو قائم رکھنا، ملکی ٹیکنالوجی کو تیز کرنا اور متعدد سفارتی راستے کھلے رکھنا۔

یہ حکمتِ عملی کسی بھی طاقت کے دباؤ کو مکمل طور پر ختم نہیں کرے گی۔ البتہ یہ ہندوستان کو جغرافیائی سیاسی غیر یقینی کو مذاکراتی طاقت میں بدلنے کی گنجائش ضرور دے سکتی ہے۔

اقتدار کی خوشنودی آئینی اداروں کے زوال کا سبب

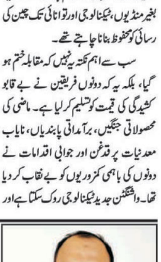

عادل فراز

شفاف انتخاب جمہوریت کی بقا اور تقویت کا سبب ہوتے ہیں۔ عوام کی رائے جمہوریت کا بنیادی ستون ہوتی ہے۔ عوام کے بغیر جمہوری حکومت کا تصور ہی ممکن نہیں۔ عوام اپنی مرضی کی حکومت منتخب کرتے ہیں اور وہ منتخب حکومت عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتی ہے۔ انتخابات کو آئینی دائرے میں منعقد کرانے کی ذمہ داری الیکشن کمیشن کی ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن عوامی آراء اور جمہوریت کا بیک وقت محافظ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ادارہ کسی خاص پارٹی، نظریے اور اقتدار سے وفاداری کا پابند نہیں ہوتا، بلکہ اس کی ذمہ داری آئینی اقدار کے تحفظ کی ہوتی ہے۔ لیکن جب انتخابات کی شفافیت زیر سوال ہو اور عوام کی آراء کو چرانے کے الزامات الیکشن کمیشن پر عائد ہو رہے ہوں، ایسی صورت حال میں جمہوریت نہ صرف کمزور ہوتی ہے بلکہ عوام کے اعتماد کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ الیکشن کمیشن پر 'ووٹ چوری' کے الزامات تو عائد ہوتے رہے ہیں، مگر 'ایس آئی آر' کے عمل نے ان الزامات کی توثیق کر دی۔ ووٹر لسٹ کی تشکیل میں جس طرح من مانی کی گئی اور اقتدار مخالف افراد کے ووٹ کاٹے گئے، اس کی مثال ماضی میں کبھی نہیں ملے گی۔ 'ایس آئی آر' کے ذریعہ 13 کروڑ رائے دہندگان کے نام حذف کئے گئے، جس کا براہ راست فائدہ بی جے پی کو پہنچا۔ چیف الیکشن کمشنر کے جانب دارانہ عمل کے بعد تو اب 'ای وی ایم' کو ہیک کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہ گئی۔ پہلے 'ای وی ایم' کے اعتبار پر سوال اٹھتے تھے، اب تو الیکشن کمیشن کا ہی اعتبار ساقط ہو چکا ہے۔ حزب اختلاف عدالت عظمیٰ سے از خود نوٹس لینے کے لئے اصرار کر رہا ہے، مگر وہاں سے بھی انہیں مایوسی ہاتھ آئے گی۔ اس وقت احتجاج اور مزاحمت کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ حزب اختلاف کو 'ڈرائنگ روم' کی سیاست چھوڑ کر سڑکوں پر اترنا ہوگا۔ تنہا راہل گاندھی کی مزاحمت سے انقلاب ممکن نہیں ہے۔

راہل گاندھی کافی عرصے سے انتخابات میں عدم شفافیت کا مسئلہ اٹھاتے رہے ہیں۔ بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد مسلسل 'ووٹ چوری' کے الزامات عائد ہوتے رہے۔ پہلے 'ای وی ایم' کے ذریعے ووٹ چوری کا مسئلہ اٹھتا رہا۔ کانگریس اور دیگر سماجی شخصیات نے مسلسل یہ دعویٰ کیا کہ اس کو ہیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ عدالت عظمیٰ تک پہنچا، مگر 'ای وی ایم' کو برقرار رکھا گیا۔ کانگریس اور مختلف اہم شخصیات نے اپنے دعوے پر دلائل بھی پیش کئے، اس کے باوجود عدالت عظمیٰ نے 'ای وی ایم' کو قابل اعتماد قرار دیا۔ کانگریس نے 'چوکیدار چور ہے' کا نعرہ دیا تھا، مگر 'چوکیدار کی چوری' کو آئینی جواز فراہم کرنے کا کام تو آئینی ادارے ہی کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے آئینی اداروں کو سنگھ سے پاک کرنا ہوگا، لیکن یہ آسان عمل نہیں ہے۔ جب تک سنگھ کے لوگ آئینی اداروں پر قابض ہیں، شفافیت ممکن نہیں۔ گیانیش کمار کے بارے میں کیرالہ کے سابق چیف سکریٹری جے جی تھامسن نے جو دعویٰ کیا ہے اس پر بھی توجہ ہونی چاہیے۔ ان کے مطابق وہ بی جے پی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنے کے خواہش مند تھے۔ اگر یہ درست ہے تو گیانیش کمار کے بی جے پی اور آر ایس ایس سے تعلق کی رازداری کو بھی کنگھالنا ہوگا۔

23 ستمبر 2026 کو انڈین ایکسپریس کے صفحۂ اول پر شائع رپورٹ نے ہندوستان کی سیاست میں ہنگامہ برپا کر دیا۔ رپورٹ نے بیک وقت تین آئینی اداروں کے چہرے سے نقاب اٹھا دیا، جن میں حکومت کے ساتھ الیکشن کمیشن، اور عدالت عظمیٰ بھی شامل ہیں۔ رپورٹ نے واضح طور پر کہا کہ تین رکنی الیکشن کمیشن میں تمام اہم فیصلے یک طرفہ کئے جا رہے ہیں اور دو الیکشن کمشنروں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ دس مہینوں میں دو الیکشن کمشنروں، سکھ بیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی، نے چودہ مرتبہ ریکارڈ پر اپنا اعتراض درج کیا۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے فیصلوں پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے فیصلوں پر عدم اعتماد کا اظہار کیا اور بعض فیصلوں کو غیر آئینی قرار دیا۔ انہوں نے اہم فیصلوں کے بارے میں خود کو اندھیرے میں رکھنے، نئے ووٹرس کا نام شامل کرنے، پرانے ووٹرس کے نام حذف کرنے جیسے امور پر ریکارڈ میں اپنا اعتراض درج کیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اقتدار کی خوشنودی کے لئے غیر آئینی فیصلے کر رہے تھے، جن پر دونوں الیکشن کمشنروں کی منظوری اور مرضی شامل نہیں تھی۔ اس رپورٹ کے شائع ہونے کے بعد کانگریس سمیت تمام سیاسی اور سماجی تنظیمیں اور شخصیات مستقبل قریب میں ہونے والے تمام انتخابات کو ملتوی کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں، مگر یہ مطالبہ کافی نہیں۔ کیونکہ گیانیش کمار کے چیف الیکشن کمشنر رہتے ہوئے جن ریاستوں میں انتخابات ہوئے ہیں، وہاں بھی شفافیت نہیں رہی ہوگی۔ خاص طور پر بہار اور بنگال کے انتخابات پہلے ہی سوالات کے گھیرے میں ہے۔ اس لئے ان کے عہدے پر رہتے ہوئے جتنے بھی الیکشن ہوئے ہیں، انہیں غیر آئینی قرار دیا جانا چاہیے۔ کیونکہ اگر تینوں الیکشن کمشنر مہینوں تک آپس میں مشورہ نہ کر رہے ہوں تو چیف الیکشن کمشنر کو یک طرفہ فیصلے کرنے کا حق کس نے دے دیا؟ لہٰذا اس کی پوری جانچ ہونی چاہیے کہ کتنے عرصے تک تینوں الیکشن کمشنروں کے درمیان بیٹھک نہیں ہوئی اور کب سے گیانیش کمار یک طرفہ فیصلے کر رہے تھے۔ خاص طور پر فارم 6 میں جس طرح غیر آئینی طور پر تبدیلیاں کی گئیں، اس کی بنا پر گیانیش کمار کو مستعفی ہو جانا چاہیے اور ان کے خلاف آئین کے دائرے میں کارروائی ہونی چاہیے۔

الیکشن کمشنر کے عہدے کی رازداری، ایمانداری اور شفافیت پر سوال اٹھنے لگے تو سب سے پہلے بی جے پی ان کے بچاؤ میں آگے آئی۔ یعنی جس پارٹی کو غیر آئینی طریقے سے اقتدار میں لانے کا الزام الیکشن کمشنر پر عائد کیا جا رہا ہے، وہی پارٹی ان کے بچاؤ میں پریس کانفرنس کر رہی تھی۔ پریس کانفرنس کر کے صفائی تو الیکشن کمیشن کو دینی چاہیے تھی مگر ہوا اس کے برعکس! انڈین ایکسپریس میں شائع رپورٹ کے خلاف الیکشن کمیشن نے بھی بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا تھا کہ تمام فیصلے جمہوری طریقے سے لئے گئے۔ یہ بیان مضحکہ خیز تھا، کیونکہ جب دونوں الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے فیصلوں کو یک طرفہ اور آئین مخالف کہہ رہے ہوں تو الیکشن کمیشن کی وضاحت چہ معنی دارد؟ مشترکہ بیان جاری ہونے کے بعد تو دونوں الیکشن کمشنر بھی گیانیش کمار کے جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کو مسترد کرنے کے لئے سب سے پہلے تو تینوں الیکشن کمشنرز کو مشترکہ پریس کانفرنس کرنی چاہیے تھی۔ اس کے بعد فوری طور پر انڈین ایکسپریس پر غلط رپورٹ اور مشتبہ حقائق شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کروانا چاہیے تھا۔ مگر الیکشن کمیشن نے ایسا نہ کر کے ایک وضاحتی بیان جاری کر کے الزامات سے دامن بچانے کی کوشش کی۔ الیکشن کمیشن نے جاری بیان میں کہا کہ ایس ا?ئی ا?ر کے سلسلے میں سبھی فیصلے اتفاق رائے سے لئے گئے تھے۔ تاہم اب تک الیکشن کمیشن نے پریس کانفرنس منعقد کر کے سوالوں کا جواب نہیں دیا۔

موجودہ صورت حال میں نئی نسل کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ انہیں اپنے آئینی حقوق اور جمہوریت کی بقا کے لئے مزاحمت کرنی ہوگی۔ ہندوستان کو ایک بڑی عوامی تحریک درکار ہے، جس کے آثار نظر آرہے ہیں۔ عوامی تحریک کے بغیر نہ تو آمریت ختم ہوگی اور نہ اقتدار کے نشے میں ذہنیت شرپسند عناصر کے عزائم کو دبایا جا سکے گا۔ آج ہندوستان آئین کے بجائے 'بلڈوزر کلچر' اور 'ٹھوک دو' کی سیاست پر گامزن ہے۔ وزیر اعظم مودی سرمایہ داروں کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن چکے ہیں۔ انتظامیہ متعصب اور جانب دار ہوتا جا رہا ہے۔ ملک کی ترقی کے بجائے 'ہندو مسلم' نفرت کو فروغ دے کر اقتدار ہتھیانے کا عمل عروج پر ہے۔ نئی نسل کو تعلیم یافتہ بنانے کے بجائے اندھ بھکت بنانے کے لائحہ عمل پر کام کیا جا رہا ہے۔ اگر نئی نسل تعلیم یافتہ نہیں ہوگی تو اس کو 'اندھ بھکتی' کے راستے پر جانے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ لہٰذا نئی نسل کو بیدار ہو کر میدان عمل میں آنا ہوگا۔ اقتدار اور آمریت کے خلاف مزاحمت ہی جمہوریت کو بچا سکتی ہے۔

احتجاج کی اجازت دینے سے ممبئی پولس کا انکار۔۔۔

سی جے پی کی ''جیل بھرو آندولن'' کی دھمکی

2/اکتوبر کو شیواجی پارک میں احتجاج پر اصرار، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفےاور انتخابی اصلاحات کے مطالبہ

ممبئی: ممبئی پولیس کی جانب سے 2 اکتوبر کو شیواجی پارک میں مجوزہ احتجاج کی اجازت نہ دیے جانے کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھجیت دیپکے نے گاندھی جینتی کے موقع پر ''جیل بھرو آندولن'' شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دیپکے نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر جاری بیان میں کہا کہ شہریوں کی آواز دبانے کی کوششیں قابل قبول نہیں اور اگر احتجاج کے حق سے محروم کیا گیا تو 2 اکتوبر کو ممبئی میں جیل بھرو آندولن کیا جائے گا۔ سی جے پی نے یہ احتجاج چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے، انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی کو روکنے اور انتخابی کمیشن سے متعلق 2023 کے قانون میں تبدیلی کے مطالبات کے ساتھ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ پولیس کے مطابق شیواجی پارک میں احتجاج کی اجازت نہ دینے کی وجہ بمبئی ہائی کورٹ کے سابقہ احکامات، شہری اجازت نامے کی عدم دستیابی، علاقے کی رہائشی اور خاموشی والے علاقے کی حیثیت، ممکنہ صوتی آلودگی اور ٹریفک میں خلل کے خدشات ہیں۔ پولیس نے منتظمین کو متبادل مقام پر احتجاج کی تجویز بھی دی ہے۔ اس دوران سی جے پی اور انتظامیہ کے درمیان کشیدگی کا ایک اور معاملہ آسام میں سامنے آیا، جہاں پولیس نے تنظیم کے شریک کنوینر آشوتوش رانا سمیت 35 سے زائد کارکنوں کو گوہاٹی میں علاقائی اجلاس سے قبل حراست میں لیا تھا۔ پولیس کے مطابق بعد میں تمام افراد کو رہا کر دیا گیا۔ سی جے پی نے اس کارروائی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ کارکنوں کو پر امن اجلاس سے قبل حراست میں لیا گیا، تاہم یہ الزامات تنظیم کی جانب سے عائد کیے گئے ہیں۔ ابھجیت دیپکے نے آسام کی کارروائی پر بھی سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر رانا اور دیگر کارکنوں کو رہا نہ کیا گیا تو وہ خود آسام جائیں گے اور مزید کارکنوں کے ساتھ گرفتاری دینے کے لیے تیار ہیں۔ اس پورے معاملے پر این سی پی (شرد چندر پوار) کے ترجمان انیش گوانڈے نے بھی سی جے پی کارکنوں کی حراست پر سوال اٹھاتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ سی جے پی کی جانب سے 2 اکتوبر کے احتجاج کا اعلان ایسے وقت کیا گیا ہے جب انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی اور الیکشن کمیشن کے بعض فیصلوں کو لے کر سیاسی تنازع جاری ہے۔

بی اے آر سی کے ٹیکنیشن کو دھمکی، 24.80 لاکھ کا چونا

ممبئی: سائبر فراڈ کرنے والوں نے سی آئی ڈی افسر بن کر بی اے آر سی کے 61 سالہ ریٹائرڈ سینئر ٹیکنیشن کو منی لانڈرنگ کے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دے کر 24 لاکھ 80 ہزار روپے ہڑپ لیے۔ پولیس کے مطابق انوشکتی نگر میں رہنے والے ونایک بابوراؤ گائیکواڑ کو 10 ستمبر کو ایک نامعلوم نمبر سے واٹس ایپ پر فون آیا، جس میں ایک شخص نے خود کو سی آئی ڈی افسر سندیپ راؤ بتایا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ گائیکواڑ کے نام پر ایک موبائل سم جاری ہوئی ہے اور ناسک کے کینرا بینک میں ایک اکاؤنٹ کھولا گیا ہے، جس کے ذریعے دو کروڑ روپے کی مشتبہ لین دین ہوئی ہے۔ بعد میں جعل سازوں نے انہیں ایک دوسرے شخص سے ویڈیو کال پر جوڑا، جس نے خود کو ممبئی پولیس کا افسر پردیپ جیسوال ظاہر کیا اور پس منظر میں ممبئی پولیس کا نشان بھی دکھایا۔ ملزمان نے گائیکواڑ کو بتایا کہ ان کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو چکا ہے اور انہیں تحقیقات میں تعاون کرنا ہوگا۔ 12 سے 15 ستمبر کے درمیان انہیں مسلسل واٹس ایپ کالز کے ذریعے نگرانی میں رکھا گیا اور گھر سے باہر نہ نکلنے، کسی سے رابطہ نہ کرنے اور اپنی سرگرمیوں کی اطلاع دیتے رہنے کی ہدایت دی گئی۔ جعل سازوں نے مقدمہ ختم کرنے کے نام پر 24 لاکھ 80 ہزار روپے ادا کرنے کو کہا گیا۔ 16 ستمبر کو ایک شخص نے خود کو سینئر پولیس افسر وشواس نانگرے پاٹل ظاہر کیا اور واٹس ایپ پر ان کا فرضی شناختی کارڈ بھی بھیجا۔ اس کے بعد گائیکواڑ نے جعل سازوں کے بتائے گئے دو بینک کھاتوں میں رقم منتقل کردی۔

عوامی بیت الخلا یا موت کی فیکٹری!

جوگیشوری میں زہریلی گیس کا قہر، 2 نوجوان ہلاک؛ ایک شخص حراست میں

ممبئی: ممبئی کے عوامی بیت الخلاؤں میں زہریلی گیس اور کیمیائی دھوئیں کے خطرات ایک بار پھر سامنے آئے ہیں۔ جوگیشوری مشرق میں ایک عوامی بیت الخلا میں کیمیائی دھوئیں کی زد میں آکر 24 سالہ پربھاکر دھنوار اور 18 سالہ بھاون دیسائی کی موت ہوگئی۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق قریب واقع صنعتی یونٹ سے مبینہ طور پر کیمیائی فضلہ بیت الخلا کے احاطے میں پھینکا جا رہا تھا، جس کے نتیجے میں زہریلا دھواں جمع ہوا۔ پولیس نے معاملہ درج کر کے مزید تحقیقات شروع کردی ہیں۔ بلدیہ کے ریکارڈ کے مطابق گزشتہ چار برس میں ممبئی کے عوامی بیت الخلاؤں میں زہریلی گیس یا کیمیائی دھوئیں سے 6 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مارچ 2022 میں کاندیولی میں صفائی کے دوران تین مزدور زہریلی گیس کی زد میں آکر ہلاک ہوئے تھے، جبکہ مارچ 2024 میں ملاڈ کے ایک عوامی بیت الخلا میں صفائی کے دوران مزید تین مزدوروں کی موت ہوئی۔ ممبئی میں تقریباً 846 عوامی بیت الخلا ہیں، جنہیں روزانہ بڑی تعداد میں شہری استعمال کرتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق انسانی فضلے سے ہائیڈروجن سلفائیڈ اور میتھین جیسی زہریلی گیسیں پیدا ہوسکتی ہیں اور بند جگہوں میں آکسیجن کی کمی بھی جان لیوا ثابت ہوسکتی ہے۔ عوامی بیت الخلاؤں کی صفائی اور دیکھ بھال عموماً مقامی تنظیموں کے سپرد ہوتی ہے، جس کے باعث کارکنوں کی حفاظت اور مناسب حفاظتی سامان کی فراہمی بھی اہم مسئلہ بن گئی ہے۔ بلدیہ اب ان بیت الخلاؤں کی بہتر دیکھ بھال کے لیے نئی پالیسی پر غور کر رہی ہے۔

ساکی ناکہ میں نویں جماعت کے طالب علم کی گردن پر کٹر سے حملہ

ممبئی: ساکی ناکہ میں کئی ماہ پرانے اسکولی تنازع نے اس وقت سنگین رخ اختیار کرلیا جب 15 سالہ نویں جماعت کے طالب علم پر اس کے 14 سالہ ہم جماعت اور 15 سالہ دوست نے مبینہ طور پر کٹر سے گردن پر حملہ کردیا۔ یہ واقعہ 26 ستمبر کی شام تقریباً ساڑھے سات بجے جگن ناتھ مندر روڈ پر پیش آیا۔ پولیس کے مطابق زخمی طالب علم اور دونوں ملزمان ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور ان کے درمیان مارچ سے تنازع چل رہا تھا۔ مارچ میں متاثرہ طالب علم نے مبینہ طور پر اپنے ہم جماعت کو چھیڑا تھا، جس کے بعد دونوں کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی تھی۔ ہفتے کی شام متاثرہ طالب علم اپنے دو دوستوں کے ساتھ ساکی ناکہ میں فلم دیکھنے گیا تھا، جہاں اس کا سامنا دونوں ملزمان سے ہوگیا۔ ملزمان نے طالب علم پر کٹر سے اس کی گردن کے دائیں جانب حملہ کردیا۔ زخمی طالب علم کو فوری طور پر طبی امداد کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ ساکی ناکہ پولیس نے دونوں نابالغوں کے خلاف قتل کی کوشش کا مقدمہ درج کر کے انہیں حراست میں لیا ہے۔

۲۷ لاکھ کی ۲۰۰ کلو کیٹامین کی ضبطی

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے دوا ساز کمپنی سے ضبط کی گئی ۲۰۰ کلوگرام کیٹامین ہائیڈروکلورائیڈ کی عارضی رہائی کی اجازت دے دی ہے، جس کی مالیت تقریباً ۲۷ لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ برآمدی اجازت نامہ دوبارہ حاصل کرنے میں ہوئی تاخیر موجودہ معاملے کے مخصوص حالات میں تکنیکی خامی تھی۔ جسٹس ایم ایس کارنک اور جسٹس سندیش ڈی پاٹل کی بنچ نے کسٹمز حکام کے ۱۰ اگست کے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے دوا ساز کمپنی سپریا لائف سائنسز کو ایک ہفتے کے اندر ۲۷ لاکھ روپے کسٹمز کے پاس جمع کرانے کی شرط پر ضبط شدہ کیٹامین عارضی طور پر واپس لینے کی اجازت دی۔

ساحل واکوڑے کے والدین کی آزاد میدان میں پھر بھوک ہڑتال

ذات پات کی مبینہ تفریق کے خلاف احتجاج، بیٹے کو انصاف دلانے تک جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

ممبئی: آئی آئی ٹی بامبے کے طالب علم ساحل واکوڑے کے والدین اپنے بیٹے کی موت کے معاملے میں انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے آج پیر کو ممبئی کے آزاد میدان میں دوبارہ بھوک ہڑتال شروع کریں گے۔

والدین نے الزام عائد کیا ہے کہ ساحل کو ادارے میں ذات پات کی بنیاد پر مبینہ تفریق کا سامنا تھا اور وہ اس وقت تک احتجاج جاری رکھیں گے جب تک ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی۔ ساحل کے والد رویندر واکوڑے نے کہا کہ انہیں گرفتاری کا بھی خوف نہیں اور وہ اپنے بیٹے کو آئینی طریقے سے انصاف دلانے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ والدین نے گزشتہ جمعرات کو بھی آزاد میدان میں بھوک ہڑتال کی تھی اور اب اسے دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دوسری جانب ساحل کی موت کے حالات کی تحقیقات کے لیے آئی آئی ٹی بامبے کی جانب سے تشکیل دی گئی 10 رکنی تحقیقاتی کمیٹی نے مزید ایک ہفتے کی مہلت حاصل کرلی ہے۔ کمیٹی نے ادارے کے مجلس عاملہ کو بتایا کہ منصفانہ اور تفصیلی تحقیقات مکمل کرنے کے لیے مزید وقت درکار ہے۔ ایک ذریعے کے مطابق کمیٹی نے باقی ماندہ تحقیقات کا منصوبہ بھی پیش کیا ہے اور ایک ہفتے میں مکمل رپورٹ تیار کرنا ممکن نہیں، اس لیے مزید سات دن کی مہلت طلب کی گئی ہے۔ 22 سالہ ساحل واکوڑے دوسرے سال کا بی ٹیک طالب علم تھا اور 18 ستمبر کو امتحان کے دوران موبائل فون استعمال کرتے ہوئے پکڑے جانے کے واقعے کے چند گھنٹے بعد اس کی موت ہوگئی تھی۔ والدین کا الزام ہے کہ ساحل نے انہیں ادارے میں ذات پات کی بنیاد پر مبینہ تفریق کے بارے میں بتایا تھا۔ اس معاملے میں ممبئی کرائم برانچ خودکشی پر اکسانے کے الزامات کی بھی تحقیقات کررہی ہے۔ امتحان کے دوران نگرانی پر مامور پروفیسر سوریہ نارائن دولا کا نام بھی درج مقدمے میں شامل ہے اور آئی آئی ٹی بامبے نے غیر جانب دارانہ تحقیقات کے لیے انہیں چھٹی پر بھیج دیا ہے۔

دریں اثنا طلبہ کے ایک گروپ نے تحقیقاتی کمیٹی کی تشکیل پر بھی اعتراض کیا ہے۔ جمعہ کو نکالی گئی شمع بردار ریلی کے دوران طلبہ نے الزام لگایا کہ کمیٹی کے بعض ارکان پروفیسر دولا کے حق میں موقف ظاہر کر چکے ہیں اور کمیٹی کو ازسرنو تشکیل دینے کا مطالبہ کیا۔ اب تحقیقاتی کمیٹی سے توقع ہے کہ توسیع شدہ مدت میں تحقیقات مکمل کر کے اپنی رپورٹ ادارے کو پیش کرے گی۔

میرا-بھائیندر میں 29 ستمبر کو روزگار میلہ

میرا-بھائیندر: مہاراشٹر حکومت کے محکمہ ہنر مندی، روزگار، صنعت کاری اور اختراع کی جانب سے 'پنڈت دین دیال اپادھیائے روزگار مہاکمبھ-مہاراشٹر' کے تحت ریاست بھر میں روزگار میلوں اور پلیسمنٹ ڈرائیو کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں میرا-بھائیندر میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں بھی روزگار میلے کا انعقاد کیا جائے گا۔ میرا-بھائیندر میونسپل کارپوریشن کے محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ کی جانب سے جاری خط کے مطابق یہ روزگار میلہ 29 ستمبر 2026 کو صبح 9 بجے منعقد ہوگا۔

پروگرام دھم سمراٹ اشوک بدھ وہار و وپشیانا مرکز، رام دیو پارک، میرا روڈ ایسٹ میں منعقد کیا جائے گا۔ خط کے مطابق ریاستی حکومت کی ہدایت پر 29 ستمبر کو ریاست بھر میں تقریباً 1000 مقامات پر 'روزگار مہاکمبھ-مہاراشٹر' کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

اس پروگرام کا مقصد روزگار کے خواہش مند نوجوانوں کو ان کے آس پاس روزگار کے مواقع فراہم کرنا اور صنعتوں، اداروں اور آجرین کو مطلوبہ ہنر مند افرادی قوت سے جوڑنا ہے۔

میونسپل کارپوریشن نے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں سے پروگرام میں موجود رہ کر خبر کی کوریج اور رپورٹنگ کرنے کی درخواست کی ہے۔ یہ خط میرا-بھائیندر میونسپل کارپوریشن کے محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ کے افسر راج کمار گھرت کی جانب سے جاری کیا گیا ہے۔

ممبئی کی دیواروں پر 'ریڈیو انکل' کے پراسرار پیغامات کا راز فاش

73 سالہ بزرگ کے خلاف مقدمہ، ماہم، ماٹونگا اور دادر میں تشہیری تحریروں کا معاملہ

ممبئی: شہر کے ماہم، ماٹونگا اور دادر علاقوں میں گزشتہ کئی ماہ سے دیواروں اور عمارتوں پر 'ریڈیو انکل' کے نام سے کی جانے والی پراسرار تحریروں کا راز فاش ہوگیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں 73 سالہ روی رام لال کپور کی شناخت کرتے ہوئے ان کے خلاف سرکاری املاک کو بغیر اجازت تشہیری تحریروں سے خراب کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ تحریریں کپور کے کاروبار کی تشہیر کے لیے درج کی گئی تھیں۔ تاہم کپور کا کہنا ہے کہ انہوں نے خود دیواروں پر کچھ نہیں لکھا بلکہ ایک شخص کو یہ کام کرنے کے لیے معاوضہ دیا تھا، جس نے خود کو فنکار بتایا تھا۔ بعد میں انہوں نے اسے یہ کام روکنے کی ہدایت بھی دی۔ کپور گزشتہ تقریباً دس برس سے پرانے ہندی فلمی گیت سناتے ہوئے ریڈیو اور اسپیکر فروخت کر رہے ہیں۔ وہ صبح کے وقت شیواجی پارک پہنچ کر اسپیکر پر گیت چلاتے ہیں اور لوگوں کو موسیقی سنانے کے ساتھ آلات فروخت کرتے ہیں۔ ان کے اسپیکروں کی قیمت 600 سے 2 ہزار روپے تک ہے۔ پولیس کے مطابق 'ریڈیو انکل' کے نام سے تحریریں ماہم، ماٹونگا اور دادر کے متعدد مقامات، بشمول دادر پل اور پلازا سنیما جنکشن کے اطراف بھی پائی گئیں۔ کپور کا کہنا ہے کہ پرانی موسیقی سے ان کی محبت نے انہیں لوگوں میں گیتوں کی خوشیاں بانٹنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کسی کو ان تحریروں سے تکلیف پہنچی ہے تو وہ معذرت کرنے اور انہیں درست کرانے کے لیے تیار ہیں۔

باندرہ میں 4 سالہ بچی سے جنسی زیادتی، 40 سالہ ملزم گرفتار

ممبئی: باندرہ ایسٹ کے نرمل نگر پولیس تھانے کی حدود میں 4 سالہ بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کا سنگین واقعہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اسی علاقے میں رہنے والے 40 سالہ مشتبہ ملزم کو گرفتار کرلیا۔ واقعے کے بعد علاقے میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی اور مقامی شہریوں نے ملزم کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس کے مطابق متاثرہ بچی اور ملزم ایک ہی علاقے میں رہتے ہیں۔ الزام ہے کہ ملزم نے بچی کو اکیلا پا کر اس کے ساتھ زیادتی کی۔ واقعہ سامنے آنے کے بعد بچی کے والدین اور رشتہ داروں نے نرمل نگر پولیس اسٹیشن پہنچ کر شکایت درج کرائی۔ پولیس نے بچوں کو جنسی جرائم سے تحفظ کے قانون (پوکسو) کے تحت مقدمہ درج کر کے خصوصی ٹیم تشکیل دی اور ملزم کو گرفتار کرلیا۔

سی جے پی ''کانگریس جتاؤ پارٹی'' ہے

عوام سب کچھ دیکھ رہیں ہیں، ۲/اکتوبر کے جیل بھرو آندولن کے اعلان پر میئر کا طنز

ممبئی: ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے کوکراچ جنتا پارٹی کو ''کانگریس جتاؤ پارٹی'' قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ یہ تنظیم کانگریس کے مفادات کے مطابق کام کررہی ہے۔ ان کا یہ بیان ۲ اکتوبر کو شیواجی پارک میں احتجاج کی اجازت نہ ملنے کے بعد کوکراچ جنتا پارٹی کے بانی ابھجیت دپکے کی جانب سے جیل بھرو آندولن کے اعلان کے بعد سامنے آیا۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ریتو تاوڑے نے کہا کہ تنظیم کو جو کرنا ہے کرے، ہم اپنا کام کریں گے اور عوام اس کی تمام سرگرمیوں کو دیکھ رہی ہے۔ ابھجیت دپکے نے پولیس کی جانب سے شیواجی پارک میں احتجاج کی اجازت مسترد کیے جانے کے خلاف گاندھی جینتی کے موقع پر جیل بھرو آندولن کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ احتجاج چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار، الیکشن کمیشن اور انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی سے متعلق مطالبات کے لیے کیا جائے گا۔ دپکے نے اجازت نہ دینے کے فیصلے کو شہریوں کی آواز دبانے کی کوشش قرار دیا ہے۔ دوسری جانب ممبئی پولیس نے اجازت مسترد کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ شیواجی پارک میں اجتماعات سے متعلق پابندیاں عائد ہیں اور منتظمین نے میدان استعمال کرنے کے لیے بلدیہ کی ضروری اجازت بھی حاصل نہیں کی تھی۔ پولیس نے ۲۰۱۳ کے بمبئی ہائی کورٹ کے حکم اور بعد کے ریاستی حکومتی فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا کہ شیواجی پارک رہائشی اور خاموشی والے علاقے میں واقع ہے، جہاں اسپتال بھی موجود ہیں، اس لیے بڑے اجتماع سے شور اور ٹریفک کے مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ پولیس نے منتظمین کو متبادل مقام تلاش کر کے نئی درخواست دینے کا مشورہ دیا ہے۔ ادھر کوکراچ جنتا پارٹی کی جانب سے چیف الیکشن کمشنر کے استعفے، الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار میں تبدیلی اور انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی سے متعلق مختلف مطالبات کیے جا رہے ہیں، تاہم ان کے الزامات اور مطالبات تا حال کسی عدالت یا انتخابی ادارے کے ثابت شدہ فیصلے نہیں ہیں۔

ایف ڈی اے کارروائی کی آڑ میں ہفتہ وصولی؟

75 ہزار سے 2 لاکھ روپے رقم طلب کی جا رہی ہے، سنجے راؤت کا الزام

ممبئی: شیو سینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے افسران پر ہوٹلوں، ریستورانوں اور فوری سامان پہنچانے والے کاروباروں سے لائسنس منسوخ کرنے کی دھمکی دے کر بھاری رقم وصول کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے کمشنر تکارام منڈھے کو لکھے گئے خط میں راؤت نے کہا کہ منڈھے کی جانب سے ملاوٹ، ناقص اشیائے خوردنی اور ہوٹلوں کے غیر صحت بخش باورچی خانوں کے خلاف جاری کارروائیوں کے دوران بعض افسران مبینہ طور پر کاروباریوں کو نشانہ بنا کر ہفتہ وصولی کر رہے ہیں۔

راؤت کے مطابق ایف ڈی اے کے عہدیداروں کی جانب سے مبینہ طور پر 75 ہزار سے 2 لاکھ روپے تک رقم طلب کی جا رہی ہے، جبکہ پہلے کارروائی روکنے یا بند کرنے کے نوٹس کے نام پر مبینہ رقم 10 سے 12 ہزار روپے کے درمیان بتائی جاتی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ممبئی کے باندرہ میں واقع ایف ڈی اے کے دفتر کی تیسری منزل اور تھانے کا دفتر مبینہ وصولی کے مراکز بن گئے ہیں۔ راؤت نے کہا کہ ناگپور، پونے، شولاپور، وردھا اور چھترپتی سمبھاجی نگر سمیت مختلف علاقوں کے کاروباریوں نے ان سے اس سلسلے میں شکایات کی ہیں۔ ان کے مطابق قانون کے تحت پہلے معائنہ، پھر خامیوں کو دور کرنے کے لیے مہلت، بہتری کا نوٹس اور سماعت کا طریقہ کار موجود ہے، لیکن اگر لائسنس معطل کرنے کی دھمکی دے کر براہ راست رقم وصول کی جا رہی ہے تو یہ غذائی تحفظ نہیں بلکہ اختیارات کا غلط استعمال ہے۔ راؤت نے تکارام منڈھے کی جانب سے ملاوٹ شدہ پنیر، ناقص دودھ، ہوٹلوں کے غیر صحت بخش باورچی خانوں اور زائد المیعاد اشیا کے خلاف کارروائیوں کو عوامی صحت کے نقطۂ نظر سے قابل ستائش قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر ایف ڈی اے کے اپنے افسران پر قابو نہیں پایا گیا تو اصلاحات کا مقصد ادھورا رہ جائے گا۔ انہوں نے منڈھے سے مطالبہ کیا کہ ان الزامات کی سنجیدگی سے جانچ کرائی جائے اور تمام کاروباری شعبوں کے خلاف یکساں معیار کے تحت کارروائی کی جائے۔

ہم کہیں نہیں جائیں گے، کسی کو آنا ہے تو وہ ہمارے ساتھ آئے

شرد پوار کا راشٹروادی جماعتوں کے انضمام کی قیاس آرائیوں پر دوٹوک جواب، پارٹی کی بنیادی پالیسی پر سمجھوتہ نہ کرنے کا فیصلہ

ممبئی: دو راشٹروادی جماعتوں کے ممکنہ انضمام کی جاری قیاس آرائیوں کے درمیان راشٹروادی کانگریس کے سربراہ شرد پوار نے پہلی مرتبہ عوامی طور پر اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی جماعت کہیں نہیں جائے گی اور اگر کسی کو ساتھ آنا ہے تو ان کے ساتھ آئے۔ یشونت راؤ چوہان ثقافتی مرکز میں پارٹی کی بنیادی کمیٹی کے اجلاس کے بعد کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے شرد پوار نے کہا کہ پارٹی کے بارے میں مختلف طرح کی باتیں چل رہی ہیں، لیکن ہم کسی کے ساتھ جانے والے نہیں ہیں۔ اگر کسی کو آنا ہے تو ہمارے ساتھ آئے۔ ان کے اس بیان کے بعد رکن پارلیمان سپریا سولے نے بھی اپنے والد کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں حزب اختلاف میں بیٹھنا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ اس وقت مسئلہ ان کی جماعت کو نہیں بلکہ برسر اقتدار لوگوں کو درپیش ہے۔ اجلاس میں شرد پوار نے خشک سالی کی صورتحال اور کسانوں کے مسائل پر بھی گفتگو کی اور کہا کہ حکومت کو مشکل حالات میں کسانوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے ضروری فیصلے کرنے چاہئیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت میں اپنی وزارت کے دور کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں فصلوں کے لیے مالی امداد کے فیصلے کیے گئے تھے۔ شرد پوار نے مستقبل میں مصنوعی ذہانت کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انتخابی عمل سمیت مختلف شعبوں میں اس ٹیکنالوجی کا استعمال بڑھ سکتا ہے، اس لیے پارٹی کے کارکنوں اور عہدیداروں کو اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور اس موضوع پر شائع ہونے والے مضامین کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

275 سڑکوں کا کام ٹھپ، 380 کروڑ روپے کے ٹھیکے منسوخ ہونگے!

دو ٹھیکیدار کمپنیوں کے خلاف کارروائی، مارچ 2027 تک کام کی تکمیل مشکل، ٹینڈر نئے سرے سے جاری ہونگے!

ممبئی: ممبئی میں سڑکوں کو کنکریٹ سے تعمیر کرنے کے بڑے منصوبے کے تحت 275 سڑکوں پر اب تک کام شروع نہیں ہوسکا ہے، جس کی مجموعی لاگت تقریباً 380 کروڑ روپے ہے۔ سست رفتاری کے باعث بی ایم سی نے این سی سی لمیٹڈ اور ایگل انفرا انڈیا لمیٹڈ کے متعلقہ ٹھیکے منسوخ کرنے کی تیاری شروع کردی ہے اور تجویز میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے کی منظوری کے لیے بھیجی گئی ہے۔ حکام کے مطابق دونوں کمپنیوں کو متعدد مرتبہ کام تیز کرنے کی ہدایت دی گئی، لیکن پیش رفت تسلی بخش نہیں رہی۔ باقی سڑکوں کے لیے آئندہ سال نئے سرے سے ٹینڈر جاری کیے جانے کا امکان ہے۔ بی ایم سی نے مجموعی طور پر 2,175 سڑکوں کو کنکریٹ کرنے کے لیے 17,700 کروڑ روپے کے ٹھیکے دیے ہیں، جن کی مجموعی لمبائی تقریباً 712 کلومیٹر ہے۔ جزیرہ نما شہر میں 335 سڑکوں میں سے 146 پر کام مکمل ہو چکا ہے، جبکہ مشرقی مضافات کی 363 سڑکوں میں سے 211 سڑکیں مکمل کی جا چکی ہیں۔ بی ایم سی کا کہنا ہے کہ موجودہ رفتار کے پیش نظر مارچ 2027 کی مقررہ مدت میں باقی کام مکمل ہونا مشکل ہے، اس لیے جن سڑکوں پر کام شروع ہو چکا ہے انہیں مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، جبکہ نئی سڑکوں پر کام شروع نہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ این سی سی نے جنوبی ممبئی میں میرین ڈرائیو، چرچ گیٹ، کولابا اور دیگر علاقوں میں کام کے لیے محدود اوقات اور مون سون کو تاخیر کی بڑی وجوہات قرار دیا ہے، جبکہ ایگل انفرا کا کہنا ہے کہ مشرقی مضافات میں اسے دی گئی 182 سڑکوں میں سے 154 پر کام مکمل کر کے بی ایم سی کے حوالے کیا جا چکا ہے۔

چیف الیکشن کمشنر کے خلاف کانگریس کا زبردست مظاہرہ

پتلا چھیننے پر پولیس سے کھینچا تانی، کلکٹریٹ پر پوسٹر جلایا، مظاہرین نے ملک سے غداری کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ضلع اور شہر کانگریس کمیٹیوں کے مشترکہ زیراہتمام پیر کو احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ کانگریس کارکنوں نے امبیڈکر پارک سے کلکٹریٹ تک جلوس کے دوران نعرے لگائے۔ جلوس کے دوران کارکنوں نے چیف الیکشن کمشنر کا پتلا نذر آتش کرنے کی کوشش کی تاہم پولیس اہلکاروں نے بار بار پتلے کو قبضے میں لے لیا۔ آخر کار مظاہرین کے درمیان کھینچ تان اور افراتفری مچ گئی۔ کلکٹریٹ گیٹ کے قریب کانگریس کارکنوں نے پتلے کے بجائے چیف الیکشن کمشنر کے پوسٹر کو آگ لگا دی۔ پولیس اہلکاروں نے آگ

بجھانے کی کوشش کی۔ شہر صدر حاجی جنید اکرام قریشی نے کہا کہ دو روز قبل جاری ہونے والی الیکشن کمیشن کی رپورٹ میں اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے ووٹر لسٹ کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کی دوبارہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کانگریس اسی معاملے پر احتجاج کر رہی ہے۔ اس دوران ضلع صدر ونود گمبر نے چیف الیکشن کمشنر کے دور میں ہوئے انتخابات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کانگریس پارٹی جمہوری عمل اور ووٹر فہرستوں میں شفافیت کا مطالبہ کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن کی سرکاری ویب سائٹ پر گیانیش کمار کو موجودہ چیف الیکشن کمشنر کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ حالیہ رپورٹس نے SIRs اور ووٹر فہرستوں سے متعلق مسائل پر الیکشن کمیشن کے اندر مختلف آراء کی نشاندہی کی ہے۔ تاہم الیکشن کمیشن نے بھی عوامی سطح پر ادارہ جاتی فیصلوں اور طریقہ کار کے حوالے سے اپنا موقف بیان کیا ہے۔ مظاہرے میں اسلم خورشید، اسد مولائی، نزاکت ٹھیکیدار، کونسلر معظم علی، قمر سلیم، ندیم الدین کاتب، افضل صابری، شیوراج گوجر، آنند موہن گپتا ایڈوکیٹ سمیت بڑی تعداد میں کانگریسی شامل رہے۔

سماجی تنظیم سرجن کے زیراہتمام بیداری پروگرام منعقد

گھریلو تشدد، جہیز کے لین دین کو روکنے کے لئے اقدامات کی ضرورت ہے: شاداب جہاں

دیوبند (عارف عثمانی)

سماجی تنظیم سرجن کے زیراہتمام منگلور روڑ پر واقع دفتر پر ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں گھریلو تشدد، نابالغ بچوں کی شادی، جبراً شادی، جہیز کی لعنت، چھیڑ خانی، جسمانی و جنسی تشدد اور تعلیم کی کمی کے باعث پیدا شدہ مسائل پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اور اس کے روک تھام کے لئے موثر اقدامات کئے جانے کی ضرورت پر زور دیا۔

پروگرام میں تنظیم کی ڈائریکٹر شاداب جہاں نے کہا کہ گھریلو تشدد، بچوں کی شادی، جہیز کی لعنت، جنسی تشدد وغیرہ نہایت سنگین مسائل ہیں اور انہیں روکنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ تنظیم کی کوآرڈینیٹر فردوس نے کہا کہ تنظیم کا مقصد خواتین کو طاقتور بنانا اور انہیں تشدد سے پاک ماحول مہیا کرانا ہے۔ مانکی گاؤں کے منتظم ماموں حسن اور جونیئر ہائی اسکول کرڑی کے معاون ٹیچر رفل سنگھ اور ہیڈ ماسٹر توصیف قریشی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بیٹیوں کا اعلیٰ تعلیم دلانے کے ساتھ ساتھ انہیں پر اعتماد بنانا وقت کا تقاضا ہے۔ پرائمری اسکول ہاشم پورہ کی معاون ٹیچر شاہین جمال اور جونیئر ہائی اسکول مقبرہ کی انچارج پربھا جین نے جہیز کے لین دین کی لعنت کو سماج کے لئے نقصاندہ اور گھریلو تشدد کو سنگین جرم بتاتے ہوئے اس کو روکے جانے پر زور دیا۔ اس موقع پر ممتا، سنتوش، انیتا، کانتا، زینت، عبدالستار اور سندیپ کے علاوہ آنگن باڑی میں کام کرنے والی خواتین آشا اور کئی گاؤں کے ذمہ دار موجود رہے۔

تین دنوں سے ہونے والی بارش کے باعث کھیتوں میں کھڑی فصلوں کو زبردست نقصان

متاثرہ کسانوں نے ہونے والے نقصانات کا سروے کرا کر معاوضہ دیئے جانے کا کیا مطالبہ

دیوبند (عارف عثمانی)

دیوبند اور آس پاس کے دیہی علاقوں میں تین دنوں سے ہونے والی مسلسل بارش اب کسانوں کے لئے فکرمندی کا سبب بن گئی ہے۔ واضح ہو کہ کچھ علاقوں میں تیز بارش اور ہواؤں کے چلنے سے کھیتوں میں کھڑی تیار فصلیں خاص طور پر دھان اور گنے کی فصل نیز کھیتوں میں لگی سبزیوں کی فصل بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔

دھان اور گنے کی فصلیں پانی کی زیادتی اور تیز ہواؤں کے سبب گر گئی ہیں جس کی وجہ سے اب کسانوں کی پیشانیوں پر فکرمندی کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔ گزشتہ تین دنوں سے ہونے والی بارش کا اثر پوری دیوبند تحصیل

میں دکھائی دینے لگا ہے۔ عالم یہ ہے کہ رم جھم اور تیز بارش کے درمیان چلنے والی تیز ہواؤں سے دھان اور گنے کی فصلیں زمین پر آگری ہیں جس کی وجہ سے کسانوں کا بڑا نقصان ہوتا نظر آرہا ہے۔ کسان آدیش کمار، نریندر پردھان، ببلی، سنجے، بجیندر اور سچن وغیرہ نے بتایا کہ دھان کی فصل کھیتوں میں گر جانے کی وجہ سے ان کو بڑا نقصان ہوا ہے۔ اور اس بات کے آثار نظر آرہے ہیں کہ جو فصلیں بچ جائیں گی وہ زیادہ تر بے کار اور کمزور ثابت ہوں گی اس کے علاوہ گنے کی فصل پر بھی اس بارش کا بہت زیادہ اثر ہوگا کیوں کہ گنوں کے مٹھاس میں کمی واقع ہوگی اور فصلوں کے گر جانے سے پیداوار بھی بہت زیادہ متاثر ہوگی۔ متاثرہ کسانوں نے صوبائی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور سہارنپور کے ڈی ایم سے اس پورے علاقہ میں جائزہ ٹیموں کو بھیج کر سروے کرائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ کسانوں کو ہونے والے مالی نقصانات کا اندازہ لگایا جاسکے۔ کسانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ خراب موسم کی وجہ سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کا حکومت کی جانب سے معاوضہ دیا جائے۔

پرامن احتجاج کے باوجود پولیس نے کانگریس لیڈران کو کیا گرفتار

منیش تیاگی اور ہری اوم مشرا کی حراست سے کانگریس لیڈران سخت ناراض

دیوبند (عارف عثمانی)

سہارنپور میں چیف الیکشن کمیشن کے خلاف پیر کے روز کانگریس پارٹی کی جانب سے پرامن مظاہرہ کے بعد پولیس نے شہر صدر کو زبردستی گرفتار کر لیا اور صدر تھانہ لے گئی۔ بعد ازاں انہیں ہری اوم مشرا کے ساتھ گاگلہیڑی تھانہ منتقل کر دیا گیا۔ ووٹ چوری اور چیف الیکشن کمیشن کی طعنہ شاہی کے خلاف کانگریس کے مظاہرہ کے دوران حراست میں لئے گئے شہر صدر منیش تیاگی اور ہری اوم مشرا کو لے کر کانگریس لیڈران میں زبردست ناراضگی ہے۔ پیر کے روز کانگریس پارٹی کے سینئر لیڈر اور ممبر پارلیمنٹ عمران مسعود، ایم ایل سی شاہنواز سمیت کانگریس کے کئی سینئر لیڈران گاگلہیڑی تھانہ پہنچے اور انہوں نے ایس ایس پی ابھینندن سے بات چیت کی۔ کانگریس لیڈران نے حراست میں لے گئے دونوں لیڈران کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا جس کے بعد ایس ایس پی نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ

منیش تیاگی اور ہری اوم مشرا کو جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ ایس ایس پی کی یقین دہانی کے بعد کانگریسی لیڈران وہاں سے واپس آگئے۔ اس دوران کانگریس کے ضلع صدر سندیپ سینی، سابق صوبائی سکریٹری پروین چودھری، اشوک سینی، سابق ضلع صدر مظفر تومر، سابق مہانگر صدر ورون شرما، یوتھ ضلع صدر گوروورما، ایس سی ایس ٹی ضلع صدر منیش سہگل، صوبائی ترجمان امردیپ جین، سیوادل کے ضلع صدر عمران قریشی، ضلع نائب صدر اور سابق میئر چندر جیت سنگھ نکو، نتن شرما، اکرام خان، سونو پٹھان، آرش صدیقی، مینک شرما، رنکو جاٹو، راحت خلیل، راج پال اور سیوادل کے صدر انوج شرما سمیت دیگر کانگریسی لیڈران و کارکنان موجود رہے۔

دیہات ایڈمنسٹریٹرز کے مسائل ترجیحی طور پر حل کیے جائیں گے

کندرکی ایم ایل اے ٹھاکر راموير سنگھ نے کرائی یقین دہانی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) دلپت پور کے بلاک آڈیٹوریم میں منعقدہ منڈھا پانڈے بلاک کے گاؤں کے سربراہوں کے ساتھ میٹنگ میں کندرکی ایم ایل اے ٹھاکر راموير سنگھ نے دیہی ترقی اور عوامی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ میں دیہات ایڈمنسٹریٹرز نے ترقیاتی کاموں کے اسٹیمٹ، مکمل کیے گئے کاموں کے لیے بقایا فنڈز کی ادائیگی، اور دوبارہ سروے کرنے اور وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ دیہی ہاؤسنگ اسکیموں کی فہرست سے رہ جانے والے یا نکالے گئے اہل مستفیدین سمیت مختلف مسائل کو اٹھایا۔ ایم ایل اے نے ان کے خدشات کو سنجیدگی سے سنا اور گاؤں کے

منتظمین سے انہیں تحریری طور پر فراہم کرنے کو کہا۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ ضلع مجسٹریٹ مرادآباد اور متعلقہ عہدیداروں کے ساتھ تال میل میں مسائل کو حل کرنے کے لئے موثر کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے گاؤں کے سربراہوں پر زور دیا کہ وہ ہر اہل دیہی اور غریب خاندان کو سرکاری فلاحی اسکیموں سے جوڑنے کے لیے موثر کوششیں کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسکیموں سے مستفید افراد کو سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے پہنچایا جائے۔ اس دوران دیہات ایڈمنسٹریٹرز نے علاقائی مسائل اور ترقیاتی کاموں کے حوالے سے یادداشتیں بھی پیش کیں۔ ایم ایل اے نے کہا کہ دیہی ترقی اور اس بات کو یقینی بنانا کہ سرکاری اسکیموں کا فائدہ ہر اہل فرد تک پہنچے۔ آخر میں، انہوں نے دیہات ایڈمنسٹریٹرز کی طرف سے پرتپاک استقبال اور احترام پر اظہار تشکر کیا۔

قمرالنساء سعید کا انتقال اردو صحافت کے لیے ایک بڑا نقصان ہے

معروف خاتون صحافی قمرالنساء سعید کے انتقال پر تعزیتی نشست

دیوبند (عارف عثمانی) روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی کے مالک و مدیر سعید احمد کی اہلیہ اور مینیجنگ ایڈیٹر سہیل احمد کی والدہ اور اردو صحافتی حلقے کی معروف خاتون صحافی قمرالنساء سعید احمد طویل علالت کے بعد گزشتہ روز انتقال کر گئیں۔ ان کے انتقال کی خبر سے اردو صحافتی حلقے، اہل خانہ، احباب اور صحافتی رفقا میں گہرے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحومہ قمرالنساء سعید ایک نیک سیرت، مخلص، خوش مزاج، ہمدرد اور صوم وصلوۃ کی پابند خاتون تھیں۔ ان کے انتقال پر دیوبند نیوز نیٹ ورک میں منعقد تعزیتی نشست میں سینئر صحافی فہیم اختر صدیقی، سینئر صحافی اشرف عثمانی، نامور قلمکار سید وجاہت شاہ، عارف عثمانی اور سمیر چودھری وغیرہ سمیت دیگر صحافیوں سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت مسنونہ پیش کی۔ مرحومہ کے انتقال پر اردو صحافت اور ادبی حلقوں کی جانب سے گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ سید وجاہت شاہ نے کہا کہ قمرالنساء سعید کا انتقال اردو صحافت کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔ وہ ایک باوقار، اور صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ سمیر چودھری نے کہا کہ اگرچہ وہ ہمیشہ بائی لائن

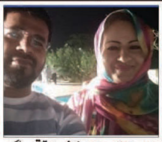

(اخبار کے فرنٹ پیج) پر نظر نہیں آتی تھیں، لیکن انہوں نے پس پردہ رہ کر روزنامہ اردو ٹائمز جیسے مؤقر ادارے کو مضبوط بنانے اور اسے نسل در نسل سنبھالنے میں خاموشی سے ایک بنیادی ستون کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرحومہ مہاراشٹر اردو اکیڈمی کی سرگرم رکن رہی ہیں اور ممبئی میں اردو زبان و ادب کے فروغ، تعلیمی سیمینارز اور ثقافتی پروگراموں کو کامیاب بنانے میں مخلصانہ تعاون پیش کرتی رہی ہیں۔ وہ خود بھی ادبی مضامین تحریر کرتی تھیں۔ ان کے انتقال پر اردو صحافتی اور ادبی دنیا میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ نشست میں موجود تمام حضرات نے پسماندگان بالخصوص مدیر سعید احمد اور مینیجنگ ایڈیٹر سہیل احمد سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور مرحومہ کے لیے مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعا کی ہے۔

ضلع جج، ڈی ایم و ایس ایس پی نے کیا ضلع جیل کا معائنہ

جیل سپرنٹنڈنٹ اور دیگر متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات جاری کیں

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع جج سید ماؤز بن عاصم، ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) انونے جھا، ایس ایس پی ستپال انٹل اور

ڈسٹرکٹ لیگل سروس اتھارٹی کی سکریٹری تپسیا ترپاٹھی نے سینئر عدالتی اور انتظامی عہدیداروں کے ساتھ مرادآباد شہر میں واقع ضلع جیل کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران، افسران نے ڈسٹرکٹ جیل میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ معیارات کی تعمیل کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں اور جیل سپرنٹنڈنٹ اور دیگر متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ ڈسٹرکٹ جج نے ہدایت کی کہ قیدیوں کی ضمانت کے عمل میں سپریم کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ رہنما اصولوں پر سختی سے عمل کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ بارش کے موسم میں کسی قسم کی پریشانی پیدا نہ ہو۔ معائنہ کے دوران ڈسٹرکٹ جج، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس ایس پی نے احاطے میں درخت بھی لگائے۔

اخراجات کم کر کے تعلیم پر توجہ دی جائے تب جا کر کہیں کامیابی مل سکتی ہے

مولانا کامل منور حسن انٹر کالج میں منعقدہ تعلیمی بیداری پروگرام سے چودھری اقرا حسن کا خطاب

دیوبند (عارف عثمانی)

کیرانا ضلع شاملی کے گاؤں بھورا میں واقع مولانا کامل منور حسن انٹر کالج کی زمین پر زیر اہتمام مسلم گرجر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بیاد عاشق ملت مولانا حکیم عبداللہ مغیثی سابق مہتمم جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ ضلع میرٹھ ایک پروقار پروگرام بعنوان تعلیمی بیداری و ایوارڈ تقریب منعقد ہوا پروگرام کا مقصد علاقے کے اسکولوں کالجوں میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ہونہار طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی کرنا۔ پروگرام میں ان تمام طلباء طالبات کو اعزازی شیلڈ سے نوازا گیا جنہوں نے اپنے بورڈ سالانہ امتحانات میں 75 فیصد یا اس سے زائد نمبرات حاصل کر کے شاندار کامیابی حاصل کی۔ پروگرام کی صدارت جامعہ بدرالعلوم گڑھی دولت کے مہتمم مولانا محمد عاقل قاسمی اور نظامت مسلم گجر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے رکن ماسٹر محمد طالب نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت شریف سے ہوا مہمان خصوصی لوک سبھا رکن اقرا چودھری نے اپنے خطاب میں کہا کہ روزمرہ کے اخراجات کم کر کے تعلیم پر توجہ دی جائے تب جا کر کہیں کامیابی مل سکتی ہے، ہماری سیاسی مجبوریاں الگ ہوسکتی ہیں لیکن یہ کام اور یہ کالج قوم کی مشترکہ وراثت ہوگی اس کو ترقی اور پروان چڑھانا پوری قوم کی ذمہ داری ہے ہمارے پاس دنیاوی زندگی کی تمام تر چیزیں موجود ہیں اگر نہیں ہے تو تعلیم نہیں ہے تعلیم میں ہم بہت پسماندہ ہے اس کی طرف ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مولانا محمد عاقل قاسمی نے کہا کالج کا قیام ملت کی دنیاوی فلاح و بہبود کا کام ہے اور اس کام کو ہم اب تک دنیاوی کام سمجھتے رہے جبکہ اللہ کی مخلوق کی خدمت بھی دین ہے اور یہ کالج جس میں ملت کے بچے بچیاں پڑھ کر ملک و ملت کی ترقی کا حصہ بنیں گی یقیناً دین کا ہی حصہ ہے اس

لیے اس میں بڑھ چڑھ کر ہمیں حصہ لینا چاہیے اور اس کی تعمیر و ترقی کے لیے آگے آنا چاہیے اور انہوں نے کامیاب بچے اور بچیوں کو مبارکباد بھی پیش کی۔ ممبر اسمبلی حلقہ کیرانہ چودھری ناہد حسن اپنے خطاب میں کہا کہ آج کا دن خوشی کا دن ہے جس میں ہمارے بچے بچیوں کو ایوارڈ دیے جا رہے ہیں جنہوں نے تعلیم کے میدان میں اپنے آپ کو ثابت کیا اور محنت کر کے والدین کا نام روشن کیا آج تعلیم کی ہمارے سماج کو بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بہت فراڈ ہوتے ہیں جو صرف تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہیں۔ مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے اپنے خطاب میں کہا کہ دنیا والے اگر یہ کہیں کہ اسلام میں تعلیم کی اہمیت نہیں ہے بھائیوں وہ ان کی ناسمجھی ہے اگر تعلیم کی کمی ہے یا اس پر عمل کرنے کی کمی ہے یا ہم نے اس کو اپنی زندگیوں میں نہیں ڈھالا ہے تو یہ ہماری کمی ہے نہ کہ مذہب اسلام کی کیونکہ مذہب نے تو سب سے پہلے تعلیم پر توجہ دلائی انہوں نے مزید کہا کہ آج کا پروگرام تعلیمی کے ساتھ تربیتی بھی ہے اور آج ہمارے یہاں آج ہمارا یہاں جمع ہونا صرف اور صرف سماج کو جوڑنا تعلیم و تربیت کی طرف راغب کرنا ہے ہمیں احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا ہے بلکہ مثبت انداز میں آگے بڑھنا ہے انہوں نے کامیاب بچے بچیوں کو مبارکباد پیش کی اور ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کی انہوں نے کہا کہ تعلیم گاہیں آہستہ آہستہ وجود میں آتی ہیں پل بھر میں کوئی ادارہ وجود پذیر نہیں ہوتا مشکل حالات میں ہمیں ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ مفتی محمد عمران قاسمی نے کہا کہ اللہ رب العزت نے کائنات کے بنانے میں چھ دن کا وقت لیا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم اور ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی کام میں اجلت سے کام نہ لیا جائے بلکہ انسان کو اپنے اوپر غور کرنا چاہیے کہ انسان پیدا ہوتے ہی بڑا نہیں ہوا ہے بلکہ آہستہ آہستہ اس کی پرورش ہوتی ہے کالج کی ترقی کو لے کر انہوں نے مثال پیش کی کہ جس کام میں جلد بازی ہوتی ہے وہ دیرپا نہیں ہوتا اور جس کام میں دیر ہوتی ہے اس کا ٹھہراؤ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خطاب کرنے والوں میں نوشاد، مولانا محمد الیاس، مولانا محمد عرفان، مولانا محمد عامر، مولانا محمد اطہر زاہدی، چودھری مظاہر رانا، چودھری اصف رانا، ڈاکٹر سلیم جاوید، چودھری ایوب وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی رہی سماج وادی پارٹی

یوگی کی نوجوانوں سے اپیل: علم کو ہنر سے جوڑ کر وکست اتر پردیش کی تعمیر میں شریک ہوں

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں نے نوجوانوں، پسماندہ طبقات اور دلتوں کے حقوق کو نظر انداز کیا، وہ اب نئے سلوگن کے ساتھ اپنا روپ بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگوں سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے پیر کو یہاں مشن روزگار کے تحت اتر پردیش ماتحت خدمات انتخاب کمیشن سے منتخب 1375 گرام پنچایت افسران کو تقرری نامے تقسیم کرنے کے بعد تقریب سے خطاب کیا۔ انہوں نے 11 نومنتخب گرام پنچایت افسران کو اسٹیج سے اپنے ہاتھوں سے تقرری نامے سونپے اور تمام نو مقرر افسران اور ان کے اہل خانہ کو مبارکباد دی۔ یوگی نے کہا کہ حکومت نے اگلے 6 ماہ میں ایک لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت دینے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "وہ گنتے رہیں، ہم تقرری نامے تقسیم کرتے رہیں گے۔" انہوں نے بتایا کہ 20 ستمبر کے بعد یہ چوتھی تقرری کا عمل ہے اور اکتوبر کے پہلے ہفتے سے دوبارہ تقرری نامے تقسیم کرنا شروع کر دیے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے ریاست میں اہلیت ہونے کے باوجود نوجوانوں کو صرف اس لیے ملازمت نہیں ملتی تھی کیونکہ ان کے پاس کسی کی سفارش یا رسائی نہیں تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ حکومت کی مدت کار میں تقریباً ساڑھے 9 لاکھ نوجوانوں کو سرکاری تقرریاں دی گئی ہیں اور شفاف طریقے سے بھرتی کا عمل آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقرری نامہ ملنے کی خوشی صرف منتخب نوجوان یا لڑکی تک محدود نہیں رہتی بلکہ پورے خاندان کے لیے یہ جشن کا موقع ہوتا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپنی توانائی اور صلاحیت کا استعمال ریاست کی ترقی میں کرنے کی اپیل کی۔ وزیر اعلیٰ نے سابقہ سماج وادی پارٹی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پوروانچل کے کئی اضلاع میں دماغی بخار کی وجہ سے بچوں کی موت ہوتی تھی۔ الزام لگایا کہ اس وقت کے وزیر صحت نے اسپتالوں کا دورہ تک نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے صحت اور صفائی کے شعبے میں بڑے پیمانے پر کام کیا ہے۔

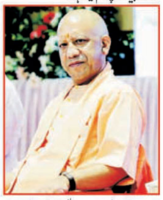

دوسری طرف وزیر اعلیٰ نے نوجوانوں اور طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ علم کے وسیع ذرائع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اپنی صلاحیتوں اور ہنر کو نکھاریں اور ریاست کو ترقی یافتہ بنانے میں فعال کردار ادا کریں۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے خصوصی پیغام 'یوگی کی پاتی' کے ذریعے کہا کہ جب علم ہنر سے جڑتا ہے تو نوجوان اپنی صلاحیتوں کو عملی طاقت میں تبدیل کر کے اپنے خوابوں کو حقیقت کا شکل دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ موقع ہے کہ 23 سال کی عمر میں ملک کے لیے اپنی جان قربان کرنے والے شہید بھگت سنگھ کے تئیں اظہار تشکر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بھگت سنگھ کی زندگی نوجوانوں کو ملک کے لیے قربانی، سماجی برائیوں سے نجات اور اپنے عزم کو عملی جدوجہد سے جوڑنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یوگی نے کہا کہ ذات پات، نشہ اور دیگر سماجی برائیوں کی زنجیروں سے آزادی کے لیے نوجوانوں کو اپنی توانائی مثبت سمت میں استعمال کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ شہید بھگت سنگھ کی زندگی سے تحریک لیتے ہوئے نوجوان علم کو اپنی طاقت بنائیں، زندگی میں نظم وضبط پیدا کریں اور اپنے عزم کو عمل سے جوڑیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب علم ہنر سے جڑتا ہے تو نوجوان اپنی صلاحیتوں کو عملی قابلیت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ ریاستی حکومت نوجوانوں کو تعلیم، مسابقتی امتحانات کی تیاری، کاروبار اور روزگار کے شعبوں میں آگے بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوتھ انٹرپرینیور ڈیولپمنٹ مہم کے ذریعے نوجوانوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے اور روزگار پیدا کرنے کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ اسٹارٹ اپ پالیسی کے ذریعے جدت اور نئے مواقع کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ اگر نوجوان علم کے ذرائع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے عزم کو عمل سے جوڑیں تو ان کے خوابوں کے ساتھ ساتھ ریاست کی ترقی کے سفر کو بھی نئی رفتار ملے گی۔ مسٹر یوگی نے ریاست کے عوام سے اپیل کی کہ وہ علم کے وسیع ذرائع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے ہر ضلع میں بھارت رتن اٹل بہاری واجپئی کے نام سے جدید کتب خانے اور ڈیجیٹل لائبریریاں تیار کی جا رہی ہیں، تاکہ لوگوں کے لیے علم تک رسائی مزید آسان ہو سکے۔ وزیر اعلیٰ کی 'یوگی کی پاتی' میں نوجوانوں کو کتب خانوں اور علم کے دیگر ذرائع سے وابستہ ہونے کا پیغام نمایاں طور پر دیا گیا ہے۔

سچنڈی میں مکان کی دیوار منہدم، آٹھ افراد ملبے میں دب کر زخمی

کانپور: (پی این ایس) سچنڈی تھانہ علاقے میں مسلسل بارش کی وجہ سے پیر کی صبح ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ بارش کے سبب ایک خستہ حال کچے مکان کی دیوار منہدم ہو گئی جس سے ایک کنبہ کے آٹھ افراد زخمی گئے۔ متاثرین میں سے چار کی حالت تشویشناک ہے اور انہیں کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں ابتدائی علاج کے

بعد مزید علاج کے لیے ایل ایل آر ہسپتال ریفر کر دیا گیا ہے۔ یہ حادثہ سچنڈی علاقے کے کیدھا نیا پوروا گاؤں میں پیش آیا، جہاں منا سنگھ، اس کی بیوی رما کانت اور چھ بچے پیر کی صبح تقریباً 3 بجے ایک خستہ حال مکان میں سو رہے تھے۔ اچانک گھر کی دیوار گر گئی جس سے پورا خاندان ملبے تلے دب گیا۔ کافی کوشش کے بعد تمام آٹھ ارکان کو بچا کر کلیان پور سی ایچ سی لے جایا گیا۔ صورتحال کو سنگین دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے منا سنگھ، رما کانت، انجلی اور بیٹے شبھم کو ایل ایل آر اسپتال ریفر کر دیا، جب کہ خاندان کے دیگر چار بچوں کو، جو معمولی زخمی تھے، کو ابتدائی طبی امداد کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔ سچنڈی پولیس اسٹیشن کے انچارج دینا ناتھ مشرا نے بتایا کہ تمام زخمیوں کو فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا، اور گاؤں میں حالات اب پوری طرح سے معمول پر ہیں۔

پیلی بھیت: بے قابو ڈمپر نے کار کو ماری ٹکر، تین افراد ہلاک، دو بچے زخمی

پیلی بھیت: (پی این ایس) پورن پور-کھٹار ہائی وے پر شوگر مل کے قریب پیر کی دوپہر کو ایک خوفناک سڑک حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک تیز رفتار ڈمپر نے شکتی فارم، اتراکھنڈ سے پلیا (یوپی) جانے والے ایک خاندان کی کار کو ٹکر مار دی۔ حادثے میں ڈرائیور سمیت خاندان کے تین افراد جاں بحق جب کہ دو بچے زخمی ہو گئے۔ پولیس کی جانچ میں متوفی کی شناخت سادھنا گیان (45)، شکتی فارم، اتراکھنڈ کے رہنے والے سناتن گیان کی بیوی، سادھنا کی ساس (65) اور اس کے بہنوئی تارک (35) کے طور پر ہوئی ہے۔ حادثے کے وقت تارک گاڑی چلا رہا تھا۔ سادھنا کی 16 سالہ بیٹی خوشبو شدید زخمی ہو گئی، جبکہ اس کا 14 سالہ بیٹا سناتن بھی زخمی ہوا۔ مقامی لوگوں اور پولیس کی مدد سے دونوں بچوں کو ایمبولینس کے ذریعے فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں خوشبو کی حالت تشویشناک ہے۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ کار مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ ڈرائیور اسٹیئرنگ وہیل کے درمیان پھنس گیا۔ پولیس ٹیم نے اسے تباہ شدہ کار سے نکالنے کی کوشش کی لیکن اسے بچایا نہ جا سکا۔ اسی دوران شکتی فارم میں ایک ہی خاندان کے تین افراد کی اچانک موت کی خبر سے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ پورن پور سرکل آفیسر (سی او) ودھی بھوشن موریہ نے بتایا کہ پولیس نے متوفی کی لاشوں کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور پوسٹ مارٹم کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ڈمپر اور کار کو قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ حادثے کی وجہ کی مکمل تفتیش کی جا رہی ہے۔ زخمیوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔

بارش کا قہر: کشی نگر میں ایس ڈی آر ایف کا ریسکیو آپریشن، مراد آباد میں 50 مکانات منہدم

کشی نگر/مراد آباد: (پی این ایس) اتر پردیش میں گزشتہ دو دنوں سے جاری موسلادھار بارش نے کافی تباہی مچائی ہے۔ فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے جبکہ شہری علاقوں میں پانی گھروں میں داخل ہو گیا ہے۔ اس سے صفائی اور بجلی کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔ مقامی انتظامیہ عوام کو راحت فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) کی ٹیمیں کشی نگر کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مسلسل راحت اور بچاؤ کام کر رہی ہیں۔ شیو پور علاقے میں دن رات کے ریسکیو آپریشن میں 200 لوگوں اور 80 مویشیوں کو بحفاظت باہر نکالا گیا ہے۔ ٹیم کی دو ٹیمیں شیو پور گاؤں کے علاقے کے ہری پورہ مرچھاوا، نارائن پور، بسائی گرام سبھا اور سالک پور چوکی علاقوں میں تعینات ہیں۔ ٹیموں نے سیلابی پانی میں پھنسے لوگوں اور مویشیوں کو بچانے کے لیے مسلسل آپریشن کیا۔ سب انسپکٹر انکت وشوکرما کی قیادت میں ایک ٹیم نے 18 مرد، 20 خواتین، 34 بچوں اور 24 مویشیوں کو بچایا۔ اسی دوران ہیڈ کانسٹیبل جئے پرکاش یادو کی قیادت میں ایک اور ٹیم نے 32 مرد، 48 خواتین، 48 بچوں اور 56 مویشیوں کو بچایا۔ وہیں میرٹھ میں پیر کی صبح شہر اور گردونواح میں ہلکی بوندا باندی کے بعد اچانک موسلادھار بارش کے بعد موسم مکمل طور پر بدل گیا۔

صبح سے ہی آسمان پر سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں اور محکمہ موسمیات نے دن بھر تیز بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا الرٹ جاری کر دیا ہے۔ مراد آباد کے ضلع مجسٹریٹ انونے جھا نے بتایا کہ ضلع میں شدید بارش کے نتیجے میں پانی جمع ہو گیا، بجلی بند ہو گئی اور مکانات کو نقصان پہنچا۔ انتظامیہ راحت اور بچاؤ کاموں میں لگاتار مصروف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے میونسپل کمشنر اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے ساتھ مل کر صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے شہر کے نشیبی علاقوں کا معائنہ کیا۔ میونسپل کارپوریشن کے پمپنگ اسٹیشن بدھی وہار کالونی اور گگن ندی میں بہنے والے نالوں کا معائنہ کرتے ہوئے نکاسی آب کے نظام کا جائزہ لیا گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ضلع میں تقریباً 50 مکانات کو مکمل یا جزوی نقصان پہنچا ہے۔ تمام متاثرہ خاندانوں کو حکومت کی تجویز کردہ امدادی رقم ملے گی۔ فصل اور مویشیوں کے نقصانات کا سروے بھی جاری ہے، اور اہل کسانوں اور مویشیوں کے مالکان کو معاوضہ فراہم کیا جائے گا۔

اقراء حسن کے بیان کی بی جے پی لیڈر شفاعت حسین نے کی سخت مذمت

لکھنؤ: (پی این ایس) کیرانہ سے سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اقراء حسن کی جانب سے اقلیتی کمیشن کے چیئرمین محسن رضا کے بارے میں مبینہ طور پر ''بیوقوف'' جیسے الفاظ استعمال کیے جانے پر سیاسی حلقوں میں ردعمل سامنے آیا ہے۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے سابق ریاستی صدر اور سابق قومی سکریٹری شفاعت حسین نے اقراء حسن کے بیان کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے آئینی عہدے پر فائز شخص کے وقار کے منافی قرار دیا ہے۔ شفاعت حسین نے جاری ایک بیان میں کہا کہ کسی بھی عوامی نمائندے کو آئینی عہدے پر فائز شخص کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ اختلافِ رائے جمہوریت کا حصہ ہے، لیکن سیاسی اختلاف کو ذاتی تبصروں تک لے جانا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقراء حسن خود ایک معزز آئینی ادارے سے وابستہ عوامی نمائندہ ہیں، اس لیے ان سے زیادہ سنجیدگی اور ذمہ داری کی توقع کی جاتی ہے۔ شفاعت حسین کے مطابق ایسے بیانات سے نہ صرف سیاسی ماحول متاثر ہوتا ہے بلکہ ان کے بقول ''پوری قوم کی بدنامی'' بھی ہوتی ہے۔ شفاعت حسین نے مطالبہ کیا کہ اقراء حسن کے مبینہ بیان کا نوٹس لیتے ہوئے قانونی کارروائی کی جائے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔

مدرسہ امتحانات میں سیشنل مارکس کے نظام میں یکسانیت کا مطالبہ

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش مدرسہ تعلیمی کونسل کے تحت منعقد ہونے والے منشی، مولوی اور عالم کے امتحانات میں سیشنل مارکس (اندرونی تشخیص) کے نظام میں ترمیم اور یکسانیت لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں عربی فارسی مدارس ایسوسی ایشن کے صدر اقبال حسین عرف پھول میاں نے اتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ کی رجسٹرار کو خط ارسال کر کے موجودہ نظام میں ضروری ترمیم کی درخواست کی ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ اتر پردیش مادھیمک شکشا پریشد کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحانات میں تحریری امتحان کے ساتھ سیشنل مارکس یعنی اندرونی تشخیص کا نظام بھی مقرر ہے۔ ہائی اسکول کی سطح پر 30 نمبر جبکہ انٹرمیڈیٹ میں مقررہ مضامین میں 20 نمبر کے سیشنل مارکس کے نظم کا حوالہ دیتے ہوئے مدرسہ امتحانات میں بھی شفاف اور یکساں نظام نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اقبال حسین نے اپنے خط میں کہا کہ موجودہ نظام کے تحت منشی، مولوی امتحان میں 20 نمبر کے سیشنل مارکس مقرر ہیں، جبکہ عالم امتحان میں صرف اختیاری مضامین میں 30 نمبر کے سیشنل مارکس دیے جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے امتحانات میں سیشنل مارکس کے نظام میں فرق نظر آتا ہے اور طلبہ کو یکساں بنیاد پر تشخیص کا موقع فراہم کرنے کا مقصد متاثر ہوتا ہے۔ خط میں مدارس کی سطح پر سیشنل مارکس دیے جانے کے لیے واضح اور شفاف رہنما اصول جاری کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ تمام مدارس میں یکساں طریقۂ کار اختیار کیا جا سکے اور طلبہ کو تشخیص کا مساوی موقع حاصل ہو۔ ایسوسی ایشن کے صدر اقبال حسین عرف پھول میاں نے رجسٹرار سے درخواست کی ہے کہ اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے ضروری قواعد اور نظام میں ترمیم کی کارروائی کی جائے، تاکہ آئندہ امتحانات میں مدرسہ طلبہ کو اس کا فائدہ حاصل ہو سکے۔ خط کی نقول سکریٹری، اقلیتی بہبود و وقف، اتر پردیش حکومت اور ڈائریکٹر، اقلیتی بہبود، اتر پردیش، لکھنؤ کو بھی ارسال کی گئی ہیں۔

لکھنؤ کے جس ایم یو میں نرسنگ طالبات کا دھرنا مظاہرہ پھر شروع، دویانش یادو کی موت کے بعد پرنسپل و ڈین کے استعفے کا مطالبہ۔

لکھنؤ: معروف شیعہ عالم دین مولانا کلب جواد نقوی وقف کربلا عباس باغ کے مقدمے کی پیروی کیلئے علماء اور وکلاء کے ساتھ وقف ٹریبونل پہنچے۔

حکومت نے مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک کیا

ان کو صرف بانٹنا آتا ہے، ہماری حکومت آئے گی تو سب کو ٹھیک کر دیں گے: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے پیر کو لکھنؤ میں پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے کہا، اس حکومت کے پاس کرنے کو کوئی اور کام نہیں ہے۔ وہ صرف لوگوں کو بانٹنا جانتی ہے۔ اس نے مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک کیا ہے۔ بی جے پی صرف تقسیم کرنا جانتی ہے۔ اس نے آدھی ادھوری نوکری اور آدھی ادھوری تعلیم دی۔ جب ہماری حکومت آئے گی تو ہم سب کچھ ٹھیک کر دیں گے۔ مستقبل میں، ہم شکشا متروں کو مزید بہتر کرنے کے لیے کام کریں گے اور اساتذہ کے طور پر ان کی عزت افزائی کریں گے۔ سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے پیر کو اپنے ایم ایل ایز اور قانون ساز کونسل کے ارکان کے ساتھ میٹنگ کی۔ میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس میں انہوں نے پارٹی کے قانون ساز کونسل کے تمام 11 امیدواروں کی جیت کی اپیل کی۔ اتر پردیش میں قانون ساز کونسل کی 11 سیٹوں کے لیے ووٹنگ 23 اکتوبر کو ہونے والی ہے۔ اکھلیش یادو نے راجیہ سبھا انتخابات کے لیے سماج وادی پارٹی کے تین امیدواروں کو میدان میں اتارنے کے امکان کا بھی اشارہ دیا۔ موجودہ

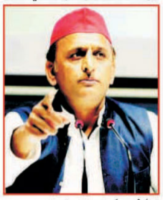

اسمبلی نمبروں کی بنیاد پر، دو ایس پی امیدواروں کے منتخب ہونے کی امید ہے، جبکہ تیسرے امیدوار کو اضافی حمایت کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریاست میں ایس پی کی حکومت بنتی ہے تو غیر فنڈ شدہ اساتذہ کو اعزازیہ دیا جائے گا۔ انہوں نے پرانی پنشن اسکیم کو نافذ کرنے اور ایڈہاک اساتذہ کو بحال کرنے کے بارے میں بھی بات کی۔ ایس پی سربراہ نے ان اعلانات کو اساتذہ سے متعلق مسائل کے حل کے طور پر پیش کیا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ انتخابات میں ووٹ چوری اور بے ایمانی طویل عرصے سے چل رہی ہے۔ 2022 کے انتخابات میں، ہم نے سماج وادی پارٹی کے حامیوں کے ووٹوں کی ایک بڑی تعداد کو منسوخ ہوتے دیکھا۔ اب جب اخبارات میں بے ایمانی کی خبریں آنا شروع ہو گئی ہیں تو لوگوں کو احساس ہو رہا ہے کہ ووٹ چوری اور انتخابی دھاندلی ہو رہی ہے۔ نوئیڈا میں اب بھی جعلی ووٹ بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کو انتخابات میں ووٹ چوری کی خبروں کا از خود نوٹس لینا چاہئے اور مغربی بنگال اور بہار میں دوبارہ انتخابات کرانا چاہئے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ سماج وادی پارٹی نے 2024 میں بی جے پی کو شکست دی اور 2027 میں بی جے پی کا صفایا کر دے گی۔ بی جے پی سرمایہ داروں کے لیے کام کرتی ہے اور دولت مندوں کی پارٹی ہے۔

وزیر گنج میں واقع ایس اے اپارٹمنٹ کو خالی کرایا گیا

عمارت کے ستون کمزور ہونے کی اطلاع پر کارروائی، عمارت سیل

لکھنؤ: (پی این ایس) اتوار کو لکھنؤ کے وزیر گنج علاقے کے ایس اے اپارٹمنٹس میں اس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب یہ اطلاعات سامنے آئیں کہ تقریباً 400 سے 500 لوگ اندر موجود ہیں۔ اپارٹمنٹ کو احتیاطی اقدام کے طور پر خالی کرایا جا رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ عمارت کے گرنے کے خدشے کے پیش نظر حفاظتی وجوہات کی بناء پر اپارٹمنٹ کو خالی کرایا جا رہا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ راحت اور بچاؤ کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ پولیس اور انتظامی اہلکار جائے وقوعہ پر موجود ہیں اور صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اندر موجود افراد کو نکالنے کا کام جاری ہے۔ سرکاری طور پر کسی قسم کے نقصان یا جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ سی آئی

اپارٹمنٹس وزیر گنج کے بارود خانہ علاقے میں ایک پانچ منزلہ عمارت ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق ہر منزل پر تقریباً پانچ فلیٹ ہیں۔ اپارٹمنٹ میں تیسری منزل پر آصف ہاشمی، دوسری منزل پر مسعود جیلانی اور پہلی منزل پر جبار رہتے ہیں۔ جیوتی کا فلیٹ پہلی منزل کے کونے پر بتایا جاتا ہے۔ رہائشیوں کے مطابق، جیوتی کے کونے والے فلیٹ کے ستونوں کو ٹھیک کیا جائے گا۔ اس کے بعد، عمارت کے تمام ستونوں میں کمپن محسوس کی گئی، اور کئی ستون کمزور پائے گئے۔ رضوان، مردولا، عارف، اور ڈاکٹر لوہانی کے علاوہ دیگر افراد بھی اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ حال ہی میں چوتھی منزل پر مریدولا چٹرجی کے حصے میں آگ لگ گئی تھی۔ مکینوں کا الزام ہے کہ بلڈر نے عمارت کے نچلے حصے میں اپنا دفتر بنا رکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ واقعہ کے بعد دفتر میں موجود لوگ جائے وقوعہ سے چلے گئے۔

بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کرانے کا مایاوتی کا مطالبہ

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے اپنی پرانی مانگ دہراتے ہوئے پیر کو کہا کہ انتخابات میں ای وی ایم (الیکٹرانک ووٹنگ مشین) کا استعمال فوری طور پر بند کیا جائے اور اس کی جگہ بیلٹ پیپر کے ذریعے ووٹنگ کا نظام دوبارہ شروع کیا جائے۔ لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مایاوتی نے اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے الیکشن کمیشن پر لگائے جانے والے الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ''ملک میں آزاد اور منصفانہ انتخابات پر سب کا اعتماد دوبارہ قائم کرنے کے لیے بی ایس پی کا پُرزور مطالبہ ہے کہ ای وی ایم کے ذریعے انتخابات فوری طور پر بند کیے جائیں اور اس کی جگہ بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کا عمل دوبارہ شروع کیا جائے۔'' مایاوتی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ای وی ایم کو ریموٹ نظام کے ذریعے متاثر یا ہیک کیا جا سکتا ہے۔ ایسے میں کسی بھی ووٹر کو یہ یقین نہیں دلایا جا سکتا کہ اس کا ووٹ اسی امیدوار کے حق میں شمار ہوا ہے، جسے اس نے ووٹ دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) سے

متعلق پھیلی غلط فہمیوں کو بھی دور کیا جانا چاہیے، تاکہ ملک میں جمہوریت کا صحیح طریقے سے تحفظ ہو سکے۔ ای وی ایم کے ذریعے ووٹنگ کی شفافیت پر سوال اٹھاتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ بی ایس پی نے شروع ہی سے ای وی ایم کے ذریعے ووٹنگ کی مخالفت کی تھی۔ جب اس کی بات نہیں سنی گئی تو پارٹی نے ای وی ایم سے متعلق انتخابی عمل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ تاہم، سپریم کورٹ نے ای وی ایم کے استعمال کو ختم کرنے کے بجائے اس کے ساتھ وی وی پی اے ٹی لگانے کا نظام نافذ کرنے کی ہدایت دی تھی۔ مایاوتی نے دعویٰ کیا، ''وی وی پی اے ٹی لگائے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا اور ای وی ایم سے ووٹوں کی گنتی کے دوران تمام وی وی پی اے ٹی پرچیوں کی گنتی نہیں کی جاتی، جس کی وجہ سے ان کا ووٹوں کی گنتی سے موازنہ نہیں ہو پاتا۔'' انہوں نے حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جب مرکز میں کانگریس کی حکومت تھی، اس وقت سب سے پہلے بی جے پی نے یہ کہتے ہوئے ای وی ایم کی مخالفت کی تھی کہ یہ ایسی مشین ہے جس میں موجود چپ کو آسانی سے ہیک کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کے ثبوت کے طور پر بی جے پی کی جانب سے ایک کتاب بھی شائع کی گئی تھی۔

گیانیش کمار کے خلاف کانگریس کا احتجاج، پتلا نذر آتش

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): ووٹ چوری کے الزامات کے خلاف ملک گیر کانگریس کے احتجاج کے ایک حصے کے طور پر سنت کبیر نگر میں کانگریس کارکنان بھی سڑکوں پر نکل آئے۔ ضلع صدر پروین چند پانڈے کی قیادت میں کارکنوں نے سیاہ پٹیاں باندھ کر الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج کیا۔ کارکنان صبح سے ہی ضلع کانگریس کے دفتر پر جمع ہوئے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس کے بعد کارکنوں نے پرانی تحصیل کے گیٹ تک پیدل مارچ کیا، جہاں انہوں نے اپنے احتجاج کا اظہار کرنے کے لیے گیانش کمار کا پتلا جلایا۔ پتلا جلانے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ضلع صدر پروین چند پانڈے نے الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے انتخابی عمل اور ووٹر لسٹوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کا مسئلہ مسلسل اٹھایا ہے۔ کانگریس کا الزام ہے کہ ان معاملات سے جمہوری عمل کی انصاف پر سوال اٹھتے ہیں۔ پروین پانڈے نے کہا کہ راہل گاندھی پہلے ہی عوام کے ساتھ "ووٹ چوری" کا مسئلہ اٹھا چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ میں الیکشن کمیشن کے اندر فیصلہ سازی کے عمل کے بارے میں عہدیداروں کے اعتراضات کا انکشاف ہوا ہے۔ کانگریس اس معاملے پر چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق دو الیکشن کمشنرز نے گزشتہ 10 ماہ میں کم از کم 14 بار کمیشن کے بعض فیصلوں پر باضابطہ طور پر اعتراض کیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے ان رپورٹس کے جواب میں کہا ہے کہ اس کے فیصلے متفقہ طور پر لیے گئے۔ ضلع صدر نے گیانیش کمار سے فوری استعفیٰ دینے اور پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقات میں جن کا کردار سامنے آئے ان کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ اگر مطالبات پورے نہیں ہوئے تو کانگریس کارکن راہول گاندھی کی قیادت میں سڑکوں سے پارلیمنٹ تک احتجاج شروع کریں گے۔ کانگریس کا یہ احتجاج ایسے وقت میں ہوا ہے جب پارٹی چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ اور انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ملک بھر میں مظاہرے کر رہی ہے۔ اس موقع پر شانتی دیوی، سنیل کمار پانڈے، ارون پانڈے، دیا شنکر چودھری، پپو چوبے، معین انصاری، رمیش چودھری، اجے سنگھ، فیضان خان، راجیو گونڈ، ستیش ساہنی، پرویز اختر، عتیق صدیقی، ایشوری شرما، ایشوری، رامی سنگھ، راجیو گونڈ سمیت بڑی تعداد میں کانگریس کارکنان موجود تھے۔ یادیو، سنتوش پانڈے، سارے عالم، سیمو خان، جمشید اختر، دلشاد شاہ، رینا دیوی، اور شکنتلا دیوی۔

جشن غوث الوریٰ کی کامیابی پر فیصل جعفری کی مبارکباد

کانپور: پیرانِ پیر دستگیر شہنشاہ بغداد سرکار غوث الاعظم شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر الجیلانی بغدادی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالی وقار میں خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے تنظیم بریلوی علمائے اہل سنت کے زیر اہتمام گیارہواں سالانہ گیارہ روزہ اجلاس بنام جشن غوث الوریٰ و اصلاح معاشرہ کے گیارہ اجلاس شہر کانپور کے مختلف مقامات پر نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ مکمل ہونے پر تنظیم کے صدر محافظ ناموس رسالت حافظ و قاری سید محمد فیصل جعفری نے اجلاس کرانے والے غلامانِ غوث اعظم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یقینا یہ بڑی سعادت مندی کی بات ہے کہ تنظیم کے زیر اہتمام شہر کانپور کے مختلف مقامات پر یکم ربیع الثانی سے گیارہ ربیع الثانی تک گیارہ اجلاس ہوئے اور یہ گیارہواں سال تھا اسی طرح یکم ربیع الاوّل سے بارہ ربیع الاوّل تک جشن آمدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ اجلاس گزشتہ دس سال سے ہوتے آرہے ہیں اور انشاءاللہ مزید ہوتے رہیں گے۔

مریم فاطمہ رضوی کی تصنیف 'بچوں کی پیاری دینی کہانیاں' کا اجرا

آیت اللہ سید علی سیستانی کے ہندوستان میں نمائندہ آغا اشرف علی غروی کے ہاتھوں عمل میں آیا

لکھنؤ: بچوں میں دینی تعلیم، اچھے اخلاق اور انسانی اقدار کی بنیاد مضبوط کرنے کے مقصد سے تحریر کی گئی کتاب 'بچوں کی پیاری دینی کہانیاں' کی رسمِ اجرا بابُ العلم، سجاد باغ میں منعقد ہوئی۔ کتاب کا اجراء امام زمانہ (عج) کے نائب، گرینڈ ریلیجیس اتھارٹی آیت اللہ سید علی سیستانی کے ہندوستان میں نمائندہ آغا اشرف علی غروی نے کیا۔ کتاب کی مصنفہ مریم فاطمہ رضوی ہیں۔ کتاب میں بچوں کی عمر اور فہم کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی واقعات اور اخلاقی اسباق کو آسان، دلچسپ اور مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ حضرت آدمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوسفؑ سے متعلق واقعات کے ذریعے بچوں کو سچائی، صبر، شکر، معافی، اللہ پر بھروسہ اور حسد سے بچنے جیسے بنیادی اخلاقی اقدار کی تعلیم دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اسے محض کہانی پڑھنے تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ ہر کہانی کے بعد سبق، سوال و جواب اور مختلف سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے، تاکہ بچے کہانی کے پیغام کو سمجھنے کے ساتھ اسے اپنی روزمرہ زندگی سے بھی جوڑ سکیں۔ مریم فاطمہ رضوی کا تعلق ایک علمی اور ادبی خاندان سے ہے۔ وہ آیت اللہ سید حامد حسین، علامہ غلام حسین کنتوری اور جسٹس کرامت حسین جیسی علمی شخصیات سے وابستہ کنتور کی علمی روایت سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ سید شجاعت حسین رضوی کی پوتی اور تہلکہ ٹوڈے کے ایڈیٹر سید رضوان مصطفیٰ کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ شادی کے بعد ان کا تعلق آگرہ کے معروف طبیب ڈاکٹر ہادی حسن جعفری کے خاندان سے قائم ہوا۔ ان کے شوہر محمد حسن جعفری نے بھی اس تخلیقی اور تعلیمی کاوش میں ان کی حوصلہ افزائی اور بھرپور تعاون کیا۔ مصنفہ کے مطابق اس کتاب کی تحریک انہیں اپنے بچپن کی ان یادوں سے ملی، جب ان کی والدہ انہیں دینی کہانیاں سنایا کرتی تھیں۔ انہی کہانیوں نے مشکل وقت میں انہیں صبر اور حوصلہ عطا کیا، اور اب انہوں نے اسی تجربے اور روشنی کو نئی نسل تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کا بنیادی مقصد بچوں کے دلوں میں دین، محبت، سچائی، صبر اور اچھے اخلاق کی بنیاد مضبوط کرنا اور دینی تعلیم کو ان کے لیے آسان، دلچسپ اور بامعنی بنانا ہے۔

درخت گرنے سے مسدود راستے بحال ہوئے

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) گزشتہ دنوں ہونے والی موسلا دھار بارش اور تیز آندھی کی وجہ سے میونسپل کونسل کے علاقے میں مختلف مقامات پر درختوں اور ان کی شاخوں کے گرنے سے راستے مسدود ہو گئے تھا۔ اور پانی جمع ہونے کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ اس سلسلہ میں ضلع مجسٹریٹ کی ہدایات کے مطابق چیف ریونیو آفیسر نے شہری علاقے میں فوری طور پر امدادی اور صفائی کا کام کرواتے ہوئے آمد و رفت کو بحال کرایا۔ اس سلسلے میں چیف ریونیو آفیسر کرتی پرکاش بھارتی اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ راجیش یادو نے اگزیکٹو آفیسر، میونسپل کارپوریشن بستی اور ڈویژنل وضلعی پروگرام مینیجر، سوچھ بھارت مشن کے ساتھ شہری علاقے کا زمینی دورہ کیا۔ معائنے کے دوران مختلف مقامات پر نالہ اور نالیوں کے صفائی کے نظام کا جائزہ لیا گیا اور پانی کی نکاسی کو بہتر رکھنے کے لیے ضروری ہدایات دی گئیں افسران نے۔ دورے کے دوران پانی ٹنکی چوراہا اور مالویہ روڈ سمیت دیگر مقامات پر بارش اور آندھی کی وجہ سے گرے ہوئے درختوں اور ان کی شاخوں کو ہٹا کر راستوں کو صاف کیا گیا، تاکہ عام لوگوں کی آمد و رفت بلا رکاوٹ جاری رہ سکے۔ اس کے ساتھ ہی پانی جمع ہونے والے مقامات پر نکاسی آب کے نظام کا بھی جائزہ لیا گیا۔ چیف ریونیو آفیسر نے میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کو ہدایت دی کہ وہ نالہ اور نالیوں کی باقاعدہ صفائی کو یقینی بنائیں علاوہ ازیں بارش کے دوران پانی کی نکاسی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آنے دیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک صاف ستھرے اور واٹر لاگنگ سے پاک شہر کے لیے صفائی کے نظام کو مؤثر رکھنا ضروری ہے۔ اس دوران عہدیداروں نے شہر کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ کوڑا کرکٹ سڑکوں، نالیوں اور عوامی مقامات پر نہ پھینکیں بلکہ طے شدہ جگہ پر ہی کوڑا دیں۔ سڑک یا نالی میں کوڑا ڈالنے سے پانی کی نکاسی متاثر ہوتی ہے اور بارش کے وقت پانی جمع ہونے کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ انتظامیہ نے عوام سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اجتماعی کوششوں سے ہی شہر کو صاف، خوبصورت اور واٹر لاگنگ سے پاک بنایا جاسکتا ہے۔

بستی: بیوی کے قتل کا ملزم شوہر گرفتار

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) تھانہ گور پولیس کی طرف سے درج مقدمہ نمبر 2026/164 کے تحت دفعہ 352، 118(1)، 117(2)، 109(1) بی این ایس سے متعلق ملزم رام چندر ولد بدھی رام، عمر 46 سال، موضع برسیا، تھانہ گور، ضلع بستی، جس نے اپنی بیوی کسم (عمر تقریباً 42 سال) کو لوہے کی راڈ سے مارا پیٹا تھا جس کی وجہ سے اس کی بیوی کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر ٹوٹ گئے تھے، اور اپنی بیٹی آنچل (عمر تقریباً 19 سال) کے سر پر لوہے کی راڈ سے وار کیا تھا جس سے اس کے سر پر شدید چوٹ آئی ہے (دونوں کا علاج ضلع اسپتال بستی میں چل رہا ہے پولیس نے ملزم کو اس کے گھر سے تقریباً 12:50 بجے دن میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور موقع سے لوہے کی راڈ برآمد کر لی گئی ہے۔ مذکورہ ملزم کو معزز عدالت روانہ کر دیا گیا۔ گرفتار کرنے والی پولیس ٹیم میں تھانہ صدر گور اثل انچان، سب انسپکٹر شری بھانو پرتاپ یادو کانسٹیبل سونو یادو، کانسٹیبل پردیومن چوبے، وومن کانسٹیبل گیتانجلی، تھانہ گور، ضلع بستی شامل رہے۔

اصلاحِ معاشرہ کیلئے تنقید نہیں، عملی جدوجہد کی ضرورت: مولانا عبدالوہاب قاسمی

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): جمعیۃ علماء ممبرا صدر اور سنت کبیر نگر کے معروف عالم دین مولانا عبدالوہاب قاسمی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں معاشرے کو درپیش مسائل کا حل محض تنقید اور شکایت سے ممکن نہیں، بلکہ علماء، ائمہ، تعلیمی اداروں، والدین اور سماجی کارکنوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے عملی طور پر میدان میں اترنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی دینی، تعلیمی اور سماجی ترقی کے لیے تعلیم کو بنیادی ترجیح دینے کے ساتھ اخلاقی و عملی تربیت پر بھی خصوصی توجہ ضروری ہے۔ مولانا عبدالوہاب قاسمی نے کہا کہ نوجوان نسل آج مختلف فکری، تعلیمی اور سماجی چیلنجز سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ بچوں کو صرف اسکول یا مدرسے کے حوالے کر دینا کافی نہیں، بلکہ ان کی روزمرہ سرگرمیوں، صحبت، تعلیم اور کردار پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم، جدید ٹیکنالوجی اور مختلف ہنر سے واقفیت وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ نئی نسل بدلتے ہوئے حالات کا اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی، اخلاقی کمزوری، نشہ، سوشل میڈیا کے غیر ضروری اور غلط استعمال اور خاندانی نظام میں پیدا ہونے والی خرابیوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان مسائل کے سدباب کے لیے اصلاحی سرگرمیوں کو محض جلسوں اور بیانات تک محدود رکھنے کے بجائے عوام کے درمیان مسلسل رابطہ اور عملی رہنمائی کا سلسلہ شروع کرنا ہوگا۔ علماء اور سماجی رہنماؤں کو نئی نسل کی زبان اور مسائل کو سمجھتے ہوئے مؤثر انداز میں ان کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ مولانا عبدالوہاب قاسمی نے کہا کہ مدارس اور مکاتب کا مقصد صرف نصابی تعلیم فراہم کرنا نہیں بلکہ طلبہ کی اخلاقی، دینی اور عملی تربیت بھی ان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح مسلم معاشرے میں بچیوں کی تعلیم کو بھی خصوصی اہمیت دی جانی چاہیے، کیونکہ ایک تعلیم یافتہ، باکردار اور باشعور نسل کی تشکیل میں خواتین کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے میدان میں کسی بھی قسم کی غفلت مستقبل میں معاشرے کے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے قیمتی وقت کی قدر کریں، تعلیم اور ہنر کے حصول کو اپنی ترجیحات میں شامل کریں اور سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال سے بچیں۔ نوجوان اپنی صلاحیتوں کو مثبت اور تعمیری سرگرمیوں میں استعمال کریں، کیونکہ یہی صلاحیتیں مستقبل میں ان کے خاندان اور معاشرے کے لیے سرمایہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ جمعیۃ علماء ممبرا کے صدر نے کہا کہ معاشرے کی اصلاح کسی ایک فرد یا ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ اجتماعی ذمہ داری ہے۔ والدین، علماء، ائمہ، اساتذہ، سماجی کارکن اور مختلف تعلیمی ادارے اگر اپنے اپنے دائرے میں ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے کام کریں تو معاشرے میں مثبت تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ اتحاد، باہمی تعاون، تعلیم، اخلاقی تربیت اور احساسِ ذمہ داری کے ذریعے ایک مضبوط اور باوقار معاشرے کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ مولانا عبدالوہاب قاسمی نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہمیشہ دینی و ملی مسائل کے ساتھ عوامی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے اپنی ذمہ داری ادا کرتی رہی ہے۔ آئندہ بھی اصلاحِ معاشرہ، تعلیم کے فروغ، نوجوانوں کی رہنمائی اور عوامی بیداری کے لیے مختلف سطحوں پر کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کی حقیقی اصلاح اسی وقت ممکن ہے جب باتوں کے ساتھ عمل کو بھی اہمیت دی جائے اور ہر شخص اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرے۔

شہادت انٹر کالج میں پولیس کی پاٹھ شالہ، طلباء کو بیدار کیا گیا

بہرائچ: (نامہ نگار) نانپارہ سرکل آفیسر چترانشو گوتم نے شہادت انٹر کالج، نانپارہ میں پولیس کی پاٹھ شالہ پروگرام کے تحت طلبہ و طالبات کو خواتین کی حفاظت، سائبر جرائم اور ٹریفک قوانین کے بارے میں بیدار کیا۔ آج 29.09.2026 کو سرکل آفیسر نانپارہ جناب چترانشو گوتم نے خواتین تھانہ نانپارہ کی مشن شکتی ٹیم کے ساتھ شہادت انٹر کالج، نانپارہ میں پولیس کی پاٹھ شالہ پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر طلبہ و طالبات کو مشن شکتی، خواتین و بچیوں کی حفاظت، ٹریفک قوانین اور سائبر جرائم سے متعلق آگاہی فراہم کی گئی، نیز کم عمری کی شادی کی ممانعت اور منشیات سے پاک معاشرے کے لیے بھی ترغیب دی گئی۔ اس کے علاوہ خواتین اور بچیوں کے خلاف ہونے والے جرائم کے بارے میں ہوشیار رہنے اور کسی بھی قسم کی پریشانی پیش آنے پر فوری طور پر پولیس کو اطلاع دینے کی ہدایت دی گئی۔ خواتین سے متعلق جرائم کی شکایت کے لیے 1090، 181، 112، 1076، 109 اور 108 جبکہ سائبر جرائم کی شکایت کے لیے 1930 ہیلپ لائن نمبر کی معلومات فراہم کی گئیں۔ مزید برآں، اتر پردیش حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں جیسے کنیا سمنگلا یوجنا، ماترو وندنا یوجنا، بڑھاپا پنشن، آیوشمان پردھان منتری یوجنا، ودھوا پنشن یوجنا اور اُجولا یوجنا کے بارے میں بھی طلبہ کو آگاہ کیا گیا۔ پروگرام کے دوران مشن شکتی ٹیم نے طالبات سے ان کے مسائل پر گفتگو کی، انہیں ضروری رہنمائی اور معلومات فراہم کیں، اور خواتین کی حفاظت و بااختیاری کے حوالے سے بیدار کیا۔

پہلوان برہمانند قتل کی تفتیش ایس پی کو سونپی گئی

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): پہلوان برہمانند یادو کا پانچ دن قبل ضلع کے خلیل آباد علاقے کے بھکٹھن (گوسائی پور) میں قتل کر دیا گیا تھا۔ واقعہ کے بعد سے گاؤں میں پولس چوکس ہے۔ متوفی کے اہل خانہ نے ڈی آئی جی سنجیو تیاگی سے ملاقات کی اور کیس میں سازش کرنے والوں اور دیگر ساتھیوں کے نام شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ویڈیو فوٹیج اور کال کی تفصیلات کا جائزہ لینے سے بہت سے حقائق سامنے آسکتے ہیں۔ ڈی آئی جی سنجیو تیاگی نے جانچ اے ایس پی سشیل کمار سنگھ کو سونپ دی ہے۔ انہوں نے متاثرہ خاندان کو منصفانہ تحقیقات کا یقین دلایا۔ خاندان کے مطابق، برہمانند یادو 22 ستمبر کو اپنی گولی پر گھٹنی بازار جا رہے تھے۔ ملزم نے اسے گھر سے 50 میٹر دور گھیر لیا۔ انہوں نے پہلے اس کی آنکھوں میں مرچ پاؤڈر ڈالا اور پھر اسے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ راکیش یادو، چھبیرام، اجے اور ابھیمنیو کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ اس واقعے میں فون کے ذریعے جڑے چار دیگر افراد بھی ملوث تھے۔ کال کی تفصیلات کی چھان بین تمام چھپے ہوئے ملزمان کو بے نقاب کر سکتی ہے۔ پہلوان برہمانند یادو کے قتل کے بعد ملزم کے اہل خانہ گھر کو تالا لگا کر فرار ہو گئے تھے۔ ملزم کے گھر کی حفاظت کے لیے پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، سیکورٹی وجوہات کی بناء پر متاثرہ کے گھر پر پولیس اہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں۔ پولیس اہلکاروں کو شفٹ کی بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے۔ پولیس سیکورٹی کے حوالے سے چوکس نظر آئی۔ پہلوان برہمانند یادو کے قتل کے بعد ملزم کے اہل خانہ گھر کو تالا لگا کر فرار ہو گئے تھے۔ ملزم کے گھر کی حفاظت کے لیے پولیس اہلکار بھی تعینات کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، سیکورٹی وجوہات کی بناء پر متاثرہ کے گھر پر پولیس اہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں۔ پولیس اہلکاروں کو شفٹ کی بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے۔ پولیس سیکورٹی کے حوالے سے چوکس رہی ہے۔

ترقی پسند خواتین افسانہ نگاروں نے عورت کو اپنی نگاہ سے دیکھنے کا شعور دیا: پروفیسر عذرا عابدی

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے زیر اہتمام 'ترقی پسند اردو خواتین افسانہ نگار اور سماجی شعور' کے عنوان سے ایک توسیعی خطبے کا انعقاد ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ کے ہائبرڈ ہال، دوسری منزل پر کیا گیا۔ تقریب کے آغاز میں ڈاکٹر محمد اکمل نے تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شعبۂ سماجیات کی صدر پروفیسر عذرا عابدی کا خیر مقدم کیا اور موضوع کی اہمیت پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موقع پر پروفیسر عذرا عابدی نے توسیعی خطبہ پیش کرتے ہوئے ترقی پسند اردو افسانے کی روایت اور اس میں خواتین افسانہ نگاروں کے کردار کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ ترقی پسند تحریک نے اردو ادب کو محض جمالیاتی اظہار تک محدود رکھنے کے بجائے اسے معاشرے کے حقیقی مسائل سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔ خواتین افسانہ نگاروں نے عورت، خاندان، طبقاتی ناہمواری، معاشی استحصال، گھریلو جبر، تعلیم، سماجی پابندیوں اور صنفی امتیاز جیسے مسائل کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا اور ان مسائل کے پس پشت موجود سماجی، معاشی اور تہذیبی اسباب کو بھی سمجھنے کی کوشش کی۔ پروفیسر عذرا عابدی نے کہا کہ سماجی شعور کا مطلب صرف معاشرتی مسائل کی نشاندہی کرنا نہیں ہے بلکہ یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ یہ مسائل کیوں پیدا ہوتے ہیں، ان کے اسباب کیا ہیں اور طاقت کے کون سے نظام انہیں برقرار رکھتے ہیں۔

امیز فاؤنڈیشن کے تحت 'ہندی میری جان-2' کا پروقار انعقاد

بیرونِ ملک اردو اور ہندی ادب کی نمایاں خدمات کے لیے عتیق انظر کو 'امیز ایوارڈ-2026'

نئی دہلی: (پریس ریلیز) فن، ثقافت اور زبان و ادب کے تحفظ و فروغ کے لیے سرگرم تنظیم 'امیز فاؤنڈیشن' کی جانب سے ہندی پکھواڑے کے موقع پر قومی زبان ہندی کا جشن 'ہندی میری جان-2' منعقد کیا گیا۔ انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں منعقد ہونے والی اس یادگار تقریب کا اہم ترین حصہ آل انڈیا مشاعرہ و کوی سمیلن تھا، جس میں ملک بھر سے تشریف لانے والے ڈھائی درجن سے زائد نامور شعرا اور شاعرات نے اپنے کلام سے سماں باندھ دیا۔ تقریب کے دوران زبان، ثقافت، ادب اور صحافت کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی بعض اہم شخصیات کو 'امیز ایوارڈ 2026' سے سرفراز کیا گیا۔ بین الاقوامی ادبی خدمات کے زمرے میں، ہندی اور اردو ادب کے فروغ اور اشاعت کے لیے قطر میں مقیم معروف شاعر، قلم کار اور کاروان اردو قطر کے بانی صدر عتیق انظر کو اعزاز پیش کیا گیا۔ صحافت کے میدان میں غیر معمولی قیادت اور نمایاں خدمات کے اعتراف میں 'بھارت ایکسپریس' کے چیف منیجنگ ڈائریکٹر اور چیف ایڈیٹر اپیندر رائے کو اعزاز دیا گیا۔ زبان و ثقافت کے تحفظ اور خدمات کے لیے انجمن محبانِ اردو، تلنگانہ کے بانی صدر سید مسکین احمد (حیدرآباد) اور 'ادب کی محفل ثقافتی سمیتی' (اندور) کے بانی ہیمنت گتانی اور اشرف غوری کو ایوارڈ دیا گیا۔ فن اور ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ میں مسلسل خصوصی تعاون کے اعتراف میں ممبئی کے معروف تاجر ایم۔ اے۔ حسین کو 'آرٹ پروموشن ایوارڈ' پیش کیا گیا۔ تقریب کے ایک خصوصی اجلاس میں معروف شاعرہ ڈاکٹر اُروشی اگروال اُروی کے پانچویں غزلیہ مجموعے 'صرف تمھاری' کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ معروف شاعر ڈاکٹر بدھی ناتھ مشرا، مشہور گیت کار لیش مالویہ، معروف شاعر پون کمار اور آلوک اوِرل سمیت اسٹیج پر موجود معزز مہمانان اور اہلِ قلم نے کتاب کی رونمائی کی اور ڈاکٹر اُروی کے شعری سفر اور ان کی حساس شعری طبیعت کی ستائش کی۔ اس باوقار تقریب کی صدارت معروف کوی ڈاکٹر بدھی ناتھ مشرا اور مشہور گیت کار لیش مالویہ نیکی۔ اتر پردیش حکومت کے سابق وزیر اور راشٹریہ لوک دل کے پارلیمانی بورڈ کے رکن اشوک یادو اور وزارتِ دیہی ترقی، حکومتِ ہند میں تعینات سینئر آئی اے ایس افسر اور معروف شاعر پون کمار مہمانِ خصوصی تھے۔ ادیب اور شاعر آلوک اوِرل نے معزز مہمان کی حیثیت سے اسٹیج کی رونق بڑھائی۔ ان کے علاوہ بھارتیہ صوفی فاؤنڈیشن کے قومی صدر، معروف ادبی ادارے غزل اکیڈمی کے سکریٹری اور گلوبل نیوز کے مدیر کشش وارثی اور مہان وادی پارٹی کے قومی صدر ہریش لودھی راجپوت مہمانِ اعزازی کے طور پر تقریب میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ بڑی تعداد میں ادب و ثقافت سے وابستہ معزز شخصیات نے تقریب کی رونق میں اضافہ کیا۔ پروگرام کے آرگنائزر راگھویندر دویدی اور کنوینر شاہد انجم نے اپنے استقبالیہ کلمات میں 'ہندی میری جان' کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امیز فاؤنڈیشن کا مقصد زبانوں کے درمیان موجود فاصلے کو کم کر کے گنگا جمنی تہذیب کو مضبوط بنانا ہے۔ کو آرگنائزر ندھی ترپاٹھی نے مہمانوں کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ سینئر صحافی اور شاعرہ دامنی یادو نے مہمانوں کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور اعزاز حاصل کرنے والی شخصیات کے توصیفی اسناد بھی پڑھ کر سنائے۔ پروگرام کی نظامت ملک کے معروف شاعر اور صحافی معین شاداب نے اپنے منفرد انداز میں کی۔ ان کی دلکش نظامت نے دیر رات تک سامعین کو اپنے سحر میں باندھے رکھا اور محفل میں خوب سماں باندھا۔ مشاعرے اور کوی سمیلن میں ڈاکٹر بدھی ناتھ مشرا، لیش مالویہ، آلوک اوِرل، کنور رنجیت چوہان، وجے تیواری، راس بہاری پانڈے، ڈاکٹر ماجد دیوبندی، عتیق انظر، شکیل جمالی، شاہد انجم، شکیل اعظمی، عزم شاکری، پروفیسر رحمان مصور، معین شاداب، الطاف ضیا، انور کمال، کشش وارثی، انس فیضی، سالم سلیم، فیروز خان مرادآبادی، امجد آتش، معراج بجنوری، ابھیشیک تیواری، عمر اظہار، ملک رضوان، ڈاکٹر اروشی اگروال 'اُروی'، چاندنی پانڈے، مادھوری مسکان شرما، زرین صدیقی اور شارقہ ملک نے اپنا کلام پیش کیا اور سامعین سے خوب داد وصول کی۔

بہرائچ: پولیس مڈبھیڑ میں 3 ملزمان گرفتار، ایک زخمی

بہرائچ: (نامہ نگار) پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ وشواجیت شریواستو کی جانب سے جرائم اور جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جا رہی مہم کے تحت، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ دیہی درگا پرساد تیواری اور سرکل آفیسر مہی پوروا پہپ سنگھ کی ہدایت پر، تھانہ انچارج برہم گوڑ کی مؤثر قیادت میں تشکیل دی گئی پولیس ٹیم کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ تھانہ موتی پور کے گاؤں شاہ پور خورد میں گئو نسل کے کچھ باقیات برآمد ہوئے تھے۔ اس اطلاع پر تھانہ موتی پور میں مقدمہ نمبر 2026/418، دفعہ 3/5/8، گئو کشی انسداد ایکٹ کے تحت درج کیا گیا تھا۔ واقعہ کے انکشاف کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ وشواجیت شریواستو کی جانب سے تین ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ تفتیش کے دوران کچھ ملزمان کے نام سامنے آئے تھے۔ 27/28 ستمبر 2026 کی درمیانی شب ایک مخبرِ خاص نے تھانہ انچارج موتی پور کو اطلاع دی کہ یہی ملزمان دوبارہ موتی پور علاقے میں اسی نوعیت کا واقعہ انجام دینے کی کوشش میں ہیں اور لوکاہی کی طرف جانے والے ہیں۔ اس اطلاع پر تھانہ انچارج موتی پور اور ان کی پولیس ٹیم کی جانب سے گوپیا بیراج روڈ پر واقع سیلاب راحت مرکز، بندھا موڑ، کنجڑوا کے قریب مشتبہ افراد کی چیکنگ کی جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد گائے گھاٹ کی جانب سے ایک موٹر سائیکل پر سوار تین افراد آتے ہوئے دکھائی دیے۔ پولیس ٹیم نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو مذکورہ افراد نے پولیس ٹیم پر جان سے مارنے کی نیت سے فائرنگ کر دی۔ پولیس ٹیم کی جانب سے اپنے دفاع میں کی گئی جوابی کارروائی میں ایک ملزم کے دائیں پیر میں گولی لگی، جبکہ دیگر دو ملزمان کو پولیس ٹیم نے گھیر کر تعاقب کرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ ملزمان سے پوچھ گچھ کے دوران زخمی ملزم نے اپنا نام سونو ولد ملا، ساکن بالا پور، تھانہ روپئی ڈیہہ، ضلع بہرائچ بتایا۔ دوسرے ملزم نے اپنا نام شہزاد عرف کلّوٹے ولد رمضان، ساکن اُچوا بالا پور، تھانہ روپئی ڈیہہ، ضلع بہرائچ بتایا، جبکہ تیسرے ملزم نے اپنا نام سونو ولد بھوسیلی، ساکن خیری، ڈاک خانہ شاہ پور خورد، تھانہ موتی پور، ضلع بہرائچ بتایا۔ ملزمان کے قبضے سے ایک عدد دیسی ساختہ پستول، ایک زندہ کارتوس، 1940 روپے نقد، ایک موٹر سائیکل، ایک عدد ترازو بمعہ باٹ (ایک کلو اور 500 گرام)، گوشت کاٹنے کے لیے ایک عدد لکڑی کا تختہ اور تین عدد چاقو برآمد کیے گئے۔

وہ اسے شکستہ حال دکھانا چاہتے تھے مگر وہ اور زیادہ مضبوط نکلے: منگیتر حسن سلامہ

غزہ: وہ تصویر جس میں فلسطینی اسیر حسن سلامہ اپنی منگیتر غفران زامل کے لیے طویل برسوں کی دوری کے بعد نمودار ہوئے، ان کے لیے محض ایک عارضی منظر نہیں تھا بلکہ ان بہت سے سوالات کا جواب تھا جو برسوں کی اسیری، تنہائی اور جسم پر ڈھائے جانے والے مظالم کے اثرات کے بارے میں ان کے ذہن میں گردش کرتے رہے تھے۔

محترمہ زامل نے ایک اخبار کو دیے گئے بیان میں کہا کہ یہ تصویر پہلی ایسی تصویر تھی جس میں انہوں نے تین برسوں میں پہلی بار حسن سلامہ کو دیکھا اور انہوں نے وضاحت کی کہ وہ ہر ملاقات میں ان کے وکیل سے ان کے نقوش، چہرے، حلیے اور جسم کے بارے میں پوچھا کرتی تھیں اور ان کی دی گئی تفصیلات کے ذریعے یہ تصور کرنے کی کوشش کرتی تھیں کہ اسیری اور تنہائی کے ان برسوں میں ان پر کیا تبدیلیاں گزری ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس تصویر میں جس چیز نے ان کی توجہ مبذول کی وہ سلاخوں کے پیچھے گزرنے والے طویل برسوں کے اثرات ہی نہیں تھے، بلکہ ان کی وہ نگاہیں تھیں جو سب کچھ گزر جانے کے باوجود ثابت قدم اور طاقتور رہیں۔

وہ اسے شکستہ کرنا چاہتے تھے

غفران زامل کی رائے میں اس تصویر کو ایک ذلت آمیز منظر کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ قابض حکومت کے وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر نے اس کا پروپیگنڈہ کے طور پر استعمال کرنے اور اسیر حسن سلامہ کو جیلر کے رعب کے سامنے شکستہ دکھانے کی کوشش کی تھی۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ نتیجہ اس کے برعکس نکلا، کیونکہ اسیر کے نقوش نے ان کی وضاحت کے مطابق، قابض ریاست کی طرف سے پیش کردہ تصویر کے برعکس ثابت قدمی، قوت اور پختگی کو ظاہر کیا۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ حسن سلامہ نے طویل برسوں تک تنہائی کا سامنا کیا، اس دوران انہوں نے اپنے خاندان کے افراد، دوستوں اور ساتھیوں کو کھو دیا، ان کے سیل پر چھاپہ مارا گیا، اسیری کے دوران انہیں قریبی لوگوں کی وفات کی خبر دی گئی، اور اس بات پر زور دیا کہ انہوں نے ان تمام حالات کا اس شخص کے ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا جو یہ جانتا ہے کہ موت حق کے علمبرداروں کو شکست نہیں دے سکتی۔

وہ نگاہیں جنہیں تین دہائیوں نے نہیں بدلا

محترمہ زامل نے کہا کہ سلامہ کی اس تصویر نے انہیں اس عدالت کے پرانے منظر کی یاد تازہ کرادی جب انہیں عمر قید کی سزا سنائی جا رہی تھی۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ دونوں مناظر کے درمیان طویل برسوں کا فاصلہ ہے، جن میں عذاب، اذیت، تنہائی، جنگ اور جدائی کے لمحات شامل ہیں۔

وانہوں نے مزید کہا کہ ایک بھی چیز تبدیل نہیں ہوئی، انہوں نے ان کی نگاہوں کو ثابت قدم اور طاقتور قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قید، تنہائی اور جدائی کے برسوں نے حسن سلامہ کی روح کو نہ تو مدہم کیا اور نہ ہی توڑا، اور یہ سمجھا کہ اس منظر میں صرف یہی کمی تھی کہ اسیر اس وزیر کو جواب دیتے۔

غفران زامل نے تخیلاتی انداز میں اس بات کا ذکر کیا کہ وہ اسے کیا کہہ سکتے تھے۔ تم یہ فخر کرنے آئے ہو کہ تم نے میری زندگی جہنم بنا دی، تو پھر کیمرے کے سامنے کھڑے ہو کر اسے کہو جیسا کہ تم نے مجھ سے اپنے نام، اپنے عہدے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ کہا تھا۔

وقار جیلر کا احسان نہیں ہوتا

غفران زامل نے اس بات کی تصدیق کی کہ حسن سلامہ اپنے حقوق پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے اور نہ ہی وہ اپنی آزادی اور وقار کو جیلر کی طرف سے کسی احسان کے طور پر دیکھتے ہیں، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اسیر کے پاس عسکری طاقت کے مقابلے میں جو واحد پونجی ہے وہ ان کا استقامت اور وہ ارادہ ہے جسے چھینا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے اس بات پر اختتام کرتے ہوئے کہا کہ اگر حسن سلامہ کو جواب دینے کا موقع ملتا تو وہ یہ پیغام دیتے کہ میں تمہاری ذلت سے بڑا ہوں، تمہاری دھمکیوں سے زیادہ مضبوط ہوں، اور اس سے کہیں زیادہ طاقتور ہوں کہ تم مجھے وہ خوف دو جو تم چاہتے ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ برسوں نے انہیں تبدیل نہیں کیا، اور وہ ویسے ہی ثابت قدم رہے جیسے فلسطینی انہیں جانتے ہیں۔ غفران زامل کا یہ بیان حسن سلامہ کے اس ویڈیو کلپ میں ظاہر ہونے کے بعد سامنے آیا ہے جسے وزیر بن گویر نے شائع کیا تھا، جس میں اسرائیلی وزیر ان کے سیل کے اندر دکھائی دیے تھے اور انہیں براہ راست قتل اور سزائے موت کی دھمکیاں دی تھیں۔ طویل برسوں کی تنہائی اور اسیری کے بعد اسیر کی اس تلاطم خیز ظاہری حالت نے وسیع پیمانے پر ردعمل کو جنم دیا، بالخصوص ان آثار کے ساتھ جو سلاخوں کے پیچھے گزارے گئے برسوں کی وجہ سے ان کے چہرے پر نمایاں تھے۔

حسن سلامہ کا شمار ان فلسطینی اسیروں میں ہوتا ہے جو سزاؤں کی سنگینی میں سرفہرست ہیں، جنہیں اڑتالیس عمر قید کی سزائیں سنائی گئیں، اور انہوں نے قابض ریاست کے عقوبت خانوں میں تقریباً تین دہائیاں گزاری ہیں، جن میں کئی سال تنہائی کی قید میں بھی گزرے ہیں۔

قابض اسرائیل نے غزہ کو جدید تاریخ کا سب سے بڑا گھٹن زدہ قید خانہ بنا رکھا ہے: یورومیڈیا مانیٹر

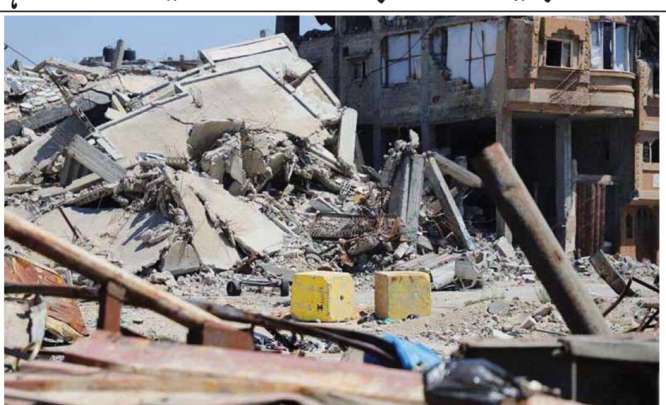

غزہ: یورو۔میڈیٹیرینین ہیومن رائٹس مانیٹر (یورومیڈ) نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیل نے تقریباً تین سال سے غزہ کی پٹی کو جدید تاریخ کا سب سے بڑا گھٹن زدہ قید خانہ بنا رکھا ہے، جہاں وہ دو ملین سے زائد فلسطینیوں کو قید کیے ہوئے ہے۔ اسرائیل نے اس پٹی کے رقبے کو سکیڑ کر محض ایک تہائی حصے تک محدود کر دیا ہے اور اس کے بیشتر شہروں اور قصبوں کو تباہ کر ڈالا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ آبادی پر ظلم، جبر، محاصرہ مسلط رکھے ہوئے ہے اور نسل کشی کے جاری سلسلے کے تحت قتل، بھوک، جبری انخلا اور زندگی کے بنیادی لوازمات سے محرومی کی منظم پالیسی کے ذریعے ان کی زندگی کو کنٹرول کر رہا ہے۔

یورو۔میڈیٹیرینین مانیٹر نے پیر کے روز جاری کردہ ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ غزہ کی پٹی کے تمام مکین جن کی تعداد مسلسل قتل، جبری انخلا اور ہدف بنائے جانے کے نتیجے میں کم ہو کر تقریباً 22 لاکھ افراد رہ گئی ہے، اب ایک ایسے دم گھٹنے والے جغرافیائی دائرے میں جبراً ٹھونس دیے گئے ہیں جو پٹی کے کل رقبے کے 30 فیصد سے بھی زیادہ نہیں۔ بیان میں بتایا گیا کہ قابض اسرائیلی فوج نے منظم تباہی کی پالیسی کے تحت بڑے پیمانے پر رہائشی محلوں، بنیادی ڈھانچے اور شہری تنصیبات کو مسمار کرنے کا ارادہ کیا، اس کے علاوہ رہنے کے قابل دستیاب رقبے کو مزید محدود کرنے کی غرض سے مسلسل جبری انخلا کے احکامات جاری کیے۔

انسانی حقوق کی صورت حال پر نظر رکھنے والے ادارے نے اشارہ کیا کہ قابض افواج نے اس علاقے پر اپنی مکمل برتری مسلط کر رکھی ہے جسے 'یلو زون' کہا جاتا ہے اور جسے اس نے اکتوبر سنہ 2025ء کے بعد سے نمایاں طور پر وسیع کیا ہے۔ اس نے وسیع علاقے قائم کیے جنہوں نے زمین کے بڑے رقبے نگل لیے، جس کے نتیجے میں لاکھوں فلسطینی ریتلی پٹیوں اور ابتدائی نوعیت کے خیموں میں سمٹنے پر مجبور ہو گئے جو انسانی، محفوظ اور باوقار زندگی کی ادنیٰ ترین ضروریات سے بھی محروم ہیں۔ اس صورتحال نے عملی طور پر اس پٹی کو عصر حاضر کا سب سے بڑا الگ تھلگ زندان بنا دیا ہے۔

مانیٹر نے اس بات سے خبردار کیا کہ یہ حقیقت دو دہائیوں سے جاری ظالمانہ محاصرے کا تسلسل اور اس کا عروج ہے، جو تدریجی طور پر زمینی، سمندری اور فضائی محاصرے کے ایک مربوط نظام میں ڈھل چکا ہے۔ اس دوران قابض اسرائیل خوراک، ادویات، ایندھن اور پانی جیسی اہم سپلائی کی فراہمی پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔ مانیٹر نے واضح کیا کہ اکتوبر سنہ 2023ء میں نسل کشی شروع ہونے کے بعد سے یہ محاصرہ اپنی انتہائی سفاکیت کو پہنچ چکا ہے، جس کے ساتھ جامع فوجی کارروائیاں اور انسانی امداد کی آمد پر منظم پابندی بھی جڑی ہوئی ہے۔

یورو۔میڈیٹیرینین مانیٹر نے یہ بھی واضح کیا کہ قابض اسرائیل آبادی کو ہلاک کرنے کے لیے بھوک کو ایک کارگر ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے، جو کہ مسلسل پامالی اور ایک مکمل جنگی جرم ہے۔ ایندھن کی ترسیل روکنے کے باعث واٹر ڈی سیلینیشن پلانٹس اور پانی کے پمپ بند ہونے سے لاکھوں افراد آلودہ پانی پینے پر مجبور ہو گئے۔ اس کے ساتھ بنیادی غذائی اشیاء کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالی گئی جس سے شدید غذائی قلت پھیل گئی۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق اس صورتحال کے نتیجے میں بھوک سے 460 فلسطینی دم توڑ چکے ہیں، جن میں 164 بچے بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ درجنوں ایسے افراد بھی ہیں جو اسی طرح کے حالات میں دم توڑ گئے لیکن پٹی میں صحت کے نظام اور ادارہ جاتی ڈھانچے کے انہدام کی وجہ سے ان کا ریکارڈ نہیں رکھا جا سکا۔

اس نے مسلسل گزرگاہیں بند رکھنے کی پالیسی کے مہلک اثرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ عالمی ادارہ صحت کے مطابق تقریباً 20 ہزار فلسطینی مریض اور زخمی، جن میں کینسر کے مریض اور انتہائی پیچیدہ زخموں کا شکار افراد بھی شامل ہیں، باہر علاج معالجے کے لیے فوری طور پر طبی انخلا کے شدید محتاج ہیں۔ تاہم نقل و حرکت پر قابض اسرائیل کا مطلق کنٹرول اور گزرگاہوں کی مسلسل بندش نے ان میں سے سیکڑوں افراد کی موت کا سبب بنا دیا ہے جبکہ وہ سفر کرنے کی اجازت کے منتظر تھے۔

مانیٹر نے واضح کیا کہ گزرگاہوں کی من مانی بندش قابض اسرائیل کے براہ راست حملوں اور بقایا طبی عملے کے لیے ادویات اور ضروری ساز و سامان کی شدید قلت کی وجہ سے بیشتر ہسپتالوں کے خدمت سے باہر ہونے کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اس طرح ان مریضوں کو پٹی کے اندر قید رکھنا صحت کی دیکھ بھال کے حق سے محرومی کے باعث سچی موت کی سوچی سمجھی سزا بن جاتا ہے۔

یورو۔میڈیٹیرینین مانیٹر نے ذکر کیا کہ جاری نسل کشی ایک سوچی سمجھی ڈیموگرافیک اور سماجی تباہی کا سبب بنی ہے، جہاں خواتین اور بچے اس انسانی المیے کی مصیبتوں اور نتائج کا سب سے بڑا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ یہ صورتحال مرکب خلاف ورزیوں اور زچگی کی دیکھ بھال کی خدمات کے جامع انہدام کے سائے میں ہے جن کا سامنا خواتین اور لڑکیوں کو ہے۔ اس نے اشارہ کیا کہ اندھا دھند اور غیر متناسب فوجی حملوں کے نتیجے میں تقریباً 60 ہزار ایسے یتیم بچے چھوڑے گئے جنہوں نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو کھو دیا، اس کے علاوہ 370,26 بیوہ خواتین ایسی ہیں جنہوں نے اپنے شوہروں اور بنیادی کفیل کو کھو دیا۔ اس طرح دسیوں ہزار خاندان معاشی سہارے یا سماجی تحفظ کے بغیر ایک ایسے وسائل سے عاری ماحول میں رہ جاتے ہیں جہاں پناہ گاہیں اور خیمے روزانہ اور بار بار براہ راست بمباری کا نشانہ بنتے ہیں۔

اس نے واضح کیا کہ قابض اسرائیلی حکام بین الاقوامی قانون کی قراردادوں بالخصوص عالمی عدالتِ انصاف کے عارضی اقدامات کو چیلنج کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، جو اسے امداد کی ترسیل کی ضمانت دینے اور نسل کشی کے اقدامات کو روکنے کے پابند بناتے ہیں۔ مانیٹر نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل نے انسانی حقوق کے کارکنوں اور مقامی امداد کی تقسیم کی کمیٹیوں کو منظم طریقے سے نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ تباہ شدہ سیوریج نیٹ ورکس کی مرمت میں مسلسل رکاوٹ ڈال کر اور پانی کی سپلائی کو آلودہ کر کے بقا کے لوازمات کو کمزور کرنے والے اپنے مہلک اقدامات کو مزید تیز کر دیا ہے۔ اس عمل سے مہاجرین میں متعدد اور خطرناک بیماریاں اور جلد کے انفیکشن پھیل گئے، جو اس پٹی کے مکینوں کے حقیقی خاتمے کے ارادے سے جینے کے حالات مسلط کرنے کے مذموم ارادے کی پختگی کو ثابت کرتے ہیں۔

یورو۔میڈیٹیرینین مانیٹر نے خبردار کیا کہ غزہ کے اس قید خانے کے اندر حراست اور پابندیوں کی پالیسیاں ایک ایسی پوری نسل پر تباہ کن اور وسیع پیمانے پر نفسیاتی اور سماجی اثرات چھوڑ رہی ہیں جس نے کبھی بھی عام اور مستحکم زندگی کے خدوخال نہیں دیکھے۔ بچے اور خواتین اچانک ہونے والی بمباری کے مستقل خوف، خوراک کی عدم دستیابی اور موت کے مسلسل خطرے کے دباؤ تلے دبے ہوئے ہیں۔ وہ مسلسل قتل کے مناظر دیکھنے اور گھروں اور املاک کے نقصان کے نتیجے میں گہرے اور مرکب صدمات اٹھائے ہوئے ہیں۔ مانیٹر نے واضح کیا کہ اس تلخ حقیقت کے ساتھ نفسیاتی مدد اور سماجی نگہداشت کی خدمات کا تقریباً مکمل فقدان، تعلیمی اور علمی عمل کی جامع اور مسلسل معطلی، اور باہمی تعاون کے ان نیٹ ورکس کا تیزی سے زوال جڑا ہوا ہے جو اندرونی معاشرتی ہم آہنگی کے لیے آخری ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ صورتحال تباہ کن طویل مدتی اثرات کا انتباہ دیتی ہے جو فلسطینی معاشرتی تانے بانے کو ناقابلِ تلافی طور پر پارہ پارہ کرنے اور مکینوں کو ان کے وطن سے جوڑنے والی ثقافتی اور تاریخی جڑوں کو تباہ کرنے کا خطرہ پیدا کرتی ہے۔

یورو۔میڈیٹیرینین مانیٹر نے اس بات پر زور دیا کہ ان تمام اسرائیلی پالیسیوں اور طریقوں کا دائرہ کار مسلح تنازعات کے تناظر میں ہونے والی اتفاقی غلطیوں سے بالاتر ہے اور یہ واضح طور پر چوتھی جنیوا کنونشن کی دفعہ 33 کے تحت ممنوعہ اجتماعی سزا کے زمرے میں آتی ہیں، نیز یہ اسی کنونشن کی دفعہ 49 کے تحت ممنوعہ جبری انخلا کا جرم بھی ہیں۔ اس نے اس بات پر سختی سے زور دیا کہ آبادی کو جان بوجھ کر سخت حالات میں جھونکنا اور بھوک کو جنگ کا ہتھیار بنانا بین الاقوامی فوجداری عدالت کے روما اسٹیچیوٹ کے مطابق جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم ہیں۔ ان افعال کا اسرائیلی سیاسی اور عسکری رہنماؤں کے تسلسل کے ساتھ دیے جانے والے اعلانیہ اور اشتعال انگیز بیانات کے ساتھ بیک وقت پایا جانا جرائم کی روک تھام اور سزا کے بارے میں بین الاقوامی کنونشن کے تحت نسل کشی کے افعال کے ارتکاب کے مجرمانہ ارادے کی تکمیل کی تصدیق کرتا ہے۔

یورو۔میڈیٹیرینین مانیٹر نے بین الاقوامی برادری، بالخصوص جنیوا کنونشنوں اور نسل کشی کی روک تھام اور سزا کے کنونشن کے فریق ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ سیاسی مذمت اور میڈیا کے بیانات کی سطح سے اوپر اٹھیں اور غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ مکمل محاصرے کو کلی طور پر ختم کرنے کے لیے عملی اور فیصلہ کن اقدامات کی طرف سنجیدہ پیش رفت کریں۔ اس نے تمام زمینی گزرگاہیں کھولنے اور انسانی، طبی اور لاجسٹک امداد کی آزادانہ، محفوظ اور بلاشرائط ترسیل کی ضمانت دینے کا مطالبہ کیا، اس کے علاوہ افراد اور تجارتی سامان کی نقل و حرکت کی فوری اجازت دینے اور بین الاقوامی سطح پر ضمانت شدہ محفوظ اور پائیدار انسانی راہداریوں کے ذریعے اس مصیبت سے دوچار مریضوں اور زخمیوں کے ہنگامی انخلا کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا، کیونکہ یہ ایک ایسا قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے جو سودے بازی، سیاسی توازن یا تاخیر کے تابع نہیں ہے۔

یورو۔میڈیٹیرینین مانیٹر نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل کو اندھا دھند قتل، بھوک کے حملوں اور منظم جبری انخلا کی مہمات کو روکنے کا پابند بنایا جائے۔ اس نے واضح کیا کہ بین الاقوامی برادری پر قابض حکام کے خلاف جبری اور تعزیراتی اقدامات کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جن میں ہتھیاروں اور گولہ بارود کی ترسیل پر فوری اور جامع پابندی عائد کرنا، تجارتی اور ترجیحی معاہدوں کو معطل کرنا شامل ہے جو اسے سیاسی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ بین الاقوامی انصاف اور احتساب کے راستوں کے لیے حقیقی تعاون فراہم کرنا بھی ضروری ہے، جن میں بین الاقوامی فوجداری عدالت کو اپنی تحقیقات مکمل کرنے اور ان سنگین خلاف ورزیوں میں ملوث اسرائیلی قیادت کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کے قابل بنانا سرفہرست ہے، تاکہ سزا سے بچنے کے دور کا خاتمہ کیا جا سکے اور خوفناک جرائم کے اعادہ کو روکا جا سکے۔

اقوامِ متحدہ کی مغربی کنارے میں یہودی بستیوں کی توسیع اور قابض فوج کے زمینوں پر قبضے کے خلاف سخت تنبیہ

غزہ: مشرق وسطیٰ کے امن عمل کے لیے اقوام متحدہ کے خصوصی رابطہ کار کے قائم مقام رامز الاکبروف نے مغربی کنارے میں صیہونی بستیوں کی مسلسل توسیع پر شدید خبردار کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ جاری اقدامات فلسطینیوں کا گلا گھونٹ رہے ہیں اور زرعی زمینوں تک ان کی رسائی اور کھلے میدانوں کو محدود کر رہے ہیں، ایسے میں جب جبری نقل مکانی، زمینوں پر قبضے اور زمین پر اسرائیلی تسلط کو پختہ کرنے کے خطرات دن بہ دن بڑھ رہے ہیں۔ الاکبروف نے اپنے اخباری بیانات میں کہا کہ الف اور ب زونز میں رونما ہونے والی تبدیلیاں فلسطینیوں کا گھیراؤ کرنے اور زمینوں تک ان کی رسائی کی صلاحیت کو محدود کرنے کے حوالے سے بڑھتے ہوئے خدشات کو جنم دے رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اقوام متحدہ کی تازہ ترین رپورٹ میں شامل مدت کے دوران بستیوں کی سرگرمیاں بلند سطح پر برقرار رہیں۔

اقوام متحدہ کے اس عہدیدار نے واضح کیا کہ فلسطینی تنصیبات کو اسرائیلی تعمیراتی اجازت نامہ نہ ہونے کے بہانے مسمار کرنے اور ضبط کرنے کا سلسلہ مسلسل جاری ہے، حالانکہ اس کے کہ فلسطینیوں کے لیے ایسے اجازت نامے حاصل کرنا انتہائی دشوار ہے، انہوں نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ فلسطینی المدنی عمارتوں کو مسمار کرنے کا سلسلہ بند کرے اور بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کی پابندی کرے۔ الاکبروف نے اس بات پر زور دیا کہ مقبوضہ فلسطینی زمینوں میں موجود اسرائیلی بستیاں بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہیں اور کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتیں، انہوں نے بستیوں کی اس توسیع کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا جو فلسطینی زمینوں پر مزید قبضے اور ان تک رسائی کو محدود کرنے کا سبب بنتی ہے۔

یہ وارننگز اقدامات کے ایک ایسے وسیع تر دائرہ کار کے سائے میں سامنے آئی ہیں جن کے بارے میں اقوام متحدہ کی ایک تازہ ترین رپورٹ کا کہنا ہے کہ وہ مغربی کنارے پر اسرائیلی تسلط کو مضبوط کرنے میں کردار ادا کر رہی ہیں، کیونکہ اقوام متحدہ کے خصوصی رابطہ کار کے دفتر کی رپورٹ میں بستیوں کی مسلسل توسیع کے ساتھ ساتھ ج کے علاقے میں زمینوں کی رجسٹریشن سے متعلق انتظامی اقدامات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جو کہ فلسطینیوں کے اپنی زمینوں کی ملکیت کے دعوؤں کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کر سکتے ہیں اور مزید جبری قبضے اور نقل مکانی کی طرف دھکیل سکتے ہیں۔

اسی طرح اقوام متحدہ نے سنہ 2026ء کے دوران یہودی آباد کاروں سے جڑے ہوئے 1430 سے زائد حادثات کی دستاویزی ریکارڈنگ کی ہے، جنہوں نے تقریباً 260 فلسطینی برادریوں کو متاثر کیا، جبکہ سال کے آغاز سے لے کر اب تک جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد تقریباً 3800 افراد تک پہنچ گئی ہے، جو یہودی آباد کاروں کی سفاکیت، انہدامی کارروائیوں اور بے دخلی کے نتیجے میں بے گھر ہوئے۔ بستیوں کا یہ طوفانِ بلاخیز ان منصوبوں اور اقدامات سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے جنہیں اقوام متحدہ کی سطح پر مغربی کنارے کے عملی الحاق کو تقویت دینے والے عوامل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، چنانچہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے خبردار کیا ہے کہ بستیوں کی توسیع، زمینوں پر قبضہ، انہدام، بے دخلی اور جبری نقل مکانی کے یہ اقدامات ایک آزاد اور جغرافیائی طور پر متصل فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے لازمی شرائط کو مٹانے کا باعث بن رہے ہیں۔ انہوں نے ای ون (E1) زون کے منصوبے کے ان خطرناک اثرات سے بھی خبردار کیا جو مغربی کنارے کے شمال اور جنوب کے درمیان جغرافیائی رابطے کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ میں اس امر کی تصدیق کی گئی تھی کہ سنہ 1967ء سے مقبوضہ فلسطینی زمینوں میں، جن میں مشرقی بیت المقدس بھی شامل ہے، اسرائیلی بستیوں کا قیام کسی بھی طرح کی قانونی حیثیت کا حامل نہیں ہے اور بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے، جبکہ اقوام متحدہ کی سابقہ قراردادوں میں مقبوضہ علاقوں میں بستیوں کی تمام سرگرمیوں کو روکنے کا پرزور مطالبہ کیا گیا ہے۔

مسلسل انہدام، نقل مکانی اور جبری قبضے کا گھناؤنا سلسلہ

زمین پر غاصبانہ تسلط کی پالیسی نت نئے اور متعدد روپ اختیار کر رہی ہے، جس میں بستیوں اور غیر قانونی چوکیوں کی توسیع سے لے کر فلسطینی گھروں اور تنصیبات کی مسماری، نقل وحرکت پر سخت پابندیاں اور زرعی اراضی تک رسائی کی نفی شامل ہے۔ اقوام متحدہ نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے کہ سنہ 2024ء سے لے کر اب تک ج کے علاقے اور مشرقی بیت المقدس میں تنصیبات کی مسماری کی اوسط شرح پچھلے پندرہ برسوں کے دوران درج کی گئی اوسط سے دوگنا ہو چکی ہے، جبکہ دوسری طرف درجنوں فلسطینی اسکول مسماری کے سرکاری احکامات کی زد میں ہیں۔

الخلیل کے جنوب میں واقع مسافر یطا کے مقام پر، اقوام متحدہ نے گزشتہ 25 ستمبر کو خبردار کیا تھا کہ بڑے پیمانے پر گھروں کی مسماری اور باشندوں کی جبری نقل مکانی کے یہ ہولناک اقدامات وہاں کی فلسطینی برادریوں کے مستقبل کے بارے میں پائے جانے والے خدشات کو مزید گہرا کر رہے ہیں، خاص طور پر اس کے بعد جب قابض فوج نے درجنوں تنصیبات کو ملیہ میٹ کر ڈالا، جن میں رہائشی مکانات، زرعی شیڈز، پانی کے ذخائر اور سولر پینل بھی شامل ہیں۔

غزہ پٹی اور ایک انتہائی نازک جنگ بندی

غزہ پٹی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے الاکبروف نے وہاں نافذ جنگ بندی کو انتہائی نازک قرار دیا، اور نام نہاد پیلی لائن کے مغربی حصوں میں جاری اسرائیلی فضائی حملوں، بمباری اور عسکری کارروائیوں کے تسلسل کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے عین اسی وقت جاری انسانی اور طبی زوال پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا، جو بنیادی ڈھانچے اور ضروری خدمات بالخصوص پانی، نکاسی آب اور صحت کے شعبوں کو پہنچنے والے وسیع ترین نقصانات کے تناظر میں تیزی سے بگڑ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی یہ تازہ ترین رپورٹ اس بات سے خبردار کرتی ہے کہ یہودی آباد کاروں کی سفاکیت، بستیوں کی توسیع، جبری بے دخلی اور نقل وحرکت پر عائد ظالمانہ پابندیاں فلسطینیوں کے جینے کے سہاروں کو تہ و بالا کر رہی ہیں، اور ایک قابلِ عمل اور جغرافیائی طور پر متصل فلسطینی ریاست کے قیام کے امکانات کو پامال کر رہی ہیں، ایسے نازک وقت میں جب زمین پر کنٹرول مضبوط کرنے والے اقدامات کا سلسلہ جاری ہے اور مغربی کنارے کے عملی الحاق کے خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں۔

مسجد اَقصیٰ پر غاصبانہ قبضے کے منصوبوں کے تیز ہونے پر وارننگز، عالم اسلام اور عرب دنیا حرکت میں آئے

مسجد اَقصیٰ کے نصرت کے لیے منعقدہ ایک ہنگامی اجلاس کے شرکاء نے قابض اسرائیل کی طرف سے بڑھتے ہوئے حملوں اور مسجد پر ایک نئی حقیقت مسلط کرنے کی کوششوں پر سخت خبردار کیا ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دھاوے، اشتعال انگیز رسومات اور اوقاف کے اختیارات کو محدود کرنا ایک ایسے تدریجی راستے کا حصہ ہے جو مسجد اَقصیٰ کی شناخت تبدیل کرنے اور اس پر غاصبانہ تسلط مسلط کرنے کا ہدف رکھتا ہے، جبکہ انہوں نے اس مرحلے کی سنگینی کے مطابق ایک عوامی، سرکاری اور میڈیا کی سطح پر فوری اقدام کا مطالبہ کیا۔ یہ بات مسجد اَقصیٰ کے دفاع کے لیے منعقدہ ہنگامی اجلاس کے دوران کہی گئی، جسے عالمی القدس فاؤنڈیشن کے تعاون سے زوم پلیٹ فارم کے ذریعے یومِ ہفتہ 26 ستمبر سنہ 2026ء کو منعقد کیا، جس میں مسجد میں بدلتی ہوئی صورتحال اور اس کے مرابطین کو سہارا دینے کے طریقوں پر بحث کرنے کے لیے رہنماؤں، علماء اور محققین نے شرکت کی۔

مسجد اَقصیٰ میں ایک نئی حقیقت مسلط کرنے کے خلاف وارننگز

اجلاس کا اہتمام القدس انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر جنرل یاسین حمود نے کی، جنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہودی تعطیلات کے سیزن کے دوران مسجد میں جو کچھ مشاہدہ کیا جا رہا ہے اسے موسمی واقعات کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، جبکہ دھاوؤں، اشتعال انگیز رسومات اور اوقاف کے کردار کو محدود کرنے کی کوششوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ حمود نے کہا کہ موجودہ تبدیلیاں ایک ایسے تدریجی راستے کا حصہ ہیں جو مسجد اَقصیٰ کی شناخت اور اس کے مقام کو تبدیل کرنے اور اس پر قابض اسرائیل کا تسلط مسلط کرنے کا ہدف رکھتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس راستے کا مقابلہ کرنے کے لیے خطرات کے بارے میں شعور بیدار کرنے، قابض دشمن کے آئندہ کے اقدامات کا اندازہ لگانے اور عمل کرنے کے لیے عملی لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

العوا: مسجد اَقصیٰ کی نصرت ایک ایسی ذمہ داری ہے جو فلسطین کی حدود سے باہر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اپنے افتتاحی خطاب میں القدس فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے چیئرمین ڈاکٹر محمد سلیم العوا نے اس بات کی تصدیق کی کہ اَقصیٰ کی نصرت کا مطلب القدس اور فلسطینی کاز کی نصرت اور اسلامی و عیسائی مقدسات اور شہر میں تاریخی عرب وجود کا دفاع کرنا ہے۔ العوا نے عرب، اسلامی اور بین الاقوامی کوششوں کو یکجا کرنے کی دعوت دی تاکہ مقدسیوں کو ان کی زمینوں پر جمائے رکھا جا سکے اور ان کے مقدسات کا دفاع کیا جا سکے، انہوں نے حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ واضح موقف اختیار کریں، قابض دشمن کا بائیکاٹ فعال کریں اور اس کی مخالفت کرنے والی طاقتوں کا ساتھ دیں۔ انہوں نے امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی حمایت پر تنقید کی، یہ خیال ظاہر کیا کہ قابض دشمن کو امریکی عسکری اور سیاسی حمایت القدس اور اَقصیٰ پر ہونے والے حملوں کو، ان کے بقول، براہِ راست امریکی حمایت کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔

مشعل کی طرف سے اقدام کے چار راستے پیش کیے گئے: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے بیرون ملک امور کے سربراہ خالد مشعل نے خبردار کیا کہ مسجد اَقصیٰ ایک انتہائی خطرناک مرحلے سے گزر رہی ہے، انہوں نے زمانی تقسیم کے ساتھ ساتھ مکانی تقسیم مسلط کرنے کی کوششوں، مسجد کے بعض حصوں کو خالی کرانے، اور نگہبانی، مرمت اور انتظامی امور میں اوقاف کے اختیارات کو محدود کرنے کی طرف اشارہ کیا۔ مشعل کی رائے میں ان اقدامات کے لیے اقدام کے چار راستوں کی ضرورت ہے، جن میں مزاحمت، رباط، نماز اور اَقصیٰ کی طرف سفر کے ذریعے فلسطینی عوامی تحریک کی تجدید، عرب اور اسلامی جماعتی تحریک کی بحالی، اور عرب و اسلامی ممالک کی طرف سے ایک غیر معمولی سرکاری اقدام شامل ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اَقصیٰ پر توجہ مرکوز کرنے کی وجہ سے غزہ، مغربی کنارے اور اسیران کی طرف سے توجہ کم نہیں ہونی چاہیے، انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مسجد کو نشانہ بنانے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف محاذوں پر فلسطینی عوام کی مسلسل پشت پناہی بھی جاری رہنی چاہیے۔

فلسطین کے ساتھ بین الاقوامی یکجہتی کو سرمائے کے طور پر استعمال کرنے کی دعوت

اپنی باری میں عالمی اتحاد برائے نصرت فلسطین کے صدر احمد ابراہیمی نے القدس اور اَقصیٰ کو عرب، اسلامی اور بین الاقوامی جماعتوں، انجمنوں اور اداروں کی اولین ترجیحات میں سرفہرست رکھنے پر زور دیا۔ انہوں نے فلسطین کے ساتھ وسیع پیمانے پر بین الاقوامی یکجہتی، اور متعدد ممالک میں عوامی اور طلبہ کی تحریک کی طرف اشارہ کیا۔ اس بات کا اظہار کیا کہ یہ صورتحال عمل کے ذرائع کو بہتر بنانے اور یکجہتی کو ایسے عملی اقدامات میں تبدیل کرنے کے لیے ایک وسعت فراہم کرتی ہے جو القدس کے لیے کارآمد ثابت ہوں۔ ابراہیمی نے اس بات پر زور دیا کہ روایتی مذمتی ہتھکنڈے تیز رفتار پیش رفت کا مقابلہ کرنے کے لیے اب کافی نہیں رہے، انہوں نے اس بات کی دعوت دی کہ یہ اجلاس عملی نتائج کے ساتھ سامنے آئے، جبکہ غزہ اور مغربی کنارے میں جبری نقل مکانی کے خطرات کو بھی اقدام کی ترجیحات میں شامل رکھا جائے۔

بائیکاٹ کو وسعت دینے اور یہودیت مخالف پالیسی کا مقابلہ کرنے کی دعوت

حزب اللہ کے مرکزی کونسل کے رکن احمد ملی نے عوامی عمل کو وسعت دینے اور مختلف ممالک میں ٹریڈ یونینز، پیشہ ورانہ تنظیموں اور عرب و اسلامی برادریوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے بائیکاٹ کو مضبوط کرنے اور معمول پر لانے کی پالیسی کا مقابلہ کرنے، اور مغرب میں فلسطینی بیانیے کو پہنچانے کے لیے یونیورسٹیوں، اداروں اور عوامی سرگرمیوں سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دی، اس کے علاوہ القدس میں رونما ہونے والے واقعات کے تناظر میں عرب، اسلامی اور بین الاقوامی معاشروں کو متحرک کرنے کے لیے تفصیلی پروگرام ترتیب دینے کی بھی بات کی۔

مرابطین کی پشت پناہی اور علمی موجودگی کا احیاء: اپنی طرف سے مرکز تکوین العلماء کے سربراہ شیخ محمد الحسن ولد الددو نے مسجد اَقصیٰ، اہل القدس اور مرابطین مرد و خواتین کی حمایت کے لیے ضروری وسائل اور کوششیں وقف کرنے کی دعوت دی، اور اس بات پر زور دیا کہ انہیں یہ احساس دلایا جانا ضروری ہے کہ وہ حملوں کا مقابلہ کرنے میں اکیلے نہیں ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔